New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تیری دیوانی ہوئی تیرا قصور ہے
ازمر علی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیری دیوانی ہوئی تیرا قصور ہے

از زمر علی

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

انعم اب اگر تم نہ اٹھی تو پھر دیکھنا۔۔۔سدرہ بیگم غصے سے بولیں وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے اٹھا رہی تھیں مگر مجال ہے وہ ٹس سے مس ہوئی ہو۔۔۔

آخری بار بول رہی ہوں بس اب۔۔۔انعم کا بازو ہلا کہ کہا۔۔وہ اس کی نیند سے سخت تنگ تھیں۔۔۔اس کو جہاں سلاؤ وہیں سو جاتی تھی۔۔اور ساری دنیا کو فراموش کر کہ سوتی تھی کہ اگر بم بھی پھٹ جائے تو مشکل سے اٹھے گی۔۔۔

امی آپ جیا کو تو اٹھا دیں۔۔۔انعم اٹھ بیٹھی تھی

وہ اٹھ چکی ہے بہت اچھی بیٹی ہے میری تنگ نہیں کرتی مجھے،پھر تم کہتی ہو کہ میں اس سے زیادہ پیار کرتی ہوں پانچ منٹ میں نیچے آؤ۔۔۔سدرہ بیگم کہہ کہ چلی گئیں۔۔۔اور ان کہ جاتے ہی انعم پھر لیٹ گئی۔۔

کیا یار سنڈے کو بھی نہیں سونے دیتے۔۔۔اف اٹھ جا انعم ورنہ اب مار پڑ جانی ہے۔۔۔

انعم ناشتہ کر کہ لاؤنج میں آئی تو جیا اور عائشہ لڈو کھیلنے میں مصروف تھیں۔۔۔وہ دونوں ہم عمر تھیں جبھی ہر جگہ ساتھ پائی جاتی۔۔۔

اوئے ڈھولو بھولو کیا ہو رہا ہے۔۔۔انعم ان کہ پاس جا کہ بیٹھ گی

افغانی چکن بنا رہے ہیں۔۔۔جیا نے منہ بسورہ کہا وہ ہمیشہ ڈھولو بھولو کہ نام پہ چڑ جاتی تھی۔۔۔جبکہ عائشہ ہنس دی۔۔۔

اچھاااا مگر مجھے یہ افغانی چکن بلکل پسند نہیں آیا۔۔۔انعم نے کہہ کہ ان کا پورا گیم بگاڑ دیا۔۔۔اور باہر لان کی جانب دوڑ لگا دی

وہ دونوں چیختی چلاتی اس کہ پیچھے بھاگی۔۔۔انعم بھاگتے ہوئے بار بار پلٹ کہ دیکھ رہی تھی کہ سامنے سے آتے زوھان سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔اور زوھان کا موبائل ہاتھ سے چھوٹ کہ زمین پہ جا گرا ساتھ جیا اور عائشہ نے بھی بریک لگائی۔۔۔اور وہاں سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔زوھان کہ غصے سے ان سب کی ہی جان جاتی تھی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ گیا اب یہ تو۔۔۔انعم افسوس سے اس کہ موبائل کو دیکھ کہ بولی

کیا آفت آن پڑی ہے جو اس طرح اندھوں کی طرح بھاگ رہی ہو۔۔۔زوھان سخت لہجے میں بولا

چلو میں تو اندھی ہوں۔۔۔تمہارے پاس تو ہیں نہ آنکھیں۔۔۔کس نے کہا ہے کہ موبائل میں گھسے رہو۔۔۔اب دیکھو تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے ٹوٹ گیا نہ۔۔۔انعم ہمیشہ کی طرح اپنی غلطی اس پہ ڈال کہ بولی۔۔۔

جی جی بلکل میں ہی اندھا ہوں۔۔۔زوھان غصے سے بولا

کوئی بات نہیں آنکھوں والے ڈاکٹر کا نمبر چاہیے ہو تو لیلینا۔۔۔کہہ کہ وہ سائیڈ سے نکلنے لگی کہ زوھان نے اسکا بازو پکڑا۔۔

کدھر جا رہی ہو۔۔۔

حرم نے آنا ہے۔۔۔انعم نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بتایا۔۔

آئے گی تو وہ اندر ہی آئے گی چلو اندر۔۔۔وہ اسے اندر لے جاتے ہوئے بولا۔۔۔

یار کیا ہے زوھان۔۔۔میرا بس چلے تو۔۔۔

تم مجھے مار کہ ایسے غائب کرو کہ میری لاش بھی کسی کو نہ ملے۔۔۔انعم سے پہلے

زوھان نے اسکا ہمیشہ سے کہا جانے والا جملہ مکمل کیا۔۔ جس پہ وہ بڑی ڈھٹائی سے مسکرا دی

شرم کرو شوہر ہوں میں تمہارا۔۔زوھان نے اسے ٹوکا

ہائے یہی تو مسئلہ ہے۔۔انعم بڑبڑائ

کیا کہا۔۔؟

کہہ رہی ہوں یہی تو تمہاری خوش قسمتی ہے۔۔۔میں ذرا دادو کو دیکھ لوں۔۔۔انعم نے بات بدلی۔۔

میں اندر آجاؤں دادو۔۔۔انعم نے دروازے سے گردن نکال کہ پوچھا

ہاں ہاں آجاؤ۔۔۔عشرت بیگم بیڈ پہ تصویریں پھیلائیں بیٹھی تھیں

کیا کررہی ہیں۔۔۔انعم نے ایک تصویر اٹھا کہ پوچھا جو انکی شادی کی تھی

کچھ نہیں ان یادوں کا میں نے کیا کرنا ہے۔۔وہ افسردگی سے بولیں۔۔

ہائے دادو آپ تو کیا آفت ڈھاتی تھیں۔۔۔۔ قیامت لگ رہی ہیں۔۔۔انعم ان کا دھیان ہٹانے کو بولی۔۔۔ جس پہ انہوں نے اس کہ بازو پہ ایک تھپڑ رسید کیا

نی شرم کر کڑیے۔۔۔۔

کیا دادو میں تو تعریف کر رہی تھی۔۔۔انعم بازو سہلا کہ بولی۔۔۔

پھر وہ کافی دیر تک ان کہ پاس بیٹھی باتیں کرتی رہی۔۔۔جیا اور عائشہ بھی وہیں آ گئیں تھی۔۔۔

بہت جلدی نہیں آ گئی تم۔۔۔۔انعم نے حرم سے ملتے ہوئے شکوہ کیا

کیا بتاؤں یار مما مارکیٹ لے گئیں تھیں بس پھر پوری مارکیٹ گھما دی ہے افففف میرے پیر درد کر رہے ہیں۔۔۔۔ حرم بیڈ پہ بیٹھی اپنے پیر پکڑ کہ بولی

اسی لیئے کہتے ہیں کام کرنے اور چلنے پھرنے کی عادت ہونی چاہیے کل کلاں کو شادی ہو گی پھر کیا کرو گی۔۔۔۔انعم دادی اماں کی طرح بولی۔۔

ہاں ہاں خود تو 12 بجے تک سوتی ہو اور مجھے درس دے رہی ہو۔۔۔ حرم منہ بسور کہ بولی

یار میری صرف نیند بہت پکی ہے باقی اللہ کا شکر ہے سب کام کر لیتی ہوں۔۔۔ انعم ہاتھ اٹھا کہ بولی۔۔۔

ویسے تمہیں پتا ہے آج معیز بھائی اور فواد بھائی آ رہے ہیں۔۔۔ جس میٹنگ کیلئے گئے تھے وہ الحمداللہ کامیاب رہی ہے۔۔۔ انعم نے بتایا۔۔۔ معیز کہ نام پہ حرم کہ چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں کالج کہ پہلے دن ملی تھیں پھر آہستہ آہستہ انکی دوستی گہری ہوتی گئی انعم کو وہ چھوئی موئی سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ ایک دو دفعہ معیز انعم کو کالج ڈراپ کرنے گیا تھا وہاں حرم اس کو دیکھ کہ دل ہار بیٹھی تھی جو کہ انعم بخوبی جانتی تھی۔۔۔ اب وہ دونوں یونی میں تھیں اور ان کی دوستی اب پہلے سے زیادہ گہری تھی۔۔۔ حرم کہ سب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر والے جیسے انعم کو جانتے تھے ویسے ہی انعم کہ سب گھر والے حرم کو جانتے تھے۔۔۔۔

عشرت بیگم اور سلطان احمد صاحب کہ دو بیٹے تھے بڑے فہیم اور چھوٹے شہزاد۔۔

فہیم صاحب اور ہما بیگم کہ دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔زوھان بڑا بیٹا تھا اور اس سے ایک سال چھوٹا فواد تھا۔۔اور عائشہ سب سے چھوٹی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہزاد صاحب اور سدرہ بیگم کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔۔۔معیز سب سے بڑا تھا اس سے دو سال چھوٹی انعم اور پھر جیا تھی۔۔

فہیم صاحب اور شہزاد صاحب نے اپنے بچوں کی پڑھائی ختم ہوتے ہی ان کو حصے دے دیے تھے اب بزنس وہ تینوں سنبھالتے تھے۔۔۔اور اکثر فہیم اور شہزاد صاحب آفس کہ چکر لگا لیتے تھے۔۔۔

جیا اور عائشہ فرسٹ ایئر میں تھی۔۔۔اور دونوں ہی کامرس کی اسٹوڈنٹ تھیں یا یہ کہہ لیں اس گھر کہ سب بچوں نے کامرس ہی پڑھی تھی سوائے انعم کہ۔۔۔وہ میڈیکل پڑھ رہی تھی اور اب یونی کہ سیکنڈ ایئر میں تھی۔۔۔

انعم اپنے دادا سلطان احمد صاحب کی بہت لاڈلی تھی۔۔۔اس لیے اپنے آخری وقت میں انہوں نے اس کہ اور زوھان کہ نکاح کی خواہش کی تھی۔۔۔جسے سب نے خوشدلی تسلیم کر لیا تھا۔۔۔ایسے انعم، انعم شہزاد احمد سے انعم زوھان احمد ہو گئی تھی۔۔۔

وہ سب آپس میں بہت اتفاق سے رہتے تھے ان کہ دلوں میں میل نہیں تھا۔۔۔اس لیے کسی ایک کی تکلیف پہ ہی وہ سب تڑپ جاتے تھے۔۔۔

New Era Magazine
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھئ جیا نہیں کرو نہ۔۔۔جاؤ یہاں سے ویسے بھی حرم آگئ تھی میرا کام ادھورا رہ گیا ہے۔۔۔۔انعم پڑھ رہی تھی مگر جیا کی ضد تھی کہ وہ اس سے باتیں کرے

حرم سے جتنی مرضی باتیں کر لو تم مگر میری دفعہ تو تمہیں اپنے سو سو کام یاد آجاتے ہیں، سخت زہر لگتی ہے مجھے حرم میری بہن کہ پاس میرے لی ئے ٹائم نہیں ہوتا اس کیلی ئے ہوتا ہے۔۔۔

ان دونوں میں دو سال کا فرق تھا اسی لی ئے بے تکلفی بہت تھی

یار تم بھی تو ہر وقت عائشہ کہ ساتھ ہوتی ہو۔۔۔انعم نے کہا

تو جب تم مجھے ٹائم نہیں دو گی تو کیا کروں۔۔۔۔جیا بھی دو بدو بولی

اچھا بھئ یہ لو بس رکھ دیا سب۔۔۔انعم نے کتابیں بند کر دیں

کوئ ضرورت نہیں اپنا کام کرو تم۔۔۔بس اتنا کہو نگی کہ میں نے تمہارے ساتھ حرم کو

شیئر کر لیا ہے تو اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم میرے حصے کا وقت بھی مجھے نہ دو پڑھو جو پڑھنا ہے۔۔۔

جیا غصے سے بول کہ کمرے کا دروازہ زور سے بند کر کہ چلی گئی پیچھے انعم اسے آوازیں دیتی رہ گئی۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ انعم کو لے کہ بہت زیادہ کانشیس تھی وہ اسے کسی سے شیئر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔انعم کہ نکاح کہ وقت بھی وہ بہت روئی تھی سب نے ہی اسے سمجھایا تھا کہ وہ اسی گھر میں ہے مگر وہ پھر بھی بہت روئی تھی

ارے بھائی آپ کو کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔۔۔انعم نے معیز کو آتے دیکھ کہ کہا

جیا کہاں ہے۔۔؟معیز بیڈ پہ نیم دراز ہو کہ بولا

ناراض ہے مجھ سے آج اپنے کمرے میں ہی سوئے گی۔۔۔اعم نے بتایا

کیوں۔۔۔معیز نے پوچھا

بس ہمیشہ والا ٹاپک حرم۔۔۔انعم نے ہنس کہ بتایا۔۔

اچھا چلو ایک کام کرو اپنے ہاتھ کی اچھی سی چائے بنا کہ لے کہ آؤ۔۔۔اور جیا کہ کمرے میں ہی لے آنا۔۔۔معیز نے کہا

جی اچھا۔۔۔

کیا کر رہی ہو اس ٹائم۔۔۔انعم چائے بنا رہی تھی جب زوھان پانی کا جگ لیئے کچن میں داخل ہوا۔۔۔

افففف زوھان ڈرا دیا۔۔۔انعم دل پہ ہاتھ رکھ کہ بولی۔۔

ایسا کونسا مشکوک کام کر رہی ہو۔۔۔زوھان فریج سے پانی لے کہ جگ میں انڈیلتے ہوئے بولا۔۔۔

چائے بنا رہی ہوں۔۔۔۔انعم نے بتایا

اس وقت چائے۔۔۔زوھان نے حیرانی سے پوچھا

چائے پینے کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔۔۔انعم نے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اور تم لوگ تو ویسے بھی الٹے دماغ کہ ہو۔۔۔زوھان کہہ کہ کچن سے نکل گیا

بڑا آیا۔۔خود کا دماغ جیسے جگہ پہ ہے نہ۔۔۔انعم چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

نہیں بھائی یہ ہمیشہ یہی کرتی ہے۔۔۔انعم چائے لے کہ کمرے میں داخل ہوئی تو جیا معیز سے اس کی شکایتیں لگا رہی تھی جبکہ معیز مسکراہٹ دبائے اس کی باتیں بہت غور

سے سننے کی کوشش کرتا ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

اچھا نہ جیا بس کرو اب تم خود گئی تھی واپس۔۔۔انعم چائے معیز کو تھماتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے تمہارا ترس کھایا ہوا وقت نہیں چاہیے جا کہ حرم کو دو۔۔۔اور یہ اپنی چائے اٹھاؤ اور میرے کمرے سے نکلو چلو۔۔۔۔جیا تپ کہ بولی

جیا میں تمہیں ہزار دفعہ بول چکی ہوں کہ جو تمہای جگہ ہے وہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔۔۔انعم نرمی سے بولی

اچھا اب بس کرو دونوں۔۔۔اور انعم اب میں تمہاری شکایت نہ سنوں۔۔۔اور جیا اب اسی بات کو لے کہ نہیں لڑنا یار کسی اور بات پہ بھی لڑ لیا کرو۔۔۔۔

معیز نے منہ بنا کہ بولا اور وہ دونوں ہنس دیں۔۔۔

پھر رات دیر تک ان کی باتیں چلتی رہیں۔۔۔۔

ویسے آج وہ طالیہ آ رہی ہے۔۔۔۔جیا نے چپس کھاتے ہوئے اپنی طرف سے بہت پتے کی بات بتائی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تو۔۔۔انعم چینل چینج کرتے ہوئے بولی

تو یہ کہ ذرا زوھان بھائی کہ آس پاس رہنا۔۔۔

افف جیا تم پھر شروع ہو گئی۔۔۔انعم اس کی بات کاٹ کہ بولی

تمہیں سمجھا رہی ہوں ورنہ تم سے زیادہ وہ زوھان بھائی کی بیوی لگتی ہے۔۔۔جیا نے کہا

یار وہ کینیڈا کہ ماحول کی عادی ہے اسلیئے۔۔۔۔انعم نے کہا

ارے جاؤ جاؤ۔۔۔میں بچی نہیں ہوں اور اس دفعہ ذرا ہوش میں رہنا یہ نہ ہو کہ انکو اگنور کرنے کہ چکر میں خود اگنور ہو جاؤ۔۔۔میں آتی ہوں ذرا عائشہ کو دیکھ کہ آجکل موبائل میں ہی ملتی ہے۔۔۔جیا نے کہا تو انعم نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

ارے ٹڈی تم کہاں چلی۔۔۔فواد نے جیا کو سیڑھیوں سے اترتے یکھ کہ پوچھا

آپ نے مجھے ٹڈی کہا۔۔۔جیا اپنی طرف اشارہ کر کہ بے یقینی سے بولی

نہیں تو تمہارے علاوہ یہاں اور کون ہے۔۔۔فواد صوفے پہ بیٹھا مزے سے بولا

میں کوئی ٹڈی نہیں ہوں۔۔۔جیا ناک چڑھا کہ بولی

ہو۔۔۔تمہاری جتنی لڑکیاں ساتویں کلاس میں ہوتی ہیں کوئی دیکھ کہ یقین کرے گا ہی نہیں کہ فرسٹ ایئر میں ہو۔۔۔فواد اسے مسلسل چڑا رہا تھا۔۔۔اسے یہ اپنی چھوٹی سی کزن شروع سے ہی اچھی لگتی تھی۔۔۔ہر وقت بولنے والی۔۔۔جو چھوٹی چھوٹی باتوں

پہ یوں ہی تپ جاتی تھی ---اور بڑی بڑی بات ہنس کہ ہینڈل کر لیتی تھی ---

کوئی نہیں میری ہائیٹ 5'5 ہے اور بلکل نارمل ہے ----جیا نے کہا

تو میں کب بولا کہ ابنارمل ہے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ اسکول جانے کی عمر میں کالج جا رہی ہو ----فواد ہنس کہ بولا

اور اپنی بہن کہ بارے میں کیا خیال ہے آپکا ---جیا بہت تحمل کا مظاہرہ کر کہ بولی --

وہ تو صحیح کالج جاتی ہے ---اچھا ایک کپ چائے بنا دو اور چینی کم رکھنا ----فواد اس کہ بولنے سے پہلے ہی دوبارہ بولا

زہر نہ ڈال دوں چینی کہ بجائے ---جیا پیر پٹخ کہ کہتی کچن کی جانب چلی گئ

ہائے تمہارے ہاتھ سے تو زہر بھی پی لوں ----فواد دھیمی آواز میں بولا کیا بھروسہ تھا وہ سن لیتی تو کہیں واقعی زہر ہی نہ ڈال دیتی ---

----

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کر رہی ہیں تائی امی۔۔۔جیا کچن میں گئی تو ہما بیگم کو کام کرتے دیکھ کہ بولی

آج طالیہ آ رہی ہے نہ اس کی پسند کا کھانا بنا رہی ہوں۔۔۔ہما بیگم مصروف سی بولیں

ہمم اچھا۔۔۔آخر بہن کی بیٹی جو ٹھہری۔۔۔جیا بڑ بڑائی

تم کیا کر رہی ہو۔۔۔ہما بیگم نے پوچھا

فواد بھائی نے چائے کا بولا ہے۔۔۔جیا نے بتایا

تم جاؤ میں بنا کہ دے دونگی اسکو۔۔۔۔ہما بیگم نے کہا انھیں انعم اور جیا اپنے بیٹوں پہ لے کہ کبھی نہیں بھائی تھیں۔۔۔زوھان کی شادی وہ طالیہ سے کرنا چاہتی تھیں مگر سسر کی خواہش پہ چپ کر گئیں اور اب وہ فواد کہ حوالے سے سوچ رہی تھیں۔۔۔مگر فواد آجکل کچھ زیادہ ہی جیا میں دلچسپی لے رہا تھا۔۔۔جو انھیں کھٹک رہا تھا

جی ٹھیک ہے۔۔۔عائشہ کہاں ہے۔۔۔۔جیا نے پوچھا

اپنے کمرے میں۔۔۔انھوں نے جواب دیا

اوئے ٹڈی میری چائے۔۔۔۔فواد نے اسے خالی ہاتھ دیکھ کہ پوچھا

تائی امی نے کہا ہے وہ خود بنا کہ دینگی۔۔۔جیا کہہ کہ عائشہ کہ کمرے کی جانب بڑھ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گئی۔۔۔جبکہ فواد نے اچھا کہہ کہ کندھے اچکادیئے۔۔۔

کہاں مصروف ہو آجکل۔۔۔۔جیا کمرے میں داخل ہو کہ بولی۔۔عائشہ موبائل میں محو تھی اس کو دیکھ کہ جلدی سے موبائل سائیڈ میں کیا

کک۔۔۔کہیں نہیں تمہیں کوئی کام تھا۔۔۔عائشہ نے بوکھلا کہ پوچھا

نہیں میں تو ویسے ہی آئی تھی۔۔۔جیا نے بتایا

یار میرے سر میں درد ہے میں سونے لگی ہوں کچھ دیر تم بعد میں آجانا۔۔۔عائشہ لیٹتے ہوئے بولی

اچھا۔۔۔جیا غصے سے دروازہ بند کر کہ چلی گئی تو عائشہ نے دوبارہ موبائل اٹھالیا۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں یہ لڑکی آجکل دوسرے کاموں میں مصروف ہے۔۔۔جیا کمرے

میں آ کہ غصے سے بولی

کیا ہو گیا ہے۔۔۔انعم نے پوچھا تو جیا نے اسے سب بتایا

خیر چھوڑو ہمیں کیا کسی ایسے ویسے کہ ہاتھ لگ گئی نہ اگر تو مزا آئے گا۔۔۔جیا نے کہا

اہمم بری بات چھوڑو ہمیں کیا۔۔۔انعم نے کہا

ہاں ہمیں کیا خود ہی پھنسے گی۔۔۔جیا نے کندھے اچکا کہ کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کر رہی ہو۔۔۔طالیہ انعم کہ برابر میں آ کہ بیٹھی انعم نے ایک نظر نا گواری سے اسے دیکھا جو جینس ٹی-شرٹ پہنے ہوئے تھی۔۔۔

کیا دکھ رہا ہے۔۔۔انعم نے مسکرا کہ پوچھا تو طالیہ منہ بنا کہ سائیڈ میں ہو گئی اور زوھان کو مخاطب کیا

زوھان آج تم مجھے آئسکریم کھلانے لے کہ چلو گے۔۔۔

ہمم ضرور۔۔۔زوھان نے سر ہلا کہ کہا

کیوں کینیڈا میں آئسکریم نہیں ملتی کیا۔۔۔فواد نے پوچھا

زوھان کہ ساتھ گ ئے بہت ٹائم ہو گیا نہ۔۔۔طالیہ نے ایک نظر انعم کو دیکھ کہ کہا

اووہ وہاں زوھان نہیں ملتا نہ۔۔۔معیز نے ہنس کہ کہا اور انعم کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔زوھان نے ایک سخت نظر معیز پہ ڈالی اور پھر انعم پہ جس نے اسے ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

طالیہ کہ آنے پہ ہمیشہ یہی ہوتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں جی کیوں بلایا۔۔۔انعم نے کمرے میں آکہ پوچھا

کیوں وہاں بیٹھ کہ اپنا دل جلانا ہے تم نے۔۔۔؟معیز تپ کہ بولا اسے وہ لڑکی شروع سے ہی نہ پسند تھی اور اب تو پھر بہن کا معاملہ تھا۔۔۔

ویسے بھائی حرم کی سالگرہ ہے اگلے ہفتے۔۔۔۔انعم نے بتایا

ہاں تو۔۔۔معیز نے پوچھا

افففو بھائی کب تک چھپاؤ گے اب اسکو بتادو اور ویسے بھی اس کہ گھر والوں نے ایک رشتہ دیکھ بھی لیا ہے اس کیلی ئے۔۔۔انعم نے دوسری بات اپنی طرف سے بنا کہ بولی جانتی جو تھی اپنے بھائی سے کام کسطرح کروانا ہے۔۔۔

جبکہ معیز چپ رہا۔۔۔

میرے پاس ایک آئیڈیا ہے کل یا پرسوں امی کہ ساتھ اس کہ گھر رشتہ لے جاتی ہوں مگر اسے ابھی نہیں بتائیں گے کہ رشتہ آپکا ہے یہ بات آپ اسکی سالگرہ پہ خود ایکسپوز کریں گے۔۔ہائے دن بن جائے گا اسکا۔۔انعم ایکسائٹمنٹ سے بولی۔۔

کچھ زیادہ دماغ نہیں چلتا تمہارا۔۔۔معیز نے مسکراتے ہوئے اس کہ سر پہ چپت رسید کی

اب تو بول دیں ایک دفعہ کہ وہ اچھی لگتی ہے۔۔۔انعم نے ایک آنکھ دبا کہ کہا

بد تمیز شرم کرو بڑا بھائی ہوں تمہارا۔۔۔معیز نے مصنوعی غصے سے کہا اور پھر وہ دونوں ہنس دی ئے۔۔۔

امی آپ نے ایک جگہ جانا ہے آج۔۔۔انعم نے سر گوشی کی

کہاں۔۔۔سدرہ بیگم نے پوچھا اور انعم نے انہیں سب بتا دیا۔۔

اچھا لیکن تمہارے ابو اور دادو سے تو بات کر لوں۔۔۔سدرہ بیگم کہہ کہ اٹھیں۔۔

پھر صبح تک مجھے بتا دیجیۓ گا تا کہ حرم کو اپنے ساتھ رکھوں۔۔۔انعم نے جاتے ہوئے

کہا۔۔

وہ کمرے سے نکلی تو سامنے سے طالیہ اور زوھان آتے نظر آئے۔۔۔اس نے گھڑی پہ

نظر دوڑائی تو گھڑی ایک کا ہندسہ بجا رہی تھی۔۔۔

ہمیں تو دس بجے کہ بعد نکلنے نہیں یتا حتی کہ کسی کہ ساتھ بھی جانے نہیں دیتا اور یہاں

سیر سپاٹے ہو رہے ہیں سب یاد رہے گا زوھان مجھے اب ایسے تو ایسے ہی صحیح ہمیں بھی

ایک دفعہ جھوٹے منہ بول دیتا۔۔۔انعم غصے سے سوچنے لگی پھر جلدی سے صوفے پہ

بیٹھ کہ موبائل استعمال کرنے لگی

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔زوھان نے رک کہ پوچھا

اووہ تم یہاں۔۔۔انعم نے مصنوعی سا چونک کہ کہا

کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔زوھان نے دوبارہ پوچھا جبکہ طالیہ اس کہ برابر میں کھڑی مسکرا رہی تھی

کشمیر آزاد کرانے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔انعم نے تپ کہ جواب دیا۔۔

کیا مطلب۔۔۔زوھان نے پوچھا

دکھ نہیں رہا اپنی آنکھیں آئسکریم پارلر میں چھوڑ آئے ہو کیا۔۔۔انعم موبائل کی طرف اشارہ کر کہ بولی۔۔۔

جبکہ زوھان نے اس کی ان سنی کر کہ اس کو بازو سے تھامے ہوئے اس کہ کمرے میں لے گیا اور انعم خاموشی سے اس کہ ساتھ چل دی۔۔اور طالیہ آنکھیں پھاڑے حیرانی سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔کمرے میں آ کہ زوھان نے اسکا بازو چھوڑا تو وہ پھٹ پڑی۔۔۔

آواز نیچے۔۔۔زوھان نے اسے وارن کیا

نکلو یہاں سے چلو۔۔۔انعم دروازے کہ پاس کھڑی ہو کہ بولی

اور نہ جاؤں تو۔۔۔زوھان قدم قدم چلتا اس کہ قریب آ کھڑا ہوا

کیسے نہیں جاؤ گے۔۔۔انعم بازو چڑھا کہ بولی

نکال کہ دکھا دو مجھے۔۔۔زوھان نے اس کہ پیچھے سے دروازہ بند کر کہ دونوں ہاتھ دروازے پہ دراز کی ئے۔۔۔انعم زوھان اور دروازے کہ درمیان حائل تھی۔۔۔اور حیرانی سے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔انعم نے اپنے ہاتھ اس کہ سینے پہ رکھ کہ اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی جس میں ناکام رہی۔۔۔

میں نے ابھی تک کوئی بے ہودگی نہیں کی۔۔۔زوھان اس کہ اور قریب ہوا۔۔۔

کوئی نشہ تو نہیں کر آئے ہو۔۔۔انعم نے ایک بار پھر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر پھر ناکام رہی۔۔

کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو میں جاؤنگا اپنی مرضی سے ہی۔۔۔زوھان اس کی آنکھوں میں دیکھ کہ بولا۔۔جبکہ انعم اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔۔زوھان نے آگے ہو

کہ اس کہ ماتھے پہ مہر ثبت کی۔۔۔اور انعم نے حیرانی سے اسے دیکھا

کل ہم باہر چلیں گے۔۔۔وہ اسکا گال تھپتھپا کہ کہتا باہر چلا گیا

اور انعم نے دل پہ ہاتھ رکھ کہ اپنی منتشر ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔

بے ہودہ۔۔۔جائے مرے اسی کہ ساتھ ہی نہیں جاؤنگی میں۔۔۔انعم خود سے کہتی بیڈ پہ جا بیٹھ گئ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو نہ گھر چلتے ہیں۔۔۔وہ دونوں اس وقت کیفے ٹیریا میں موجود تھیں اور حرم کوئ دس دفعہ یہ جملہ بول چکی تھی

گھر پہ تمہارا کونسا ماما آیا ہوا ہے چلتے ہیں نہ تھوڑی دیر تک۔۔۔انعم تپ کہ بولی

لو تمہارا ماما آگیا ہے۔۔۔حرم نے ہنس کہ سامنے سے آتے ہوئے حسنین کو دیکھ کہ کہا جو انھی کی طرف آرہا تھا اور انعم نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔۔

کیا حال ہے لڑکیوں۔۔۔حسنین انعم کہ سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

جس پہ ان دونوں نے صرف سر ہلانے پہ اکتفا کیا

تم لوگ گھر نہیں گ ئے ابھی تک۔۔۔۔ حسنین نے پوچھا

میں تو کب سے کہہ رہی ہوں اسی کا جانے کا موڈ نہیں لگ رہا۔۔۔ حرم نے بتایا

جاؤ اٹھو جاؤ تم۔۔۔انعم اسے بیگ تھماتے ہوئے بولی

ویسے انعم کل تمہارے شوہر کو دیکھا تھا کسی لڑکی کہ ساتھ تھا۔۔۔ حسنین غور سے اسکا چہرہ دیکھتا ہوا بولا

ہاں اسکی دوسری بیوی تھی۔۔۔اور تم کیا اسکا پیچھا کر رہے ہوتے ہو یا میں نے تمہیں اسکی جاسوسی کہ لی ئے رکھا ہوا ہے جو تم مجھے اسکی رپورٹ دے رہے ہوتے ہو۔۔۔انعم نے مسکرا کہ کہا جبکہ اسنے خود پہ ضبط کیا ہوا تھا ورنہ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ اسکا سر پھاڑ دے جو آئے دن اسکو بتا رہا ہوتا تھا کہ آج میں نے زوھان کو وہاں دیکھا تھا اور کل وہاں۔۔

اسی سب میں انعم کہ موبائل پہ جیا کا میسج موصول ہوا "کام ہو گیا حرم کہ گھر والے رشتے کہ لی ئے راضی ہیں اور میں نے انھیں سمجھا دیا ہے کہ اسکو یہ نہ بتائیں کہ رشتہ

معیز بھائی سے طے ہوا ہے"۔۔۔۔

اوکے گریٹ میری جان اب مزا آئے گا نہ۔۔۔انعم نے ریپلائے کیا تبھی اسکا موبائل بجا اسکرین پہ زوھان کہ نام کہ ساتھ اسکی تصویر بھی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔انعم نے کال ریسیو کی

ہاں انعم باہر آؤ میں تمہاری یونی کہ باہر ہوں۔۔۔زوھان نے کہا

اچھا آرہی ہوں۔۔۔انعم اٹھ کھڑی ہوئی تو حسنین اور حرم بھی اٹھ گئے۔۔۔

چلو زوھان آگیا۔۔۔انعم نے حسنین کو اگنور کر کہ حرم سے کہا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں باہر آئیں تو گاڑی کہ ساتھ ٹیک لگائے زوھان کہ ساتھ طالیہ بھی موجود تھی جو دونوں کسی بات پہ ہنس رہے تھے

ہمارے ساتھ تو مسکراتے ہوئے بھی اس پہ ٹیکس لگتا ہے نہ۔۔۔انعم نے سلگ کہ سوچا۔۔۔

اووہ یہ چھمک چھلو بھی ساتھ ہے۔۔۔حرم نے کہا تو انعم ہنس دی۔۔۔

کتنی دیر لگا دی تم لوگوں نے افففف کتنی گرمی ہے۔۔۔طالیہ نے کہا

تو کس نے مشورہ دیا تھا کہ گاڑی سے اترو۔۔۔انعم نے ہنس کہ کہا

کیسی ہو حرم۔۔۔زوھان نے پوچھا

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔۔ حرم نے کہا

زوھان نے سر ہلا کہ ان لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔جبکہ طالیہ فٹافٹ زوھان کہ برابر میں فرنٹ سیٹ پہ آ کہ بیٹھی۔۔۔انعم نے ایک نظر حرم کو دیکھا اور پیچھے کا دروازہ کھول کہ بیٹھ گی حرم بھی اس کہ ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔زوھان نے ایک نظر انعم پہ ڈالی اور کار اسٹارٹ کر دی۔۔۔

یہ سب چلتا رہا تو بہت مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔ حرم نے موبائل پہ میسج ٹائپ کر کہ موبائل اسکرین انعم کہ سامنے کی

میری بلا سے۔۔۔انعم نے لکھا

تم لوگ کیا باتیں کر رہی ہو۔۔۔طالیں نے ان دونوں کو موبائل ایک دوسرے کو

دیتے دیکھا تو پوچھا۔۔

تم لوگوں کو بتانا ہوتا تو سامنے بات کرتے نہ۔۔۔انعم نے کہا

اس دوران اسنے مسلسل زوھان کی نظریں خود پہ محسوس کی مگر اسے اگنور کر کہ بیٹھی رہی۔۔۔

ہم لوگ شاپنگ کرنے جا رہے ہیں۔۔۔طالیہ نے کہا

نہیں زوھان بھائ آپ لوگ جائیں مجھے گھر ڈراپ کر دیں۔۔۔حرم نے کہا۔۔

اور مجھے بھی گھر چھوڑ کہ جانا میں ویسے بھی بہت تھک گئ ہوں۔۔۔انعم نے موبائل استعمال کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

کیوں کونسے پہاڑ توڑ کہ آئ ہو۔۔۔اب کی بار زوھان ذرا سخت لہجے میں بولا۔۔۔انعم اسے مسلسل غصہ دلا رہی تھی۔۔

تو کس نے مشورہ دیا تھا کہ اتنی دوپہر میں نکلو شام میں یا رات میں لے جاتے اسکو ویسے بھی

آجکل تمہارے پاس ٹائم ہی ٹائم ہے۔۔۔۔انعم نے اب بھی اسے دیکھے بغیر جواب

دیا۔۔۔

اوکے طالیہ ہم رات میں چلیں گے آرام سے۔۔۔اب کی بار زوھان نے طالیہ سے کہا۔۔

اوکے۔۔۔طالیہ نے مسکرا کہ کہا

حرم کا گھر آگیا تو وہ اتری "میں تمہیں بعد میں کال کرونگی اوکے خدا حافظ "۔۔ حرم کہہ کہ اتر گئی تو زوھان نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆

آ گئی میری بیٹی۔۔۔۔حرم گھر میں داخل ہوئی تو شمائلہ بیگم نے اسے دیکھ کہ کہا

اف امی بہت گرمی ہے۔۔۔۔حرم صوفے پہ ڈھے گئی

ہاں یہ تو ہے تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں میں نے اپنی بیٹی کیلیۓ۔۔۔۔

کیا بات ہے آج آپ بہت خوش لگ رہی ہیں۔۔۔ حرم نے پوچھا

بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔وہ پر جوش سی ہو کہ بولیں

ایسی کیا بات ہے۔۔۔۔حرم نے اشتیاق سے پوچھا

بھئی میں نے تمہارا رشتہ پکا کر دیا ہے بہت اچھے لوگ ہیں۔۔۔۔شمائلہ بیگم نے حرم کہ سر پہ بم پھوڑا

کیا کہہ رہی ہیں یہ آپ۔۔۔۔وہ جتنا حیران ہوتی اتنا کم تھا

کیا مطلب مجھے صحیح لگا میں نے کر دیا۔۔۔اور مجھے کوئی بحث کرنی اس بارے میں ہاں یہ سب جلدی ہے مگر وقت دو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔شمائلہ بیگم نے دوٹوک بات کی۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔حرم آنسو پیتی کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔پیچھے سے شمائلہ بیگم اسے آوازیں دیتی رہ گئیں۔۔۔

زوھان کہاں ہے۔۔۔انعم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا

آپ کہ سیاں جی طالیہ کہ ساتھ شام سے نکلے ہوئے ہیں آپ کو اپنی نیندیں پوری کرنے سے فرصت کہاں ہے۔۔۔۔جیا نے طنز کیا

شام سے۔۔۔۔انعم نے کہا

جی شام سے۔۔۔جیا نے جواب دیا

رات میں تو مجھے لے کہ جانا تھا اسنے۔۔۔انعم نے کہا

میڈم آپ اپنا شوہر خود پلیٹ میں رکھ کہ پیش کر رہی ہیں۔۔۔جا کہ کال کرو زوھان بھائی کو۔۔۔جیا فون تھمایا اسے

میں کیوں کروں۔۔۔انعم نے کندھے اچکا کہ کہا

پھر دل جلاؤ بیٹھ کہ۔۔۔۔جیا نے تپ کہ کہا اور وہاں سے چلی گئ

کر ہی لیتی ہوں کال کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

انعم نے سوچتے ہوئے زوھان کو کال ملائی۔۔۔جو دوسری بیل پہ اٹھالی گئ

کہاں ہو زوھان۔۔۔؟انعم نے پوچھا

شاپنگ پہ آیا تھا طالیہ کہ ساتھ تم بتاؤ کوئی کام ہے؟زوھان نے بتایا

اچھا کب تک آؤ گے۔۔۔

ڈنر کر کہ ہی آئینگے مما کو بتا دینا۔۔۔تمھیں کوئی کام ہے۔۔۔

اوکے میں بتا دونگی۔۔۔انعم نے کال کٹ کر دی

اب یاد نہیں مجھے لے کہ جانا۔۔۔میں خود ہی بول دیتی۔۔۔نہیں میں کیوں

بولوں۔۔۔انعم خو سے بولی

زوھان کمرے میں داخل ہوا تو گھڑی 12:15 کا ہندسہ بجا رہی تھی۔۔۔اسے کافی کی

والی (all mine) شدید طلب ہو رہی تھی۔۔۔موبائل آن کر کہ اسنے آل مائن

چیٹ کھول کہ میسج ٹائپ کیا تھا"ایک کپ کافی پلیز"۔۔۔۔اب وہ بیڈ پہ لیٹا اسے منانے کا سوچ رہا تھا۔۔۔

ایک منٹ میں کیوں اسے مناؤنگا"۔۔۔اس کی ضدی طبیعت نے اسے جگایا تھا۔۔"

نہیں غلطی بھی تو میری ہے نہ۔۔۔ مگر اسنے کال بھی تو کی تھی اسنے میرا انتظار کیا ہو گا۔۔۔ مگر اسے بولنا چاہیے تھا۔۔۔میں شوہر ہوں اسکا ویسے تو بہت عقل والی بنتی ہے۔۔۔اب سمجھ نہیں آتا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا جب انعم ہاتھ میں کافی تھامے دروازہ کھٹکھٹا کہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

تمہاری کافی۔۔۔۔کپ اسکی جانب بڑھایا

تھینک یو۔۔۔تم سوئی نہیں تھیں ابھی تک۔۔۔زوھان نے اٹھ کہ کپ تھامتے ہوئے پوچھا

اسائنمنٹ بنارہی تھی۔۔۔انعم نے بتایا

اچھا ادھر بیٹھو۔۔۔اس کیلیے جگہ بنا کہ بولا

کیوں۔۔۔طالیہ سو گئی کیا۔۔۔۔انعم نے طنز کیا

ارے اس وقت اس کا کیا کام یہاں۔۔۔انعم کا ہاتھ پکڑ کہ اسے کھینچ کہ اپنے پاس بٹھایا۔۔وہ بروقت سنبھلی ورنہ اس کہ سینے سے ٹکرا جاتی۔۔

کیا بدتمیزی ہے۔۔۔انعم غصے سے بولی

میں نے کیا کیا۔۔وہ معصومیت سے بولا

زوھان مجھے کام کمپلیٹ کرنا ہے ہاتھ چھوڑو۔۔۔انعم ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔جبکہ زوھان مزے سے کافی پی رہا تھا۔۔

اچھا تم یہ بتاؤ روٹھی ہوئی محبوبہ کیوں بنی ہوئی ہو۔۔زوھان اسے تپانے کیلئے بولا اور حسب توقع وہ تپ گئی تھی۔۔

شاید آپ بھول گئے ہیں کہ اپنی محبوبہ کو آپ اس کہ کمرے میں چھوڑ کہ آئے ہیں۔۔۔انعم نے حد درجہ خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔

خدا کا خوف کرو لڑکی۔۔ویسے تم اس سے جیلس ہو رہی ہو۔۔۔اس کا ہاتھ ابھی تک پکڑا ہوا تھا۔۔

میں کیوں اس سے جیلس ہونے لگی۔۔انعم نے کہا

ہاں بات تو صحیح ہے۔۔ تمہیں اس سے جیلس ہونے کی کیا ضرورت۔۔۔زوھان اپنا ہاتھ اس کہ کندھے پہ رکھ کہ بولا۔۔

یہ تم روز بہ روز پھیلتے نہیں جارہے ہو۔۔۔۔

میں ایک دم فٹ ہوں اپنی آنکھیں چیک کرواؤ۔۔ سمارٹ کو موٹا کہہ رہی ہو۔۔۔زوھان کافی پیتے ہوئے شرارت سے بولا اور انعم نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ اب تو ناراضگی ختم نہ۔۔۔۔زوھان نے پوچھا

میں تم سے کیسے ناراض ہو سکتی ہوں کیا اس چیز کا حق دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔انعم سنجیدگی سے بولی

تو وہ بھی سنجیدہ ہوا۔۔"کیا مطلب"۔۔۔

مطلب تم خود ڈھونڈو زوھان ہمیشہ سے اپنے فیصلے مسلط کر کہ گئے ہو تم اور کیا کیا ہے۔۔۔یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا یہاں نہیں جانا اس سے نہیں ملنا۔۔۔تم نے کہا تمہیں نہیں پسند کہ میں اپنے کزنز سے ملوں۔۔۔میں ان سے دوبارہ نہیں ملی۔۔۔تم کیا کر رہے ہو پورا پورا دن تم طالیہ کہ ساتھ ہوتے ہو۔۔۔ابھی تم نے وقت دیکھا ہے

تم لوگ شام کہ نکلے ہوئے بارہ بجے پہنچے ہو۔۔۔اور مجھے اندھیرا ہونے کہ بعد اپنے بھائی تک کہ ساتھ گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔تم نے کہا تھا آج ہم دونوں باہر جائینگے لیکن نہیں تم نے سارا دن اس کہ ساتھ گزار دیا۔۔۔ہم سے تو تم بات بھی ایسے کرتے ہو جیسے احسان کر رہے ہو۔۔۔انعم نے اسے آئینہ دکھایا۔۔

کچھ زیادہ ہی بدگمان ہو تم اور اسکا علاج نہیں کوئی تم جا سکتی ہو اب۔۔۔زوہان کپ ٹرے میں رکھ کہ بالکنی کی طرف منہ کر کہ کھڑا ہو گیا۔۔

کیا ہوا سچ سنا نہیں جا رہا اب۔۔۔انعم تلخی سے بول کہ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

وہ کمرے میں آئی تو اسکا موبائل بج رہا تھا۔۔۔اسنے کال ریسیو کی۔۔

کہاں ہو یار پانچ سو دفعہ فون کر چکی ہوں۔۔۔دوسری حرم کی آواز ابھری

مجھے پتا ہے تمہارا میتھس خراب ہے پانچ مرتبہ بولنا چاہ رہی ہو۔۔۔انعم ہنس کہ بولی۔۔

ہاہاہا ویری فنی۔۔۔حرم نے تپ کہ کہا

اچھا بھئی کیا ہو گیا۔۔۔انعم نے پوچھا

یار مما نے رشتہ پکا کر دیا ہے پتہ نہیں کس الو کے پٹھے سے۔۔۔ حرم نے کہا

اوئے ے تمیز سے۔۔۔انعم کو کہاں برداشت تھا کوئی اس کہ بھائی کو کچھ بولے

تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ کونسا تمہارے بھائی کو کہہ دیا ہے میں نے۔۔۔

تمہیں کب میرے بھائی سے محبت تھی اور آنٹی نے کچھ سوچ کہ ہی کیا ہو گا ماں ہیں وہ تمہاری اس لیے راضی ہو جاؤ۔۔۔اور کل مل کہ بات کرتے ہیں۔۔۔انعم نے کہہ کہ کھٹاک سے فون بند کر دیا۔۔۔ جبکہ حرم موبائل کو گھورتی رہ گئی۔۔۔"الو کی نانی کل ملے پھر بتاتی ہوں"۔۔ حرم روہانسی ہو کہ بولی

ایک تو یہ ہفتے والے دن کالج جانا عذاب ہے اب یہ ناشتہ میں نہیں بنا رہی اوپر سے عائشہ بھی نہیں جا رہی۔۔۔ جیا آنکھیں ملتے ہوئے بولی۔۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے کچن سے نکلی تو فواد سے ٹکرا گئی۔۔۔

افففف اللہ آپ کیا صبح صبح جن کی طرح نازل ہو گئے ہیں۔۔۔جیا اپنا سر پکڑ کہ بولی

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔فواد پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کہ بولا

بھنگڑا ڈال رہی ہوں۔۔۔جیا کہہ کہ سائیڈ سے جانے لگی جب فواد دوبارہ اس کہ سامنے آیا۔۔۔

عائشہ تو نہیں جا رہی تم کیوں جا رہی ہو۔۔۔اس نے پوچھا

وہ اپنی مرضی سے نہیں جا رہی ہے۔۔۔آپ ابھی جاتے ہوئے مجھے کالج چھوڑ دیں پلیز۔۔۔جیا نے کہا

اچھا چلو ناشتہ بناؤ اپنا بھی اور میرا بھی شاباش۔۔۔فواد نے کہا

اچھا ٹھیک۔۔کہہ کہ وہ جلدی سے کچن میں گھس گئی۔۔۔اور فواد مسکرا دیا۔۔

زوھان بھائی نہیں جا رہے۔۔۔ناشتہ کرتے ہوئے جیا نے پوچھا

دیر سے آئیگا۔۔۔فواد نے بتایا

ہاں کل کا سارا دن ایڈوینچرز میں گزرا ہے نہ اسلئے اب آرام کر رہے ہونگے۔۔۔جیا نے سر جھٹک کہ کہا جسے پیچھے سے آتے زوھان نے بخوبی سنا تھا۔۔۔

کونسے ایڈونچرز کی بات کر رہی ہو۔۔۔زوھان اس کہ سامنے آکہ بولا

جیا ایک پل کو رکی مگر پھر نظر انداز کر کہ دوبارہ ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

مجھے نہیں پسند کوئی میرے اصولوں کہ خلاف بات کرے۔۔۔زوھان نے پتا نہیں اسے کیا سمجھانے کی کوشش کی جیا سمجھ نہیں سکی

آپ کہ اصول آپ کیلیۓ ہیں ہم آپ کہ اصولوں کہ پابند نہیں ہیں زوھان بھائی۔۔۔اپنے اصولوں کی ہار بہت بری ہوتی ہے۔۔۔۔جیا نے اسے جواب دیا اور اٹھ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا ناشتہ۔۔۔زوھان نے بات بدلی

مجھے دیر ہو رہی ہے طالیہ باجی سے کہہ دیں وہ بنا دینگی اوہ ہاں انکو کہاں کچھ کرنا آتا ہوگا ۔۔۔جیا نے مسکرا کہ کہا اور آخر میں اپنی بات پہ خود ہی ہنس دی۔۔۔

جبکہ زوھان نے کچھ سخت کہنے سے خود کو بعض رکھا وہ دونوں بہنیں اسکا بہت صبر آزماتی تھیں۔۔۔کم از کم وہ خود یہی سمجھتا تھا۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے طالیہ باجی سے کہہ دیں وہ بنا دینگی اوہاں انکو کہاں کچھ کرنا آتا ہوگا ۔۔۔جیانے مسکرا کہ کہا اور آخر میں اپنی بات پہ خود ہی ہنس دی۔۔۔

جبکہ زوھان نے کچھ سخت کہنے سے خود کو بعض رکھا وہ دونوں بہنیں اسکا بہت صبر آزماتی تھیں۔۔۔کم از کم وہ خود یہی سمجھتا تھا۔۔۔

میں بس بیگ لے کہ آئی۔۔۔جیانے فواد کو کہا اور ایک نظر زوھان کو دیکھ کہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

ارے تم کیوں اٹھ گئی۔۔جیانے کمرے سے باہر آتی انعم کو دیکھ کہ کہا

بیٹا یونی تمہارے دادا جی جائینگے۔۔۔انعم بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے بولی

خدا کا خوف کرو دادا جی اب قبر میں سے آئینگے کیا تمہاری یونی جانے۔۔۔جیانے ہنس کہ کہا تو انعم نے اسے آنکھیں دکھائیں "شرم کرو"۔۔ناشتہ کرلیا تم نے۔۔۔۔

ہاں میں نے تو کرلیا تمہارے شوہر کو نہیں کروایا بس۔۔۔جیانے بتایا

اچھا۔۔۔انعم کہہ کہ سیڑھیاں اترنے لگی۔۔۔

اور جیا کمرے کی جانب چل دی۔۔۔

آپ کیوں اٹھ گئیں۔۔۔فواد نے انعم کو دیکھ کہ پوچھا

اللہ اللہ کیا ہو گیا یونی جانا ہے بھئ۔۔۔انعم نے کہا

تو دس منٹ پہلے اٹھ جاتیں جیا ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔فواد نے بتایا

جبکہ ان دونوں سے خود کو بے نیاز ظاہر کرتا موبائل میں مصروف تھا۔۔اسی اثنا میں طالیہ بھی وہیں آ گئ

گڈ مارننگ ایوری ون۔۔۔اور زوھان کہ برابر والی کرسی سنبھالی

انعم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر کچن میں چلی گئ

چلیں۔۔۔جیا بیگ سنبھالتی ہوئ آئ تو اسکی نظر طالیہ پہ پڑی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں وہ دوپٹے سے بے نیاز بیٹھی اپنے بال انگلیوں پہ لپیٹتی زوھان کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔جیا کہ چہرے پہ ناگواری ابھری

ارے طالیہ باجی آپ اتنی جلدی جاگ گئیں آج پھر کہیں جانا ہے۔۔۔جیا نے سادہ

سے لہجے میں پوچھا اور اس کی بات سن کہ زوھان نے آنکھوں میں سختی لیے اسے دیکھا

نہیں بس نیند نہیں آئی۔۔۔طالیہ نے کہا

حالانکہ اتنے مزے کہ بعد میں تو لمبی تان کہ سوتی ہوں۔۔۔۔جیا نے ہنس کہ کہا

تمہیں دیر نہیں ہو رہی۔۔۔انعم ناشتہ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولی

ہاں جا رہی ہوں۔۔۔ چلیں۔۔۔جیا نے انعم کو جواب دے کہ فواد سے کہا

ارے ہاں مجھے بھی لے کہ جانا بھول مت جانا۔۔۔جیا جاتے جاتے پلٹی

اب جاؤ تو۔۔۔تم لوگ شروع کرو میں آ رہی ہوں۔۔۔۔

انعم نے تنگ آ کہ کہا

اور اوپر کی طرف بڑھ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد واپس آئی تو سب جوں کا توں پڑا ہوا تھا

کیا ہوا شروع نہیں کیا۔۔۔ان دونوں کو دیکھ کہ کہا

تم نے نہیں کرنا۔۔۔زوھان موبائل سے نظر اٹھائے بغیر بولا

بس کر رہی ہوں معیز بھائی آ بھی جائیں۔۔۔زوھان کو جواب دے کہ معیز کو آواز دی۔۔۔

آگیا آگیا۔۔۔معیز بیٹھتے ہوئے بولا تو انعم بھی اس کہ ساتھ ہی بیٹھی

یار میں یہ والا آملیٹ نہیں کھاتی۔۔۔طالیہ نے پلیٹ کھسکائی

اوہ مجھے پتا نہیں تھا۔۔۔تم جیسا کھاتی ہو بنالو جا کہ۔۔۔۔انعم جواب دے کہ معیز کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔اور طالیہ نے منہ بنا کہ ایک نظر زوھان کو دیکھا۔۔پھر چائے کا کپ اٹھالیا۔۔۔

یاد سے آجانا لینے پھر جیا کو لے کہ چلیں گے۔۔۔

یار پھر کسی اور دن چلتے ہیں نہ تم دونوں اتنی دیر لگاتی ہو۔۔۔معیز نے کہا

سوچ لیں آپ کی محبت کا آخری سہارا ہوں۔۔۔انعم نے سرگوشی کی تو وہ ہنس دیا۔۔

اچھا چلیں گے۔۔۔جاؤ تیار ہو جاؤ تمہیں یونی ڈراپ کر دونگا۔۔۔معیز چائے پیتے ہوئے بولا۔۔

ہاں ٹھیک ہے حرم کو بھی لینا ہے۔۔۔انعم جلدی جلدی اٹھتے ہوئے بولی۔۔معیز نے اثبات میں سر ہلایا

ارے ہاں دیدار یار بھی تو کرنا ہے نہ۔۔۔انعم نے جاتے جاتے پلٹ کہ کہا

اور معیز نے مسکراہٹ روکتے ہوئے ٹیبل پہ پڑا سیب اٹھا کہ اسے دے مارا۔۔۔اور انعم بروقت سائیڈ میں ہوئی

ارے ارے اتنا ظلم۔۔۔مگر سن کہ اچھا لگا نہ۔۔۔وہ ہاتھ اٹھا کہ بولی پھر معیز کو اٹھتا دیکھ کہ دوڑ لگا دی

پاگل۔۔۔معیز ہنسا

کیا ہو رہا ہے برو۔۔۔زوھان نے پوچھا

نہیں کچھ نہیں یار۔۔۔معیز نے بتایا تو اسنے سر ہلا دیا۔۔۔

تمہیں بھائی کو اتنی نہیں سنانی چاہیے تھی۔۔۔فواد نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا

میں نے ان کہ اصولوں کا جواب دیا تھا۔۔ان کہ اصول ان کیلی ئے ہیں ہم پہ مسلط نہ کریں۔۔۔اور اگر ہیں تو وہ اصول ان پہ اور طالیہ آپی پہ بھی لاگو ہوتے ہیں۔۔۔جیا نے باہر دیکھتے ہوئے کہا

تمہیں طالیہ سے کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔فواد نے پوچھا

غلط غلط ان سے نہیں وہ خود ایک اتنا بڑا مسئلہ ہیں۔۔۔۔جیا سر نہ میں ہلا کہ ہاتھ اٹھا کہ بولی۔۔۔تو فواد اس کہ انداز پہ ہنس دیا

ہاں ہم تمہارے گھر کہ باہر کھڑے ہیں جلدی آجاؤ۔۔۔۔انعم نے حرم کو کال کی

ہاں آرہی ہوں۔۔۔حرم نے جواب دیا

آرہی ہے بیچاری اتنی بجھی بجھی ہوئی ہے۔۔۔انعم شرارت سے بولی۔۔۔

تمہاری بدولت ہے یہ سب۔۔۔معیز نے کہا

خیر ہے اس کہ بعد کی خوشی دیکھنے لائق ہوگی۔۔۔آ گئی وہ۔۔۔انعم نے حرم کو آتے

دیکھ کہ کہا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔! حرم نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سلام کیا

و علیکم ۔سلام کیا حال ہے۔۔۔انعم پر جوش سی بولی

ٹھیک۔۔۔ حرم نے کہہ کہ ایک نظر معیز پہ ڈالی اسی وقت معیز نے بھی بیک ویو مرر سے اسے دیکھا دونوں کی نظریں ملیں تو معیز نے اسے اسمائل پاس کی تو وہ نظر پھیر گئی اور معیز کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔۔۔

شام میں وہ سب کھانے کہ بعد بیٹھے معیز کی منگنی کو ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔

ہم دونوں ایک جیسے سوٹ بنائیں گے۔۔۔جیا نے انعم کو کہا تو اسنے سر ہلا دیا

اتنا عجیب لگتا ہے ایسا لگتا ہے ایک ہی تھان سے کپڑے بنوائے ہیں۔۔۔طالیہ نے کہا

یہ ٹرینڈ ہے۔۔۔اور سیم کلر نہیں ہو گا ہمارے کلرز الگ ہوتے ہیں۔۔۔جیا نے کہا

کیاہورہاہے۔۔۔عائشہ بھی وہیں آگئ

اوہووآج توعید کاچاند نظر آیاہے۔۔۔جیانے ہنس کہ کہا

ہاں بھئ کہاں مصروف ہوتم آجکل۔۔۔فواد نے کہا

اورآج کالج بھی نہیں گئ تم۔۔۔زوھان نے بھی کہا

ایسی میرادل نہیں چاہ رہاتھا۔۔۔بھائ چلیں کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔عائشہ نے کہا

فواد کہ ساتھ چلی جاؤ۔۔۔مجھے کام ہے۔۔۔زوھان نے کہا

ہاں دوتین دن توطالیہ باجی کہ ساتھ تھے کام پینڈنگ پہ ہوگانہ آپکا۔۔۔عائشہ تڑخ کہ بولی

عائشہ۔۔۔زوھان نے پکارا

میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔۔۔عائشہ نے منہ بنایا

ارے چھوڑوہم چلتے ہیں نہ۔۔۔فواد نے کہا

ہاں اورمیں بھی توچل رہاہوں نہ۔۔۔معیز نے اس کہ بال بگاڑ کہ کہا

میں نہیں جارہی تم لوگ جاؤ۔۔۔طالیہ نے منع کیا

ہاں اب کیوں جائینگی یہ۔۔۔جیا بڑبڑائی اور فواد نے اسے کہنی مار کہ چپ کروایا

چلو اٹھو پھر۔۔۔معیز نے کہا تو سب اٹھ گ ئے

تم بیٹھ جاؤ یہ کہیں نہیں جارہی۔۔۔زوھان نے انعم کو مخاطب کیا

میں کیوں نہیں جاؤنگی۔۔۔انعم نے تپ کہ پوچھا

کیونکہ میں نے منع کر دیا ہے۔۔۔یہ نہیں جائے گی۔۔۔وہ سب کو بول کہ اٹھ گیا۔۔

جبکہ انعم پیر پٹخ کہ عشرت بیگم کہ کمرے میں گئی۔۔۔

کیا ہوا میری بیٹی کو۔۔۔عشرت بیگم نے کہا

اور انعم نے ڈبڈبائی آنکھوں سے سب بتایا۔۔

تو بیٹا جب اسنے منع کر دیا ہے تو نہیں جاؤ۔۔شوہر ہے وہ تمہارا۔۔۔عشرت بیگم نے کہا

شوہر نہیں جان کا عذاب ہے وہ میرا۔۔۔انعم نے غصے سے کہا

بری بات ایسے نہیں کہتے۔۔۔انہوں نے انعم کو ٹوکا

جب میں نہیں ہو نگی نہ تب آپ لوگوں کو میری قدر آئے گی۔۔۔وہ کہہ کہ غصے سے کمرے سے نکلتی چلی گئ

تم لوگ جاؤ۔۔۔وہ سب لاؤنج میں اسکا انتظار کر رہے تھے جب انعم نے آکہ کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئ

اور جیا کا منہ بن گیا۔۔۔۔

چلو اٹس اوکے۔۔۔معیز نے جیا کہ کندھے پہ ہاتھ رکھ کہ کہا اور وہ لوگ چلے گئے۔۔۔۔

تمہیں پھول بہت پسند ہیں نہ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم لان میں کھڑی غصے سے منہ پھلائے پودوں کو پانی دے رہی تھی۔۔

جب زوھان اس کہ برابر میں آ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ خاموش رہی۔۔

میں کسی دن تمہیں پھول ماروں گا مگر گملے کہ ساتھ تاکہ بچپن میں گرنے سے جو تمہارا دماغ الٹ گیا ہوا ہو وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔وہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ لیئے بولا۔۔۔جانتا جو تھا اس وقت اس کی مسکراہٹ جلتی پہ تیل کا کام کر رہی ہو گی۔۔۔

کیوں میں نے کونسی تمہاری باجی چھیڑ دی ہے۔۔۔۔

انعم نے تنک کہ جواب دیا۔۔۔

جب تمہیں پتا ہے کہ میں نے نہیں جانے دینا تھا پھر اس غصے کی وجہ۔۔۔زوھان اسکی ناک دبا کہ بولا

زوھان جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ غصہ ضبط کر کہ بولی۔۔

میں تو نہیں جا رہا۔۔وہ کندھے اچکا کہ بولا۔۔۔

تھا تو وہ بھی ڈھیٹوں کا سردار۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔۔

انعم نے غصے میں گملے پہ پاؤں دے مارا جو گر کہ ٹکڑے ہو گیا۔۔۔

اور وہاں سے چلی گئ

زوھان دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔

کیا بھروسہ تھا کہ وہ گملا اسی کو دے مارتی۔۔

اچھا نہ بات تو سنو۔۔۔وہ فورا اس کی جانب لپکا

زوھان جاؤ یہاں سے۔۔۔انعم نے پلٹے بغیر کہا

تمہیں کیوں جانا تھا جب میں ہی نہیں جا رہا تھا یہ تمہیں خود سمجھنا چاہیے کہ میں نہیں جا رہا تو تم بھی نہیں جاؤ۔۔۔زوھان نے سنجیدگی سے کہا

اوہووووو تم جتنے دن طالیہ کہ ساتھ سیر سپاٹے کر رہے تھے تب تو میرا خیال نہیں آیا۔۔۔جو چیز مجھ پہ فرض کر رہے ہو وہ خود پہ بھی فرض کرو۔۔۔اس کو نکاح ہی رہنے دو میرے گلے کا پھندا مت بناؤ۔۔۔اور ہاں میں صرف کسی کزن کہ ساتھ منہ اٹھا کہ نہیں جا رہی تھی۔۔۔میرا بھائ اور بہن ساتھ میں تھے۔۔۔ کہہ کہ انعم اس کہ جواب

کا انتظار کیئے بغیر وہاں سے چلی گئ۔۔۔

چلو ہم کہیں چلتے ہیں۔۔۔انعم موبائل پہ گیم کھیلنے میں مصروف تھی تھی جب زوھان

اور طالیہ اس کہ کمرے میں داخل ہوئے۔۔

اسنے ایک نظر اٹھا کہ دیکھا پھر گیم کھیلنے لگی۔۔

میں تم سے کہہ رہا ہوں۔۔۔زوھان نے کہا

مجھے نہیں جانا تم جاؤ۔۔۔انعم نے جواب دیا

اوووہ کم آن اتنا نخرا مت کرو اپنے شوہر کی کچھ قدر کر لو۔۔۔طالیہ نے کہا

تو انعم ہنس کہ بولی

وہ مجھے اپنا کم تمہارا شوہر زیادہ لگتا ہے۔۔۔اور تمہیں تو کام تھا نہ زوھان شاید اسی وجہ

سے تم نے جانے سے انکار کیا تھا یا پہلے سے ہی کوئ اور پلان تھا۔۔۔انعم نے ایک نظر

طالیہ کو دیکھ کہ زوھان سے کہا۔۔

اور ویسے طالیہ برا مت ماننا لیکن کبھی ہمیں اکیلا بھی چھوڑ دیا کرو۔۔۔انعم نے مسکرا کہ کہا اور طالیہ کو گویا آگ لگ گئی۔۔۔وہ غصے میں وہاں سے نکل گئی۔۔۔

جاؤ جا کہ اس کہ آنسو پونچھو رو نہ رہی ہو۔۔۔۔انعم نے زوھان کو کہا

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔زوھان افسوس سے سر ہلا کہ بولا

بہت شکریہ۔۔۔انعم نے سر کو خم کیا

مجھے ضد دلانے والے تم خود ہو زوھان۔۔۔انعم نے اسے جاتے دیکھ کہ سوچا پھر سر جھٹک کہ دوبارہ گیم کھیلنے لگی۔۔۔

ہائے۔۔۔حسنین نے کہا

اوہ ہائے بیٹھو۔۔۔انعم نے چونک کہ کہا

کیسی ہو۔۔۔حسنین نے بیٹھتے ہوئے پوچھا

ٹھیک ہوں اور تم کیسے ہو۔۔۔انعم نے کہا

لگ تو نہیں رہی ٹھیک۔۔۔وہ اس کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا

نہیں نہیں۔۔۔انعم نے آس پاس نظر گھماتے ہوئے کہا

پھر آنکھیں کیوں اتنی اداس ہیں۔۔۔۔حسنین نے کہا

نیند پوری نہیں ہوئی بس اسی لیئے اور کچھ نہیں۔۔۔انعم نے ہنس کہ کہا وہ وہاں سے اٹھنے کی کرنے لگی۔۔۔

حسنین کی آنکھوں کا انعم کو دیکھ کہ چمک جانا وہ دوستی سے زیادہ بیان ہوتا تھا۔۔۔انعم اسی لیئے اسے زیادہ تر نظر انداز کرتی تھی۔۔۔

اچھا چلو مان لیتا ہوں۔۔۔حسنین نے بھی ہنس کہ کہا

نہ بھی مانو تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔انعم نے اٹھتے ہوئے کہا

بیٹھ جاؤ کچھ بات کرنی ہے۔۔۔حسنین نے اسکا بازو پکڑ کہ کہا اور انعم تو حیران رہ گئی اُسکی جراءت پہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا حرکت ہے۔۔۔انعم بازو جھٹک کہ بولی

اچھاااوکے سوری بیٹھو۔۔۔۔ حسنین نے دونوں ہاتھ اٹھا کہ کہا

بولو۔۔۔انعم نے بیٹھ کہ کہا

دیکھو پلیز پینک مت ہونا انعم میں نہیں جانتا کب کیسے ہو گیا، میں نے خود کو بہت سمجھایا مگر نہیں کر سکا۔۔۔میں تم سے پیار کرتا ہوں میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔وہ صاف لفظوں میں اپنی محبت کا اعتراف کر گیا انعم نے بے یقینی سے اسے دیکھا

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے حسنین میرا نکاح ہو چکا ہے تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو۔۔۔انعم جھٹ سے کھڑی ہوئی

محبت پہ کسی کا اختیار نہیں ہوتا۔۔۔حسنین بھی اس کہ مقابل کھڑا ہوا

یہ کیا کیسے کر لیا تم نے۔۔۔انعم ایک ھاتھ ماتھے پہ رکھ کہ بولی

ٹھیک ہے مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے بس جیسی ہو ویسی رہنا میرے ساتھ کیونکہ جس گھڑی تم سے بات ہوتی ہے، وہی گھڑی میری کائنات ہوتی ہے۔۔۔۔کہہ کہ وہ رکا

نہیں تھا۔۔۔

اور انعم وہیں اپنا سر پکڑ کہ بیٹھ گئی۔۔۔

یہ عشق و محبت کی روایت بھی عجب ہے"

پایا نہیں جس کو اسے کھونا بھی نہیں ہے

لپٹا ہے میرے دل سے کسی خواب کی صورت

"وہ شخص کہ جس کو میرا ہونا بھی نہیں ہے

فواد بھائی۔۔۔جیا نے کمرے کہ دروازے پہ کھڑے ہو کہ اسے آواز دی۔۔۔

ہاں آجاؤ۔۔۔وہ بالکنی سے اندر آیا

وہ مجھے یہ کچھ سوال سمجھا دیں ٹیسٹ ہے میرا کل اور معیز بھائی بھی گھر پہ نہیں

ہیں۔۔۔اسنے اندر آتے ہوئے بتایا

ہاں اچھا دکھاؤ کیا پوچھنا ہے۔۔۔وہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا تو جیا بھی اس سے

تھوڑے فاصلے پہ بیٹھی اسے بتانے لگی۔۔۔

اب اس کو خود کرو۔۔۔۔سمجھانے کہ بعد فواد نے نوٹ بک اسکی جانب

بڑھائی۔۔۔جیا سوال حل کرنے میں مصروف تھی اور فواد اسکو تکنے میں محو تھا۔۔۔جیا

کو مسلسل اسکی نظریں خود پہ محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اس کی نظروں سے پزل ہوتی وہ

بار بار بال کانوں کہ پیچھے کرتی سوال حل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔جیا نے سر اٹھا کہ دیکھا

کیا۔۔۔فواد نے کندھے اچکا کہ پوچھا

آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔جیا نے پوچھا

کیسے دیکھ رہا ہوں۔۔اسکے سوال سے محفوظ ہوتے فواد نے سوال کیا

گھور گھور کہ۔۔۔جیا نے ناک چڑھا کہ کہا

نہیں تو میں تمہیں گھور گھور کہ نہیں بلکہ پیار پیار سے دیکھ رہا ہوں۔۔فواد نے اسی کہ انداز میں ناک چڑھا کہ کہا۔۔جبکہ جیا آنکھیں بڑی کر کہ اسے دیکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جھانکیئے مت جناب آنکھوں میں"

"ان میں خطرہ ہے ڈوب جانے کا۔۔

فواد نے کہا تو جیا سٹپٹا کہ کھڑی ہو گئ

مم۔۔مجھے سمجھ آ گیا میں کر لو نگی۔۔۔وہ کتابیں سمیٹتی جلدی جلدی بولی۔۔۔فواد

مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ کمرے سے نکل گئ۔۔۔تو فواد بے ساختہ ہنس دیا۔۔۔

کیا ہوا ہے میرے بچے کو۔۔۔۔زوھان کافی دیر سے عشرت بیگم کی گود میں سر رکھے خاموشی سے لیٹا ہوا تھا تو عشرت بیگم اس کی بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئ بولیں۔۔۔

کچھ نہیں دادو۔۔۔۔زوھان نے انکا ہاتھ چوم کہ کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ سے جھوٹ بولو گے یہ بال ایسے ہی نہیں سفید ہوئے چلو بتاؤ۔۔۔۔عشرت بیگم نے کہا تو زوھان بولا

دادو آپکی پوتی بہت بری ہے زرا نہیں اسکو میرا خیال۔۔۔وہ منہ بسور کہ سب بتانے لگا

ہمممم تو میرے لال اس میں بھی تمہارا غلطی ہے وہ تمہاری منکوحہ ہے تم نے اس پہ طالیہ کو ترجیح دی ہے تو اس سے کیا امید کر رہے ہو کہ وہ تمہارے آگے بچھ جائے محبت کی ہے تو اسے نبھانا سیکھو۔۔۔

اس دن تم نے اسے سب کہ ساتھ جانے نہیں دیا۔۔اور خود تم طالیہ کہ ساتھ گھومتے پھرتے ہو۔۔۔دو لوگوں کہ درمیان کوئی تیسرا آجائے تو تباہی مقدر بنتی ہے اور تم خود طالیہ کو بیچ میں لا رہے ہو۔۔۔تم چاہتے ہو کہ وہ تمہاری طرف بڑھے تو پہل تمہیں کرنی ہوگی تم اس کی عزت کرو محبت تو بہت بعد کا قصہ ہے میاں جب تم اسکی عزت نہیں کروگے تو کوئی اور اسکی عزت کیسے کریگا اور وہ تمہاری عزت کیسے کریگی۔۔۔

عورت کو محبت سے زیادہ عزت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ محبت کا اظہار تو خاص مواقع پہ کیا جاتا ہے جبکہ عزت تو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھی جاتی ہے۔۔۔محبت کہ بغیر عورت ادھوری ہوتی ہے اور عزت کہ بغیر عورت عورت نہیں رہتی۔۔۔۔میاں بیوی کا رشتہ عزت اور مان کا رشتہ ہوتا ہے اس میں اگر تم اسے جلانے کی کوشش کروگے تو خود بھی جل جاؤگے۔۔۔۔عشرت بیگم نے کہہ کہ اسکا سر تھپکا

دادو آپکی چائے۔۔۔انعم چائے لے کہ کمرے میں داخل ہوئی

ہاں یہاں رکھ دو کہیں جا رہی ہو۔۔۔ عشرت بیگم اس کی تیاری دیکھ کہ بولیں۔۔انکی بات سن کہ زوھان نے بھی آنکھیں کھولیں۔۔

جی معیز بھائی کہ ساتھ جا رہی ہوں کام سے۔۔۔انعم نے زوھان کو دیکھے بغیر جواب دیا۔۔

اچھا خیر سے جاؤ۔۔۔انہوں نے کہا تو وہ جی کہہ کہ کمرے سے نکل گئی۔۔

تمہارے سسرال سے کوئی آیا نہیں۔۔۔انعم نے چپس کھاتے ہوئے پوچھا

امی بتا رہی تھیں کہ صبح آئے تھے۔۔۔۔حرم نے منہ بنا کہ بتایا

پاگل بس انجوائے کرو منہ کیوں بنایا ہوا ہے بلکہ مجھے تو اتنی خوشی ہے۔۔۔۔انعم نے کہا اور حرم خاموش رہی

کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو۔۔اس کی خاموشی دیکھ کہ انعم نے دوبارہ کہا

تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔ حرم غصے سے بولی

کیوں کسی کو پسند کرنے میں کیا برائی ہے۔۔ہاں ویسے مجھے لگتا تھا کہ تمہیں معیز بھائی پسند ہیں مگر تم نے اس بات کی بھی تردید کردی۔۔۔انعم نے افسوس سے سر ہلا کہ کہا اور سر جھکا گئی۔۔مبادا اس کی ہنسی پکڑی نہ جائے

افسوس کا کیا فائدہ اب امی میری ایک نہیں سن رہیں۔۔۔۔ حرم نے سوچا پھر جھٹک کہ بولی۔۔۔"تمہاری حسنین سے کیا بات ہوئی"۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُفف مت پوچھو میں تو اسکی ہمت پہ حیران ہوں۔۔۔۔انعم نے کہا

ہوا کیا ہے۔۔۔۔ حرم نے دوبارہ پوچھا اور انعم اسے سب بتانے لگی

اوہ افسوس بیچارا۔۔۔ حرم نے کہا

ارے کہاں کا بیچارا بندہ اتنی ہی شرم کرلے کہ میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔انعم نے تپ کہ کہا

خیر تم منگنی پہ کیا پہن رہی ہو۔۔۔۔ حرم نے پوچھا

ابھی سوچا نہیں ہے۔۔۔۔

تم صبح سے میرے پاس آجاؤ گی بس میں نے بتادیا۔۔۔۔ حرم نے فیصلہ سنایا۔۔۔

کوشش کرونگی۔۔۔۔ چلو یار بھائی آگ ئے ہیں میں چلتی ہوں۔۔۔۔انعم موبائل پہ معیز کا میسج دیکھ کہ اٹھتے ہوئے بولی ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی جلدی آگ ئے تمہارے بھائی۔۔ان کا کہیں دل نہیں لگتا۔۔۔ حرم نے مسکرا کہ کہا

ان کا دل لگانے والی ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔انعم نے بھی مسکرا کہ کہا اور حرم کی مسکراہٹ سمٹی تھی جسے انعم نے بخوبی دیکھا

چلو اللہ حافظ۔۔۔۔اس سے مل کہ چلی گئ۔۔۔

ویسے بھائی کیا خیال ہے منگنی کی جگہ ڈائریکٹ نکاح نہ ہو جائے۔۔۔انعم نے پوچھا

منہ بند کرو منگنی ٹھیک ہے بس۔۔۔معیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا

مجھے کیا میں تو آپکی بھلائی میں کہہ رہی تھی۔۔۔انعم کندھے اچکا کہ بولی

بہت شکریہ۔۔۔معیز نے سر ہلا کہ کہا

ہاں تم بتاؤ زوھان کا کیا حال ہے۔۔۔معیز نے یاد آنے پہ پوچھا

اووہ میرے اللہ آپکی آنکھیں خراب ہو رہی ہیں آپ کو نہیں پتا کیا کہ کیسا ہے

وہ۔۔۔انعم نے شرارت سے کہا تو معیز ہنسنے لگا "تم نہیں سدھرنے والی نہ"۔۔۔تو

انعم بھی ہنس پڑی۔۔۔

بہت غلط بات ہے یہ مجھ سے بات نہیں کریں۔۔۔جیا بول کہ منہ بنا کہ سائیڈ میں بیٹھ گئ۔۔

ارے تو تم پھر چلی جانا کیا ہو گیا۔۔۔سدرہ بیگم بولیں

ایسے کیسے ایک تو وہ دونوں خود ہی چلے گ ۓ آنے دوان کو۔۔۔۔جیا منہ بنا کہ بیٹھی رہی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا چاچی۔۔۔۔زوھان اور فواد نیچے آۓ تو جیا منہ پھلاۓ بیٹھی تھی۔۔۔اور سدرہ بیگم اسے سمجھا رہی تھیں تو فواد نے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا اس کا تو دماغ خراب ہے۔۔۔سدرہ بیگم نے کہا

ہاں ہاں سارے مسئلے نہیں نہیں بلکہ میں ہی ایک مسئلہ ہوں۔۔۔جیا تپ کہ بولی۔۔

ہوا کیا ہے۔۔۔زوھان نے پوچھا تو سدرہ بیگم بتا کہ چلی گئیں

دیکھو تمہاری بہن مجھ سے بھی پوچھ کہ نہیں گی آنے دو اسکی کلاس لینگے۔۔۔زوھان اس کہ برابر میں بیٹھتے ہوئے بھلانے کو بولا

آپ اس سے پوچھ کہ جاتے ہیں طالیہ باجی کہ ساتھ جو وہ آپ سے پوچھ کہ جائے۔۔۔جیا وہاں سے اٹھ کہ بولی۔۔۔اسکی بات پہ فواد نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا اور زوھان حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

واہ خود جب دونوں لڑتی ہو اسکا کیا۔۔۔زوھان بھی کھڑا ہو کہ بولا

وہ بات اور ہے میں جو مرضی بول لوں کوئی اور اسکو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔جیا ناک چڑھا کہ بولی۔۔

لو وہ دونوں آگ ئے۔۔۔فواد نے دونوں کو آتے دیکھ کہ کہا

کیا ہوا۔۔۔معیز صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا

موسم بہت خراب ہے۔۔۔فواد جیا کی جانب اشارہ کر کہ بولا۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔انعم نے پوچھا

آپ لوگ اکیلے چلے گ ئے۔۔۔جیا منہ بسور کہ بولی

ارے میں حرم سے ملنے گی ٔ تھی اور بھائ ٔ کو کچھ کام تھا۔۔۔شاپنگ پہ ہم کھانا کھا کہ چلیں گے۔۔۔انعم نے بتایا تو معیز نے بھی اسکی بات کی تائید کی۔۔

اچھا۔۔۔جیا وہیں بیٹھ گی ٔ

تمھاری کرائم پارٹنر کہاں ہے لڑائ ٔ ہوئ ٔ ہے کیا تم دونوں کی۔۔۔فواد نے عائشہ کہ بارے میں پوچھا

اس کو کوئ ٔ نیا پارٹنر مل گیا ہے۔۔۔جیا نے کہا تو انعم نے اسے گھورا۔۔۔جو کہ زوھان نے دیکھ لیا۔۔

کیا مطلب کون مل گیا۔۔۔فواد نے پوچھا

یہ آپ کو وہی بتا سکتی ہے کہ۔۔۔۔۔

جیا میرے ساتھ آؤ۔۔۔جیا ابھی بول ہی رہی تھی جب انعم نے اسکی بات کاٹی اور اسے وہاں سے لے گئی۔۔۔

یہ والا ڈریس ہم حرم کیلیے لیلیتے ہیں کیا خیال ہے۔۔۔انعم نے ایک ڈریس معیز کہ سامنے کیا پستہ کلر کا جس پہ انتہائی نفیس کام ہوا تھا۔۔

ہاں یہ بہت اچھا ہے۔۔۔۔جیا نے تائید کی

تو پھر لے لو۔۔۔معیز نے کہا

پھر انعم نے ایک رائل بلیو کلر کا ڈریس لیا اور ویسا ہی ڈریس پنک کلر کا جیا نے لیا

یارا تنے حسین ہیں یہ کپڑے انعم یار میری بھی منگنی کروادو بس۔۔۔۔جیا ڈریس دیکھ کہ شرارت سے بولی

تو وہ سب ہنس دیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کی بیگم ناراض ہیں کیا---فواد اس کہ ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں تو تمہیں ایسا کیوں لگا---زوھان نفی میں سر ہلا کہ بولا

آپ لوگ بات نہیں کرتے اب--فواد نے کہا تو زوھان ہنس پڑا

ہم پہلے کب بات کرتے تھے---فواد کی جانب دیکھ کہ پوچھا

ویسے انعم ہے بہت اچھی ہے نہ---فواد نے بول کہ اسکی جانب دیکھا

بہت خطرناک لڑکی ہے---زوھان نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور فواد نے قہقہہ لگایا

---اچھا مطلب آپکو ڈر لگتا ہے اس سے---فواد نے خود سے ہی نتیجہ اخذ کیا

کوئی نہیں--فضول کہ تکے نہیں لگاؤ---زوھان نے اس کے بازو پہ ایک دھپ

---- رسید کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھی لگتی ہے نہ وہ آپکو---فواد شرارت سے بولا

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا---زوھان پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنسا کہ بولا

پھر آپکو اس سے محبت ہے--فواد گھاس پہ بیٹھ کہ بولا

وہ دن گ ئے کہ اب یہ حماقت کون کرتا ہے---زوھان بھی اس کہ ساتھ ہی بیٹھا

---افففف آپ سے بات کرنا ہی بے کار ہے---فواد نے منہ بنایا تو زوھان ہنس دیا

تم کیا سوچ رہی ہو۔۔۔انعم نے جیا سے پوچھا جو کافی دیر سے کسی سوچ میں گم تھی

اہاں۔۔۔نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔جیا چونکی

فواد بھائی کہ بارے میں سوچ رہی ہو نہ۔۔۔انعم شرارت سے بولی

ارے روز بہ روز ٹھرکی ہوتے جارہے ہیں۔۔۔جیا سر جھٹک کہ بولی تو انعم نے قہقہہ لگایا

کیا ٹھرک پن کیا ہے انہوں نے۔۔۔انعم نے سنجیدگی سے پوچھا

ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں پسند کرنے لگے ہوں۔۔۔جیا کہ سب بتانے پہ انعم بولی

پاگل ہو کیا میں کتنی چھوٹی ہوں ان سے۔۔۔جیا نے کہا تو انعم نے اس کی عقل پہ ماتم کیا۔۔۔

یہ سب چھوڑو یہ پانی بھر کہ لے کہ آؤ اس میں۔۔۔جیا نے خالی جگ اسے تھمایا۔۔

جا رہی ہوں۔۔۔انعم منہ بسور کہ بولی

وہ جگ ہاتھ میں لی ئے سیڑھیوں کی طرف بڑھی جب زوھان اس کہ سامنے آیا وہ

خاموشی سے دوسری طرف سے جانے لگی جب وہ پھر انعم کہ سامنے آیا

ہٹو یہاں سے۔۔۔۔

انعم سائیڈ پہ ہوتے ہوئے بولی

ہاں تو تم جاؤ نہ۔۔۔۔

زوھان دوبارہ اس کہ سامنے آ کہ بولا

راستہ چھوڑو گے تم میرا۔۔۔۔

انعم پھر دوسری طرف ہوئ

ایسے کیسے تمہارے تو سارے رستے مجھ تک ہی آتے ہیں نہ۔۔۔۔

زوھان دوبارہ سامنے آیا

بہت ہی کوئی چیپ لائن ہے۔۔۔

ویسے تمہارا راستہ طالیہ کہ ساتھ ہے نہ۔۔

۔۔انعم چباچبا کہ بولی۔۔

ہائے پوری بیوی لگ رہی ہو۔۔۔

اور کیا ہے نہ طالیہ صرف ٹیسٹ چینج کرنے کیلیئے ہے۔۔۔

کیونکہ تم اکثر کڑوی ہو جاتی ہو نہ جیسے ابھی۔۔۔زوھان مسکراتے ہوئے گویا

ہوا۔۔۔۔

اور انعم نے جگ کا سارا پانی اس پہ انڈیل دیا۔۔۔

زوھان اس افتاد کیلیئے تیار نہ تھا۔۔۔

حیرانی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا۔۔

ویسے اتنا گھٹیا ٹیسٹ ہے تمہارا۔۔اور یہ پانی سے آرام ملے گا تمہیں

اور مجھے اپنی شکل مت دکھانا تم۔۔۔

وہ غصے سے چیخ کہ بولی

اور خالی جگ اس کہ ہاتھ میں تھما کہ چلی گئ۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔فواد عائشہ کہ کمرے میں داخل ہوا عائشہ موبائل میں محو تھی اس کی آواز پہ ڈر کہ اچھلی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بھائ کوئ تمیز ہوتی ہے۔۔۔ایسے ہی منہ اٹھا کہ کمرے میں آگ ئے ہو۔۔۔عائشہ غصے سے بولی

میری مرضی میں جیسے بھی آؤں اور اسے رکھو ذرا یہ تم ہر وقت اس میں کیوں مصروف ہوتی ہو۔۔۔وہ موبائل کی جانب اشارہ کر کہ بولا

کیا کام ہے۔۔۔عائشہ گھبرا کہ بولی

یہ اب تمہارے ہاتھ میں نہ دیکھوں میں اٹھو ذرا اور باہر نکلو کمرے سے اب بے وجہ

تمہارے ہاتھ میں موبائل دکھا تو لے لو نگا اٹھو چلو۔۔۔فواد سخت لہجے میں گویا ہوا

اچھا بھئی۔۔۔وہ موبائل دراز میں رکھ کہ کمرے سے نکل گئی فواد کی جانچتی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا اس کہ نکلتے ہی فواد نے اسکا موبائل نکال کہ آن کیا تو اس پہ پاسورڈ لگا ہوا تھا۔۔۔کچھ سوچ کہ اسنے واپس رکھ دیا اور کمرے سے نکل گیا۔۔

ارے کہاں۔۔۔جیا لان میں جا رہی تھی جب فواد ایک دم اسکے سامنے آیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں نہیں۔۔۔۔جیا کترا کہ سائیڈ سے نکلنے لگی

ارے اچھا میری بات سنو۔۔۔ایک کام ہے۔۔۔۔فواد نے اسے روکا۔۔۔

جی بولیں۔۔۔۔

مجھے عائشہ کہ موبائل کا پاسورڈ چاہیے۔۔۔۔فواد نے ڈائریکٹ بات کی

کیوں۔۔۔۔عائشہ نے پوچھا

بس چاہیے اور تم مجھے لا کہ دو گی مگر یہ بات صرف ہم دونوں میں رہے گی۔۔۔۔فواد

نے انگلی اٹھا کہ اسے وارن کیا

تو اسنے سر ہلا دیا۔۔

کیا تم کچھ جانتی ہو۔۔۔وہ جاتے جاتے پلٹا

کک۔۔کیا مطلب۔۔۔۔جیا نے گڑ بڑا کہ پوچھا

تم جانتی ہو کس بارے میں بات کر رہا ہوں میں۔۔۔فواد نے کہا

نن۔۔نہیں میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔جیا نے سر نفی میں ہلا کہ کہا

ہمم۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہا پھر چلا گیا۔۔۔

سو بر تھڈے گرل آج آپ شام کو میرے ساتھ چل رہی ہیں نہ۔۔۔وہ لوگ کلاس سے فارغ ہو کہ کینٹین کی طرف جا رہی تھیں جب انعم نے اس سے شام کہ بارے میں پوچھا۔۔۔

کیا یار چھوڑ نہ۔۔۔ حرم کا صبح سے موڈ خراب تھا جس پہ انعم کو کافی مزا آرہا تھا وہ شام کہ بارے میں سوچ سوچ کہ ہی ایکسائٹڈ ہورہی تھی

یہ تم صبح سے بدروح کیوں بنی ہوئی ہو۔۔۔اووہ ہاں تمہارے انہوں نے وش نہیں کیا کیا۔۔۔؟انعم نے شرارت سے اسے آنکھ ماری۔۔

شام میں کہاں جانا ہے۔۔۔۔ حرم نے موضوع بدلا تو انعم ہنسنے لگی۔۔۔

ہے ایک جگہ ہاں میرے ساتھ ہونے والی بھابھی ہونگی اور جیا۔۔۔۔انعم نے اپنی طرف سے بڑے پتے کی بات بتائی۔۔۔

ہونے والی بھابھی۔۔۔ حرم نے حیرانی سے اسے دیکھا

ارے یار دیکھو میں تمہیں بتانا بھول گئی۔۔۔گھر والوں کو ایک لڑکی پسند آ گئی ہے۔۔۔میں نے ابھی تصویر دیکھی ہے کافی خوبصورت ہے بھائی کہ ساتھ جچے گی بہت۔۔۔۔انعم دلچسپی سے بتانے لگی۔۔

اچ۔۔۔اچھا مبارک ہو بہت۔۔۔ حرم کہ گلے میں گلٹی ڈوب کہ ابھری

خیر مبارک مگر کیا یار مجھے اتنا شوق تھا تم میری بھابھی بنتی مگر افسوس۔۔۔۔انعم

مصنوعی افسردگی سے بولی

کیا مسئلہ کیا ہے تمہارا یار ہر بات پہ بھابھی، بھابھی ارے نہیں بننا مجھے تمہاری بھابھی۔۔۔ تمہارا بھائی بہت ہی کوئی حور پرا ہے نہ۔۔۔۔ حرم تپ کہ بولی اور جانے کیلیے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اس کہ حور پرا کہ لقب پہ انعم نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا

اچھا نہ مرچیں کیوں چبا رہی ہو۔۔۔۔ انعم اسے مزید تپانے کیلیے بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہاری ایک ہی بات کی رٹ سے تنگ آ گئی ہوں۔۔۔ شام کو ملتے ہیں۔۔۔۔ وہ بیگ اٹھاتے ہوئے بولی اور چلی گئی اور اس کہ جانے کہ بعد انعم جی کھول کہ ہنسی تھی

جبھی اس کہ موبائل پہ بپ ہوئی زوھان کا میسج تھا۔۔۔ "باہر آ جاؤ"۔۔۔ اس کا مطلب وہ اسے لینے آیا تھا۔۔۔ وہ ناک چڑھاتی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

یونیورسٹی کہ دروازے سے تھوڑا دور ہی تھی کہ سامنے زوھان گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا۔۔۔ ایک مسکراہٹ اس کہ ہونٹوں پہ بکھری تھی۔۔۔

جبھی اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی تھی وہ پلٹی تو سامنے سے حسنین اسی کی طرف آرہا تھا

افف اسے بھی ابھی نازل ہونا تھا۔۔۔انعم بڑبڑائ

گھر جا رہی ہو۔۔۔۔ حسنین اس کی طرف آتے ہوئے پوچھنے لگا

ظاہر ہے جب کلاس نہیں ہے تو گھر ہی جاؤ نگی۔۔۔انعم نے ایک نظر پلٹ کہ زوھان کو دیکھ کہ اسے جواب دیا جوان دونوں کو سخت تیور طاری کی ئے گھور رہا تھا

پانچ منٹ بات ہو سکتی ہے۔۔۔۔ حسنین نے اسکی نظروں کہ تعاقب میں دیکھ کہ پوچھا

تم بات کر ہی رہے ہو۔۔۔بولو کیا بات ہے ذرا جلدی۔۔۔انعم نے کہا

کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔۔ حسنین نے پوچھا

کیا مجھے تم سے ناراض ہونا چاہیے۔۔۔انعم نے بھی سوال کیا

ہمارے درمیان ناراض ہونے والی کوئ بات تو نہیں ہے۔۔۔ حسنین دونوں ہاتھ

سینے پہ باندھتے ہوئے بولا

یہی بات ہے تمہارے اور میرے درمیان ایسا کچھ نہیں تو ناراضگی کس بات کی۔۔۔انعم لفظ بہ لفظ چبا چبا کہ بولی

میں تمہیں آئیڈیلائز کرتا ہوں صرف اس بات پہ۔۔۔حسنین افسوس سے بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندگی ویسی بلکل بھی نہیں ہوتی جیسا ہم سوچتے ہیں، نہ ہم خود آئیڈیل ہوتے ہیں اور نہ ہماری زندگی آئیڈیل ہوتی ہے، آئڈیل بننے کیلیے اور آئیڈیل زندگی پانے کیلیے انسان کو بہت سی قربانیاں دینی پڑتی ہیں، من مارنا پڑتا ہے، بہت سی آزمائشوں اور امتحانات سے گزرنا پڑتا ہے، پھر بھی بہت سے لوگ ان سب کہ باوجود خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں، اور کچھ کو مل جانے کہ بعد حاصل کی چاہ نہیں رہتی، اور کچھ کو بغیر کسی کوشش کہ مل جانے کہ بعد قدر کرنی نہیں آتی، زندگی کہ ہر موڑ پہ اگر کچھ مشترکہ

ہوتا ہے تو وہ اللہ کریم کی ذات ہوتی ہے۔۔۔امید ہے تم سمجھ گ ئے ہو گے میں چلتی ہوں۔۔۔۔ مسکرا کہ کہتی وہ وہاں سے پلٹ گئ۔۔۔

کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔اس کی طرف جاتے ہی زوھان نے پوچھا

پڑھائ کا ہی پوچھ رہا تھا، سوری تمہیں ویٹ کروایا۔۔اس کو جواب دیتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔۔زوھان نے بھی بیٹھ کہ ایک آئ بروا چکا کہ اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ کیا تم مجھے بیوقوف سمجھتی ہو۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔؟ انعم نے اس کہ دیکھنے پہ پوچھا

سچ بولو انعم۔۔۔۔زوھان سخت لہجے میں بولا

ہائے اس کہ منہ سے میرا نام کتنا اچھا لگتا ہے نہ۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے سوچنے لگی

اور اس کہ مسکرانے پہ زوھان کو گویا آگ لگ گئ

اسنے سر ہلایا اور ضبط کر کہ گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔

کچھ دیر میں اسنے ایک ویران گوشے میں آکہ کار روکی۔۔۔انعم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

اترو۔۔۔۔کہتے ہوئے زوھان کار سے باہر نکلا تو انعم بھی باہر آئی۔۔۔وہ اسکا ہاتھ تھامے کھائی کہ پاس لے کہ آیا۔۔۔انعم نے پہلے اسے دیکھا پھر کھائی کو۔۔۔۔

چلو اب بتاؤ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔زوھان نے کہا

میں نے تمھیں وہاں پہ بتایا تھا تو یہاں آنے کا مقصد۔۔۔۔انعم چڑ کہ بولی اتنے میں زوھان نے اسکا ہاتھ پکڑ کہ اس کو اپنے سامنے کیا اور اسے کھائی کی طرف دھکا دیا انعم کی چیخ بلند ہوئی اسنے ڈر کہ آنکھیں میچ لیں

ارے کیا پاگل واگل ہو گئے ہو

یا نشہ کیا ہوا ہے تم نے۔۔۔۔مر جاؤ نگی میں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوھان بس بھی کرو۔۔۔انعم ایک نظر نیچے کھائی کو دیکھ کہ آنکھیں میچ کہ چیخی۔۔

پہلے بتاؤ وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

زوھان نے بات دوھرائی۔۔۔

نہیں۔۔۔انعم سر نفی میں ہلا کہ بولی

سوچ لو پھر۔۔۔وہ اس کا ہاتھ ہلکا سا ڈھیلا چھوڑ کہ بولا

کہہ رہا تھا تم پاگل ہو

ملک الموت کہ اسسٹنٹ ہو۔۔۔

اور کبھی کبھی ملک الموت کی پوسٹ پہ بھی آجاتے ہو۔۔۔۔

انعم نے ہمیشہ کی طرح ملاوٹ کر کہ بات بیان کی۔۔۔

ہاں اور جیسے میں مان لونگا۔۔

تم اپنی باتیں بھی دوسروں کہ سر ڈال دیتی ہو۔۔۔۔

زوھان اسے اوپر کی طرف کھینچ کہ بولا۔۔۔

توانعم نے سکھ کا سانس لیا۔۔

ایسے ہی نہیں میں نے تمہیں موت کہ فرشتے کا نام دیا ہوا۔

وہ اسے گھور کہ بولی

وہ انعم ہی کیا جو بات مان جائے

زوھان بڑبڑایا۔۔۔

تمہارا دماغ خالی ہے بلکل جاہل آدمی۔۔۔آخری جملہ انعم نے دل میں کہا

گو کہ تم ابھی بھی جھوٹ بول رہی ہو ایسا کیا ہے جو مجھ سے چھپا رہی ہو۔۔۔۔

کیا مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ایک ہی بات کہ پیچھے پڑ جاتے ہو یار تم تو جب بتا دیا ہے تو پھر کوئی مسئلہ ہو گا تو میں خود سے بتا دو نگی۔۔۔اب کی بار انعم نے خود کو قابو کرتے ہوئے کہا

اوکے ٹھیک ہے چلو گاڑی میں بیٹھو۔۔۔وہ جانے لگا تو انعم نے اسکو بازو سے پکڑ کہ روکا

"زوھان یہ کیا ہے، ہم یہ سب کیا کر رہے ہیں۔۔"

کیاہورہاہے انعم۔۔۔زوھان نے پوچھاشاید وہ اس سے سننا چاہتا تھا

ہم کب تک ایسے کسی تیسرے چوتھے شخص کیلیے لڑینگے۔۔۔جن بھی حالات میں ہوا مگر ہمارا نکاح ہوا ہے،میں تم سے کچھ نہیں چاہتی یار بس پلیز خود بھی سکون سے رہو اور مجھے بھی رہنے دو،انعم نرم لہجے میں بولی

تم جانتے بوجھتے ضد میں ہر وہ کام کرتی ہو جو مجھے نہیں پسند۔۔۔زوھان نے کہاتو انعم کو ھنسی آئ

تو تم مجھے ضدمت دلایا کرو،تمھیں کسی بات سے مسئلہ ہے آرام سے سمجھادو،ہر بات کو کرنے کاایک طریقہ ہوتاہے۔میں تمہاری بات سمجھنے کی پوری پوری کوشش کرنگی مگر اسکاہر گز ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم میری نہیں مانوگے۔۔۔تمہیں مجھے بھی سمجھنا پڑیگا۔۔۔انعم نے اسے سمجھاناچاہا

تمہارامطلب ہے کہ مجھے بات کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔۔۔زوھان مصنوعی خفگی سے بولا تو انعم ھنس پڑی کہ اتنی سب باتوں میں اسنے کیا بات پکڑی ہے۔۔۔

ہاں شاید۔۔۔وہ کندھے اچکا کہ بولی اور کار کی طرف بڑھ گئ

زوھان بھی نفی میں سر ہلاتا ہوا ہنس دیا۔۔وہ بھی کار کی طرف بڑھ گیا واپسی کا راستہ خوشگوار گزرنے والا دیا۔۔

اہاں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔انعم نے حرم کو آتے دیکھ کہ کہا

یہ کونسی جگہ ہے برتھڈے سیلیبریٹ کرنے کی۔۔۔حرم نے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا جو کافی سنسان اور عجیب سی جگہ تھی،اسکا موڈ صبح کی بہ نسبت اب بہتر تھا

اصل مزا تو اندر ہے۔۔۔جیا نے سامنے ایک دروازے کی جانب اشارہ کرکہ کہا

پھر چلو اندر چلیں"۔۔۔انعم ایک کالی پٹی اسکی آنکھوں پہ باندھتی ہوئی بولی"

اب یہ کیا ہے یار"۔۔۔حرم نے کہا"

منہ بند کرکہ چلو۔۔۔انعم اس کہ ساتھ چلتے ہوئے بولی تو حرم مسکرادی

وہ لوگ اندر داخل ہوئیں تو وہ جگہ ایک حسین نظارا پیش کر رہی تھی۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔اب آنکھیں کھول لو۔۔۔انیم پٹی اتارتے ہوئے بولی تو حرم نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی سامنے کا منظر دیکھ کہ وہ مبہوت رہ گئ۔۔۔وہ حیران نظروں سے سب کچھ دیکھنے لگی۔۔۔۔دروازے سے لے کہ کمرے کہ وسط تک گلاب کہ پھول کی پتیوں سے راستہ بنا ہوا تھا جس کہ آس پاس چھوٹی چھوٹی موم بتیاں لگی ہوئ تھیں،اور اس کہ درمیان میں ٹیبل پہ ایک خوبصورت سا کیک موجود تھا،سامنے ہی دیوار پہ حرم کی ایک خوبصورت سی تصویر لگی ہوئ تھی۔۔۔ساتھ ہی ایک بڑا سا شیشہ موجود تھا

یہ اتنا سب۔۔۔سب کیوں۔۔۔۔حرم نے پلٹ کہ انعم کو کہا تو وہ ہنس دی

I promise it will be your best and most memorable birthday (میں وعدہ کرتی ہوں یہ تمہاری بہترین اور یادگار سالگرہ ہوگی)انعم نے کہا تو حرم کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔

نہیں نہیں یہ رونا دھونا بعد میں پہلے اپنے منگیتر سے مل لیں پلیز۔۔۔جیا نے کہہ کہ موبائل نکال کہ اس پہ معیز کو آنے کا میسج کیا۔۔۔

کک۔۔کیا مطلب۔۔۔۔حرم نے انعم سے پوچھا

بس دو منٹ۔۔۔چلو۔۔۔انعم نے حرم کو کہہ کہ جیا کو کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کہ باہر کی طرف چلدی۔۔۔پیچھے حرم حیران و پریشان ہو کہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دروازہ کھلا اور معیز چلتے ہوئے اندر آیا۔۔کسی کہ قدموں کی آواز سن کہ حرم پلٹی اور ساکت رہ گئی۔۔۔معیز مدھم مسکراہٹ کہ ساتھ اس تک آیا۔۔،وہ تب بھی ساکت ہی رہی۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔۔حرم نے اپنی حیرت کو قابو کرتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ انعم نے بتایا کہ میری ایک عدد منگیتر میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔معیز نے بتایا۔۔۔تو حرم منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔حرم نے نہ سمجھی سے پوچھا

اب بھی نہیں سمجھی۔،آؤ سمجھاتا ہوں۔۔۔۔معیز اسکا بازو تھام کہ اسے شیشے کہ سامنے

کھڑا کیا اور خود اس سے تھوڑے فاصلے پہ اس کہ پیچھے کھڑا ہو گیا

یہ ہے میری منگیتر۔۔۔ مطلب ہونے والی منگیتر۔۔۔ معیز نے ہنس کہ کہا تو حرم کو اپنی سماعت پہ شک ہوا جیسے اسنے کچھ غلط سن لیا ہو، اسنے نفی میں سر ہلایا، تو معیز نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا کہ "حرم میں سچ کہوں گا میں کوئی محبت وغیرہ کہ دعوی نہیں کر رہا تم اچھی ہو بہت۔، تم جانتی ہو کہ انعم کی کتنی خواہش تھی اس رشتے کی، اور میں اسلیۓ راضی ہوا کہ جیسے میں اپنی لائف پارٹنر کو جیسے آئیڈیلائز کرتا ہوں تم ویسی ہی ہو۔۔ میں کوئی بڑے بڑے وعدے نہیں کر رہا بس اتنا کہوں گا کہ آگے لائف میں ہمیشہ تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔ معیز نے کہا تو حرم نے مسکرا کہ سر ہلا دیا۔۔۔ اسی اثناء میں جیا اور انعم شور مچاتی ہوئی اندر داخل ہوئیں

بس بس ٹائم پورا ہو گیا۔۔۔ جیا نے کہا

چلو حرم کیک کاٹو۔۔۔ انعم نے حرم کہ ہاتھ میں چھری تھمائی

اور حرم نے کیک کٹ کیا ساتھ ہی باقی سب نے تالیاں بجائی تھیں اور اسی طرح ایک حسین شام کا اختتام ہوا تھا۔۔

میں نے تم سے کچھ کہا تھا۔۔جیا کچن سے نکل رہی تھی جب فواد اس کہ سامنے آیا تھا

وہ فواد بھائی۔۔ہاں اسنے مجھے پاسورڈ بتایا تھا مگر میں بھول گئی ہوں اب دوبارہ پوچھوں گی تو وہ شک کرے گی نہ۔۔۔جیا نے جھوٹ کہا اصل میں اسنے پوچھا ہی نہیں تھا انعم نے اسے منع کیا تھا

تم اسے بچانا چاہ رہی ہو جیا۔۔۔فواد نے سخت تیوری لیئے پوچھا

مم۔۔۔میں کیوں اسے بچاؤں گی۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔جیا نے صفائی پیش کی

تم جھوٹ بول رہی ہو جیا۔۔۔مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی لیکن جیا میڈم پاسورڈ لے کہ آپ ہی دیں گی مجھے ورنہ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور آج سونے سے پہلے تم یہ کام کر کہ سوگی سمجھی تم۔۔۔۔فواد نے غصے سے کہا

تم بھائی ہو اس کہ تم ڈائریکٹ مانگ لو جا کہ اس سے کیوں چاہیے پاسورڈ۔۔۔۔پیچھے سے انعم کی آواز آئی تو وہ پلٹا

میں جو کر رہا ہوں وہ کرنے دو یار۔۔۔اور تم آج مطلب آج۔۔۔فواد نے انعم کو جواب دے کہ پلٹ کہ جیا کو تنبیہہ کیا اور چلا گیا

الو کہیں کا۔۔۔۔اس کہ جاتے ہی جیا بولی تو انعم ہنس پڑی

کیا ہو رہا ہے۔۔۔جیا عائشہ کہ کمرے میں داخل ہوئ

کچھ نہیں یار۔۔۔۔عائشہ نے موبائل بیڈ پہ پھینکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تو اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔جیا بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

عذاب ہو گئ ہے زندگی میری۔۔۔ایک وہ فواد بھائ اور ایک یہ میری کال نہیں ریسیو کر رہا۔۔۔عائشہ نے کہا

کون۔۔۔۔جیا نے پوچھا

اتنے میں فواد کی آواز آئ تھی وہ عائشہ کو بلا رہا تھا

جی آئ۔۔۔۔عائشہ سرعت سے اٹھی

رکو رکو۔۔۔یار اسکا پاسورڈ بتا کہ جاؤ مجھے عیشا سے بات کرنی ہے۔۔۔جیا نے فورا روکا

اسے

بعد میں۔۔۔۔عائشہ نکلنے لگی

نہیں یار پلیز بتا دو وہ ریپلائے بھی تو لیٹ کرتی ہے پھر۔۔۔۔جیا نے موبائل اٹھایا۔

اففف اچھا یہ دیکھو مگر دیہان رہے یہ کسی اور کہ پاس نہ جائے۔۔۔عائشہ نے کہتے

ہوئے اسے پیٹرن ڈراء کر کہ دکھایا اور باہر نکل گئ

جیا نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل چیک کرنا شروع کیا۔۔۔اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ

گئیں، فواد کا شک درست تھا مگر وہاں ایک نہیں تین چار لڑکوں کی چیٹس تھیں جس

میں انتہائی واہیات۔،نازیبا گفتگو موجود تھی۔۔۔

اففف فواد بھائی تو اسکو جان سے مار دینگے۔۔۔۔جیا نے موبائل لاک کر کہ دوبارہ

پیٹرن ڈالا تا کہ اسے یاد رہے اور موبائل وہیں رکھ کہ نکل گئی۔۔۔

ہو گیا کام۔۔۔دروازے پہ ہی عائشہ ملی اس کہ چہرے پہ ڈر اور پریشانی صاف عیاں تھی

کہاں یار تمہارا پاسورڈ اتنا مشکل ہے وہ دوبارہ لاک ہو گیا تم عیشا کو کہہ دینا میرے نوٹس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لے آئے۔۔۔جیا کہہ کہ نکل گئ اور عائشہ نے سکون کا سانس لیا

مل گیا پاسورڈ۔۔۔جیا لاؤنج میں آئ تو فواد اسی کا انتظار کر رہا تھا

جی مل گیا۔۔آپ موبائل لے آیئے گا میں پاسورڈ ڈال دونگی۔۔۔جیا نے کہا

موبائل بھی تم ہی لاؤ گی۔۔۔فواد اسے تنگ کرنے کو بولا

معاف کریں مجھے ویسی میرے ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں۔۔۔جیا نے ہاتھ جوڑے تو

فواد ہنس دیا

اچھا تم نے موبائل چیک کیا کچھ ہے اس میں۔۔۔فواد نے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں میں نے چیک نہیں کیا۔۔جیا کہہ کہ چلی گئ

اہاں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔انعم نے حرم کو آتے دیکھ کہ کہا

یہ کونسی جگہ ہے برتھڈے سیلیبریٹ کرنے کی۔۔۔حرم نے آس پاس نظر

دوڑاتے ہوئے پوچھا جو کافی سنسان اور عجیب سی جگہ تھی،اسکا موڈ صبح کی بہ نسبت اب

بہتر تھا

اصل مزا تو اندر ہے۔۔۔جیا نے سامنے ایک دروازے کی جانب اشارہ کر کہ کہا

پھر چلو اندر چلیں"۔۔۔انعم ایک کالی پٹی اسکی آنکھوں پہ باندھتی ہوئی بولی"

اب یہ کیا ہے یار"۔۔۔حرم نے کہا"

منہ بند کر کہ چلو۔۔۔انعم اس کہ ساتھ چلتے ہوئے بولی تو حرم مسکرا دی

وہ لوگ اندر داخل ہوئیں تو وہ جگہ ایک حسین نظارا پیش کر رہی تھی۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔اب آنکھیں کھول لو۔۔۔انیم پٹی اتارتے ہوئے بولی تو حرم نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی سامنے کا منظر دیکھ کہ وہ مبہوت رہ گئ۔۔۔وہ حیران نظروں سے سب کچھ دیکھنے لگی۔۔۔۔دروازے سے لے کہ کمرے کہ وسط تک گلاب کہ پھول کی پتیوں سے راستہ بنا ہوا تھا جس کہ آس پاس چھوٹی چھوٹی موم بتیاں لگی ہوئ تھیں،اور اس کہ درمیان میں ٹیبل پہ ایک خوبصورت سا کیک موجود تھا،سامنے ہی دیوار پہ حرم کی ایک خوبصورت سی تصویر لگی ہوئ تھی۔۔۔ساتھ ہی ایک بڑا سا شیشہ موجود تھا

NEW ERA MAGAZINE .com

یہ اتنا سس۔۔سب کیوں۔۔۔۔حرم نے پلٹ کہ انعم کو کہا تو وہ ہنس دی

I promise it will be your best and most

memorable birthday (میں وعدہ کرتی ہوں یہ تمہاری بہترین اور

یادگار سالگرہ ہوگی) انعم نے کہا تو حرم کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔

نہیں نہیں یہ رونا دھونا بعد میں پہلے اپنے منگیتر سے مل لیں پلیز۔۔۔۔جیا نے کہہ کہ

موبائل نکال کہ اس پہ معیز کو آنے کا میسج کیا۔۔۔

کک۔۔کیا مطلب۔۔۔۔حرم نے انعم سے پوچھا

بس دو منٹ۔۔۔چلو۔۔۔انعم نے حرم کو کہہ کہ جیا کو کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کہ باہر کی

طرف چل دی۔۔۔پیچھے حرم حیران و پریشان ہو کہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں دروازہ کھلا اور معیز چلتے ہوئے اندر آیا۔۔۔کسی کہ قدموں کی آواز سن

کہ حرم پلٹی اور ساکت رہ گئی۔۔۔معیز مدھم مسکراہٹ کہ ساتھ اس تک آیا۔۔،وہ

تب بھی ساکت ہی رہی۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔۔ حرم نے اپنی حیرت کو قابو کرتے ہوئے پوچھا

ہاں وہ انعم نے بتایا کہ میری ایک عدد منگیتر میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔۔ معیز نے بتایا۔۔۔ تو حرم منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔ حرم نے نہ سمجھی سے پوچھا

اب بھی نہیں سمجھی۔ آؤ سمجھاتا ہوں۔۔۔۔ معیز اسکا بازو تھام کہ اسے شیشے کہ سامنے کھڑا کیا اور خود اس سے تھوڑے فاصلے پہ اس کہ پیچھے کھڑا ہو گیا

یہ ہے میری منگیتر۔۔۔ مطلب ہونے والی منگیتر۔۔۔ معیز نے ہنس کہ کہا تو حرم کو اپنی سماعت پہ شک ہوا جیسے اسنے کچھ غلط سن لیا ہو، اسنے نفی میں سر ہلایا، تو معیز نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا کہ "حرم میں سچ کہوں گا میں کوئی محبت وغیرہ کہ دعوی نہیں کر رہا تم اچھی ہو بہت۔ تم جانتی ہو کہ انعم کی کتنی خواہش تھی اس رشتے کی، اور میں اسلیے راضی ہوا کہ جیسے میں اپنی لائف پارٹنر کو جیسے آئیڈیلائز کرتا ہوں تم ویسی ہی ہو۔۔۔ میں کوئی بڑے بڑے وعدے نہیں کر رہا بس اتنا کہوں گا کہ آگے لائف میں ہمیشہ تم مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔۔ معیز نے کہا تو حرم نے مسکرا کہ سر ہلا دیا۔۔۔ اسی اثناء میں جیا اور انعم شور مچاتی ہوئی اندر داخل ہوئیں

بس بس ٹائم پورا ہو گیا۔۔۔جیا نے کہا

چلو حرم کیک کاٹو۔۔۔انعم نے حرم کہ ہاتھ میں چھری تھمائی

اور حرم نے کیک کٹ کیا ساتھ ہی باقی سب نے تالیاں بجائی تھیں اور اسی طرح ایک حسین شام کا اختتام ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے تم سے کچھ کہا تھا۔۔۔جیا کچن سے نکل رہی تھی جب فواد اس کہ سامنے آیا تھا

وہ فواد بھائی۔۔۔ہاں اسنے مجھے پاسورڈ بتایا تھا مگر میں بھول گئی ہوں اب دوبارہ پوچھوں گی تو وہ شک کرے گی نہ۔۔۔جیا نے جھوٹ کہا اصل میں اسنے پوچھا ہی نہیں تھا انعم نے اسے منع کیا تھا

تم اسے بچانا چاہ رہی ہو جیا۔۔۔فواد نے سخت تیور لیئے پوچھا

مم۔۔۔میں کیوں اسے بچاؤں گی۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔جیا نے صفائی پیش کی

تم جھوٹ بول رہی ہو جیا۔۔۔مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی لیکن جیا میڈم پاسورڈ لے

کہ آپ ہی دیں گی مجھے ورنہ مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور آج سونے سے پہلے تم یہ کام کر کہ سو گی سمجھی تم۔۔۔۔فواد نے غصے سے کہا

تم بھائی ہو اس کہ تم ڈائریکٹ مانگ لو جا کہ اس سے کیوں چاہیے پاسورڈ۔۔۔۔پیچھے سے انعم کی آواز آئی تو وہ پلٹا

میں جو کر رہا ہوں وہ کرنے دو یار۔۔۔اور تم آج مطلب آج۔۔۔فواد نے انعم کو جواب دے کہ پلٹ کہ جیا کو تنبیہہ کیا اور چلا گیا

الوؓ کہیں کا۔۔۔اس کہ جاتے ہی جیا بولی تو انعم ہنس پڑی

کیا ہو رہا ہے۔۔۔جیا عائشہ کہ کمرے میں داخل ہوئی

کچھ نہیں یار۔۔۔۔عائشہ نے موبائل بیڈ پہ پھینکا

اچھا تو اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔جیا بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی

عذاب ہو گئی ہے زندگی میری۔۔۔ایک وہ فواد بھائی اور ایک یہ میری کال نہیں ریسیو

کر رہا۔۔۔عائشہ نے کہا

کون۔۔۔۔جیا نے پوچھا

اتنے میں فواد کی آواز آئی تھی وہ عائشہ کو بلا رہا تھا

جی آئی۔۔۔۔عائشہ سرعت سے اٹھی

رکو رکو۔۔۔یار اسکا پاسورڈ بتا کہ جاؤ مجھے عیشا سے بات کرنی ہے۔۔۔۔جیا نے فورا روکا اسے

بعد میں۔۔۔۔عائشہ نکلنے لگی

نہیں یار پلیز بتا دو وہ رپلائے بھی تو لیٹ کرتی ہے پھر۔۔۔۔جیا نے موبائل اٹھایا۔

افف اچھا یہ دیکھو مگر دیہان رہے یہ کسی اور کہ پاس نہ جائے۔۔۔۔عائشہ نے کہتے ہوئے اسے پیٹرن ڈراء کر کہ دکھایا اور باہر نکل گئ

جیا نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل چیک کرنا شروع کیا۔۔۔اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، فواد کا شک درست تھا مگر وہاں ایک نہیں تین چار لڑکوں کی چیٹس تھیں جس میں انتہائی واہیات۔۔،نازیبا گفتگو موجود تھی۔۔۔

افف فواد بھائ تو اسکو جان سے مار دینگے۔۔۔جیا نے موبائل لاک کر کہ دوبارہ پیٹرن ڈالا تا کہ اسے یاد رہے اور موبائل وہیں رکھ کہ نکل گئ۔۔۔

ہو گیا کام۔۔۔دروازے پہ ہی عائشہ ملی اس کہ چہرے پہ ڈر اور پریشانی صاف عیاں تھی

کہاں یار تمہارا پاسورڈ اتنا مشکل ہے وہ دوبارہ لاک ہو گیا تم عیشا کو کہہ دینا میرے نوٹس لے آئے۔۔۔جیا کہہ کہ نکل گئ اور عائشہ نے سکون کا سانس لیا

مل گیا پاسورڈ۔۔۔جیا لاؤنج میں آئ تو فواد اسی کا انتظار کر رہا تھا

جی مل گیا۔۔آپ موبائل لے آیئے گا میں پاسورڈ ڈال دونگی۔۔۔جیا نے کہا

موبائل بھی تم ہی لاؤ گی۔۔۔فواد اسے تنگ کرنے کو بولا

معاف کریں مجھے ویسی میرے ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں۔۔۔جیا نے ہاتھ جوڑے تو فواد ہنس دیا

اچھا تم نے موبائل چیک کیا کچھ ہے اس میں۔۔۔فواد نے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں میں نے چیک نہیں کیا۔۔۔جیا کہہ کہ چلی گئ

کیسی ہو۔۔۔؟انعم نے پوچھا وہ دونوں کال پہ موجود تھیں

الحمداللہ ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ حرم نے جواب دیا

ہاں ہاں اب تو آپ خوش ہی ہونگی۔۔۔۔انعم شرارت سے بولی

جی بلکل، بہت زیادہ۔۔۔حرم بھی اسی کہ انداز میں بولی

تو وہ دونوں ہنسنے لگیں، پھر حرم نے کہا

پتا ہے انعم میں نے اپنی زندگی کہ گزرے ہوئے چند دنوں سے جو سیکھا ہے وہ ہے خاموش ہو جانا، کوئ دل دکھائے، کوئ آپ کہ بارے میں غلط بات کرے، رونے کا دل چاہے، اذیت حدوں کو چھونے لگے، لاحاصل محبت و خواہشات آپ کو رلائے خاموش ہو جاؤ، ہماری اس خاموشی کا اجر ہمارا رب ایسے عطا کرے گا کہ تشکّر سے

آنکھیں بھیگ جائیں گی اور اس لمحے احساس ہو گا کہ خاموشی کس قدر بہتر ہے، صبر کہ بعد کا تحفہ حسین ہے،۔۔۔۔۔ حرم نے جذب سے کہا

بے شک۔۔۔انعم نے تائید کی

تھینکس یار۔۔۔حرم نے کہا

زیادہ خوش مت ہو میں نے اپنے بھائ کیلیۓ کیا ہے سب۔۔۔انعم نے مسکرا کہ کہا

چلو یار بعد میں بات ہوتی ہے۔۔۔حرم نے مسکرا کہ کہا

او کے ہونے والی بھابھی جی۔۔۔انعم نے کہا دونوں ہنسی تھی

انعم یہ زوھان کو اسکی کافی دے آؤ۔۔۔انعم عشرت بیگم کہ کمرے سے نکلی تو لاؤنج میں آتی ہما بیگم نے کہا

انعم نے جی کہہ کہ ابھی کپ اٹھایا ہی تھا کہ طالیہ نے اس سے کپ لے لیا

میں دے دیتی ہوں۔۔۔طالیہ نے کہا تو انعم نے سخت تیوری لیۓ اسکی جانب دیکھا

یہ تم رہنے دو،اور تمہیں مارکیٹ جانا تھا نہ جاؤ فواد سے کہو وہ لے جاۓ گا۔۔۔ہما بیگم نے اس کہ ہاتھ سے کپ لے کہ انعم کو تھمایا۔۔۔اور انعم ایک تمسخرانہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتی وہاں سے چلی گئ

مگر میں نے زوھان کہ ساتھ جانے کا سوچا تھا۔۔۔طالیہ نے کہا

فواد کہ ساتھ چلی جاؤ۔۔۔وہ مسکرا کہ کہتی کچن میں چلی گئ طالیہ پیر پٹختی وہاں سے فواد کہ پاس جانے لگی

یہ لو اس میں پاسورڈ ڈالو۔۔۔فواد نے جیا کی جانب عائشہ کا فون بڑھایا

عائشہ تو گھر پہ ہے ہی نہیں تو اسکا موبائل آپ کہ پاس کیسے آیا۔۔۔جیا نے موبائل دیکھتے ہوئے کہا

میں نے مما کو کہا تھا اسکو موبائل باہر نہیں لے جانے دیجیئے گا۔۔۔اب یہ پکڑ واس میں ڈالو فواد اس کا ہاتھ پکڑ کہ اس میں موبائل تھمانے لگا جبھی طالیہ اندر آئی تھی

جیا نے اپنا ہاتھ نیچے کیا تھا۔۔طالیہ نے جانچتی نگاہوں سے دونوں کو دیکھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔طالیہ نے فواد سے پوچھا

تمہیں کوئی کام ہے۔۔۔فواد نے الٹا اس سے سوال کیا

ہاں مجھے مارکیٹ جانا ہے۔۔۔۔وہ جیا کو گھورتے ہوئے بولی

چلو میں آ رہا ہوں۔۔بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔فواد نے طالیہ کو کہہ کہ جیا کو کہا اور طالیہ کہ ساتھ کمرے سے نکل گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ لو تمہاری کافی۔۔۔انعم نے سائیڈ ٹیبل پہ کافی رکھی

تھینکس۔۔بیٹھو۔۔زوھان لیپ ٹاپ پہ کام کرتے ہوئے بولا

کیا ہوا۔۔۔انعم اس کہ سامنے بیٹھتے ہوئے بولی

کچھ نہیں۔۔۔تو بتاؤ حرم کو کیسا لگا سرپرائز۔۔۔۔زوھان لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ کہ بولا

اس کی خوشی نا قابل بیان ہے یار پتا ہے کیا ہوا۔۔،انعم ایکسائٹمنٹ سے جو بولنا شروع ہوئی پھر سب بتا کہ ہی وہ چپ ہوئی۔۔۔زوھان کافی دلچسپی سے اسکی باتیں سنتا رہا۔۔

کیا ہوا کچھ بولو بھی۔۔۔انعم نے اسکا کندھا ہلایا تو وہ چونکا

ہاں تم بولو نہ میں سن رہا ہوں۔۔۔۔وہ جذبے لٹاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

کافی پیو تم اپنی۔۔۔انعم کافی اس کہ سامنے رکھ کہ بولی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کہاں جا رہی ہو یہیں بیٹھو۔۔۔اسنے کافی پیتے ہوئے اس کا ہاتھ کھینچ کہ اپنے سامنے بٹھایا

میرا ہاتھ ہے یہ جسے تم کھینچ رہے ہو۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ پکڑ کہ بولی

میں نے کب کہا ہاتھ نہیں ہے۔۔۔زوھان اسکا ہاتھ پکڑ کہ بولا

انعم فوراً اٹھی

مجھے دادو کو دوائی دینی ہے تمہاری کافی کہ چکر میں رہ گئی۔۔انعم جلدی جلدی کہہ کہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔

"مجھے تم سے ملنا ہے"۔۔۔انعم کو حسنین کا میسج موصول ہوا وہ تقریباً کل شام سے اس کو کالز اور میسجز کر رہا تھا

جس کا انعم نے کوئی ریپلائی نہیں دیا تھا اب بھی اس نے میسج دیکھ کہ موبائل رکھا تھا کہ اسکی کال آنے لگی تھی انعم نے تنگ آ کہ اسکی کال ریسیو کی

"کیا مسئلہ ہے"

تم کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔ حسنین نے پوچھا

ٹائم نہیں ملا۔۔انعم نے جواب دیا

مجھے تم سے ملنا ہے۔۔۔۔

مجھے نہیں ملنا۔۔۔انعم نے منع کیا

کل یونی کہ پاس والے کیفے میں آجانا۔۔۔ حسنین نے اس کی ان سنی کر کہ کہا اور انعم کو گویا آگ لگ گئی تھی

نہیں آؤنگی سمجھے تم، باپ بھائی یا شوہر نہیں ہو تم میرے عجیب زبردستی ہے۔۔۔۔۔

تم نہیں آئی تو نتائج کی زمہ-دار تم خود ہو گی۔۔۔۔ حسنین نے اسے ڈرانے کی کوشش کی

چلو میں بھی دیکھتی ہوں تم کیا کر سکتے ہو۔۔۔انعم نے کہہ کہ کال کٹ کر دی۔۔۔

پھر کچھ دیر میں اسے دوبارہ اسکا میسج موصول ہوا

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئ جب سے

کوئ بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ارے موسموں کی حکمرانی ہے میرے دل پر

میں جب بھی تنہا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ذرا ہواؤوں میں کم اڑو۔۔۔

طالیہ نے سیڑھیوں سے اترتی ہوئ انعم کو دیکھ کہ کہا

ایکسکیوزمی کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔

انعم طالیہ کہ سامنے رک کہ بولی

یہی کہ زرا ہوش و ہواس میں رہو اور کم اڑو تمہارے پر کٹ نہ جائیں کہیں۔۔۔۔۔

طالیہ اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی

تمہاری بکواس سننے کا ٹائم نہیں میرے پاس،اپنا بوریا بستر اسمیٹو اور چلتی بنو عذاب۔،

انعم اس کو سنا کہ وہاں سے نکلنے لگی

جب طالیہ نے کہا

اس گھر سے جاؤ گی تو صحیح لیکن میں نہیں تم،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

تم جاؤ گی اور وہ بھی بہت جلد۔۔۔

۔طالیہ انعم کی جانب اشارہ کر کہ بولی

اچھا چلو دیکھتے ہیں، تم بھی یہیں ہو اور میں بھی۔۔۔۔

انعم استہزایہ ہنس کہ بولی

طالیہ ہنکار بھرتی وہاں سے چلی گئی

عجیب عورت ہے اللہ جانے اب کیا کرے گی۔۔

انعم اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے وہیں صوفے پہ بیٹھ گئ

جب اسے اپنے ماتھے پہ کسی کہ ہاتھ کا لمس محسوس ہوا

اسنے مڑ کہ دیکھا تو زوھان اسی کو دیکھ کہ مسکرا رہا تھا

خیریت ہے، یہ عنایت کس لی ئے۔۔۔انعم نے پوچھا

کتنی ناشکری ہو نہ تم، زوھان اس کہ برابر میں بیٹھتا ہوا بولا

اب ناشکری کونسی کر دی۔۔۔۔انعم نے حیرت سے پوچھا

خیر ایک کپ چائے۔۔،زوھان نے کہا

ہاں پلیز ویسے بھی سر میں درد ہے۔،

انعم نے شرارت سے کہہ کہ آنکھیں بند کر لیں

جبکہ زوھان حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگا

مطلب میں چائے بناؤں۔،زوھان نے بے یقینی سے پوچھا

ہاں تو،خود ہی آفر کی نہ تم نے۔۔۔

انعم نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کی

شرم کرو شوہر ہوں تمہارا۔۔۔زوھان نے اس کہ بال کھینچ کہ کہا

ہاں ویسے ہے تو شرم والی بات، مگر جو قسمت کو منظور۔۔،

انعم مصنوعی افسوس کرتی وہاں سے اٹھی تھی

زوھان نے صوفے پہ موجود کشن اسے دے مارا جو انعم کہ نیچے جھکنے کی وجہ سے سامنے سے آتے معیز کو لگا اور اسکے ہاتھ میں موجود موبائل زمین بوس ہوا تھا

انعم نے قہقہہ لگایا تھا

اور زوھان معذرت خواہ نظروں سے دیکھتا وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔۔۔

اب بھابھی سے کیسے بات کرینگے آپ۔۔،اوہ ہاں میرے موبائل میں حرم کا نمبر ہے بات کر لینا۔۔

انعم نے کہہ کہ زبان دکھائ اور بھاگ گئ

جبکہ معیز ابھی تک،موبائل ٹوٹ جانے کہ صدمے میں کھڑا تھا۔۔۔۔

فواد بیٹا ہم لوگ ہال کیلی ئے نکل رہے ہیں، تم جیا انعم اور عائشہ کو لے آؤ۔۔۔

ہما بیگم نے فواد کو روک کہ کہا

یار امی طالیہ اور عائشہ الگ پارلر سے تیار ہو رہی ہیں، حرم بھابھی انعم اور جیا الگ پارلر سے اب میں کہاں کہاں جاؤں۔۔۔۔

فواد بال سیٹ کرتے ہوئے بولا

ارے لے آؤ نہ یا ایسا کرو تم عائشہ اور طالیہ کو لے آؤ، جیا اور انعم کو زوھان لے آئے گا ہم معیز کہ ساتھ نکل رہے ہیں۔۔۔

۔ہما بیگم کہہ کہ چلی گئیں

کیا یار ایک جگہ سے ہی تیار ہو جاتے یہ لوگ جیا کو بھی دیکھ لیتا۔۔۔

فواد سر جھٹک کہ بڑبڑایا، جیا کہ نام پہ چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئ۔۔۔

گاڑی کی چابیاں اٹھا کہ وہ گنگنا تا ہوا باہر نکل گیا

کس کا انتظار کر رہے ہو۔۔۔

طالیہ نے فواد سے پوچھا جو بار بار ہال کہ گیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا

بھائی کا پھر رسم بھی شروع کرنی ہے۔۔۔

فواد نے اسے دیکھے بغیر جواب دیا

اچھا، خیر تم نے بتایا نہیں کیسی لگ رہی ہوں۔۔

طالیہ اس کہ سامنے آتے ہوئے بولی

فواد نے اسے نظر اٹھا کہ دیکھا اور پھر نظر گھما گیا

کیونکہ اسنے سلیولیس فراک پہنا ہوا تھا، جو کہ بہت تنگ تھا اور اوپر سے خود وہ دوپٹے سے بے نیاز کھلے بالوں میں گھوم رہی تھی۔۔

ٹھیک۔۔۔ فواد کہہ کہ سامنے کی جانب بڑھ گیا

جہاں سے زوھان اور انعم آرہے تھے اور ان کہ پیچھے جیا۔۔

جو کبھی اپنے کھلے بال سنبھال رہی تھی تو کبھی دوپٹہ،

کیا ہے یار میں نے کہا بھی تھا بال باندھنے ہیں لیکن نہیں جی میری سنتا کون ہے۔۔۔۔

آؤچ۔۔۔

جیا دوپٹہ سنبھالتی بڑبڑاتے ہوئے آرہی تھی۔،

جب ایک لڑکے سے ٹکرا گئ

"اندھے ہو دیکھ کہ نہیں چل سکتے"

جیا کہہ کہ جانے لگی جب اس لڑکے نے اس کا ہاتھ پکڑ کہ کہا تھا

یار عائشہ کب تک ناراض رہو گی۔۔۔

ہیں کیا پاگل واگل تو نہیں ہو، تم ہو کون اور یہاں آئے کیسے

جیا نے ہاتھ جھٹک کہ کہا

اتنی دیر میں فواد بھی اسی کی طرف آیا تھا

یار عائش کب تک ناراض رہو گی۔۔

وہ لڑکا فواد کو نظر انداز کر کہ بولا

ارے بھائی جان چھوڑو میری، نہ جان نہ پہچان، زبردستی کہ مہمان۔۔۔۔

جیا غصے سے کہہ کہ آگے بڑھ گئی

فواد نے سامنے دیکھا تو عائشہ ڈری سہمی سی کھڑی انہیں کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک منٹ لگا تھا اور وہ ساری کہانی سمجھ گیا تھا

اس لڑکے کا جیا کو عائشہ سمجھنا اور عائشہ کا ڈرنا۔۔

دور رہنا ان سب سے ورنہ کسی قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔

فواد اسے تنبیہہ کر کہ وہاں سے چلا گیا

مبارک ہو بہت بہت۔۔۔

رسم کہ بعد انعم حرم کہ گلے لگتے ہوئے بولی

کیسی بہن ہو تم میں نہیں دکھا تمہیں،

معیز خفگی سے بولا

تو انعم معیز کہ بھی گلے لگ گئ

پھر باری باری سب آ کہ ان دونوں سے ملے تھے

کھانا کھلا اور اسٹیج پہ سے رش کم ہوا تو حرم نے سکون کا سانس لیا

معیز اپنے دوستوں کہ پاس تھا۔۔انعم حرم کو کھانا کھلا رہی تھی

جب حسنین اسٹیج پہ آیا تھا

مبارک ہو بہت، خوشی ہوئ مجھے بہت۔۔

حسنین نے انعم کو دیکھ کہ کہا

وہ دونوں ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگیں

کس بات کی خوشی۔۔۔

حرم نے پوچھا تھا

بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔۔،

وہ انعم کی طرف مسکراہٹ اچھالتا اسٹیج سے اترتا چلا گیا

یہ کیا کرنے والا ہے۔۔

حرم نے پوچھا

پتا نہیں خیر تم ٹینشن نہیں لو۔۔۔

انعم معیز کو آتے دیکھ کہ اٹھ گئ

کہاں جا رہی ہو بیٹھ جاؤ۔۔

معیز نے اسے اٹھتا دیکھ کہ کہا

نہیں آپ بیٹھیں میں آتی ہوں۔۔

انعم نے مسکرا کہ کہا اور اسٹیج سے اتر گئ

۔

انعم پتر میری دوائیاں تو دے دے۔۔

عشرت بیگم نے کہا

جی دادو، میرا بیگ ڈریسنگ روم میں ہے اسی میں ہیں، لاتی ہوں۔۔

انعم کہہ کہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئ

اس کہ دماغ میں حسنین کی باتیں گھوم رہی تھیں

جبھی اسے معلوم نہ ہوا کہ کب کوئ اس کہ پیچھے آیا تھا

کسی نے اس کہ کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ ڈر کہ اچھل پڑی

اففف زوھان تم ہو۔۔۔ کیا کرتے ہو ڈرا دیا مجھے

انعم نے زوھان کو دیکھ کہ سکھ کا سانس لیا

تم بتاؤ کیا سوچ رہی تھی جو میری موجودگی تک محسوس نہیں کر سکی۔۔۔

زوھان شرارت سے بولا تو انعم نے مسکرا کہ اپنا سر اس کہ سینے پہ رکھ دیا۔۔۔

کیاہوا۔۔۔زوھان نے اس کہ گرد اپنے بازؤوں کا حصار باندھتے سنجیدگی سے پوچھا

کیونکہ آج سے پہلے انعم نے کبھی ایسے نہیں کیا تھا

میرا دل گھبرا رہا ہے،کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔

انعم نے بتایا توزوھان نے ہلکے سے اس کہ سر پہ ایک چپت لگئ

کچھ نہیں ہو گا،بس زیادہ سوچ رہی ہو تم۔۔۔

پکا۔۔انعم نے پوچھا توزوھان نے مسکرا کہ کہا

ہاں بھئ پکا۔۔۔۔

اپنا کام اچھے سے کیا ہے نہ تم نے۔،

حسنین نے ایک شخص کی جانب پیسے بڑھاتے ہوئے پوچھا

ہاں سب ہو گیا ہے یہ پرنٹ آؤٹ ہے اور تصویریں بھیج دی ہیں تمہیں۔۔،

اس شخص نے کہا اور حسنین سر ہلاتا وہاں سے چل دیا۔۔

تمہارے لی ئے کچھ ہے میرے پاس۔۔۔

حسنین انعم کہ سامنے آکہ بولا۔۔

کیا بکواس ہے تمہارے پاس اب۔۔

انعم کہ پاس بیٹھی حرم نے پوچھا

تم اپنی بولتی بند رکھو، کچھ بھیج رہا ہوں دیکھ لو۔،

NEW ERA MAGAZINE .com

حسنین نے حرم کو جواب دے کہ موبائل پہ کچھ کرتا ہوا انعم سے بولا

اتنے میں انعم کہ موبائل پہ کچھ تصویریں موصول ہوئ تھیں

ان تصویروں کو دیکھ کہ انعم کہ ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا۔۔

وہ بے یقینی سے حسنین کو دیکھنے لگی

تم اتنے گھٹیا کیسے ہو سکتے ہو۔۔

انعم نے ایک نظر موبائل کو دیکھ کہ کہا

جس میں انعم اور حسنین کی کچھ تصاویر تھیں

کچھ ساتھ کھڑی سیلفیاں، کچھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے، کچھ

نازیبا تصاویر تھیں

جو ایڈٹ کی گئی تھیں مگر ایڈٹ کرنے والے نے اپنی مہارت کہ خوب جوہر دکھائے

تھے کہ کوئی نہیں پچان سکتا تھا کہ یہ تصویریں نقلی ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے کہا تھا نہ نا آ کہ پچھتاؤ گی تم۔۔

حسنین نے ہنس کہ کہا

اچھا چلو تم ان تصویروں کا کیا کرو گے۔۔زوھان کو دکھاؤ گے یا معیز بھائی کو

انعم اس کہ مقابل کھڑی ہو کہ بولی

تم بتاؤ میں کیا کروں ان کا

جو مرضی ہو وہ کرو کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا

انعم خود کو بے خوف ظاہر کر کہ بولی مگر اندر ہی اندر وہ ڈر رہی تھی، کیونکہ وہ ایک لڑکی تھی

اور ایک لڑکی کی عزت کانچ سے بھی زیادہ نازک ہوتی ہے۔۔

تمہارا کوئی یقین نہیں کرے گا، میں تمہیں یہ ثابت بھی کر سکتا ہوں۔۔اور یہ جو تمہیں اپنی محبت کا گھمنڈ ہے نہ سب ٹوٹ کہ چور چور ہو جائیگا، پھر کیا کرو گی تم۔۔۔

حسنین ایک جتاتی نظر اس پہ ڈال کہ کہتا اسٹیج سے اتر گیا۔۔

کوئی تھا جسنے اسٹیج کی سائیڈ پہ کھڑے ہو کہ سب بخوبی سنا تھا۔۔۔اور اب حسنین کی جانب لپکا تھا۔۔

انعم اپنا سر تھامے وہیں ڈھے گئی تھی ایک آنسو لڑھک کہ اس کہ گال پہ بہہ گیا تھا

میں زوھان کو سب بتادونگی۔۔ہاں یہ ٹھیک ہے پھر سب ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔خود سے

بڑبڑاتی وہ آنسو صاف کرتی اسٹیج سے اتر گئ تھی

حرم حیران پریشان سی اسکو جاتا دیکھتی رہی تھی

ایکسکیوزمی۔۔ارے سنیے۔۔ایک لڑکی بھاگتی ہوئ حسنین کہ پیچھے بھاگی

جی کون۔۔۔ حسنین نے پوچھا

میں آپکی مدد کر سکتی ہوں۔۔

کیا مطلب۔ کیسی مدد۔۔۔

حسنین نے پوچھا

ابھی جو اسٹیج پہ آپ نے انعم سے بات کی میں نے سب سن لیا اور میں آپکی مدد کر سکتی

ہوں۔۔

اور آپ کیوں مدد کریں گی میری۔۔

حسنین نے پوچھا

وہ سب آپ کا مسئلہ نہیں آپ کو انعم چاہیے وہ مل جائیگی۔

اپنا نمبر دو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ☆☆☆☆☆☆☆☆☆030 یہ نمبر ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles...

حسنین نے کندھے اچکا کہ اسے نمبر بتایا

ٹھیک ہے میں فارغ ہو کہ کال کروں گی۔۔

وہ لڑکی کہہ چلی گئ۔۔

انعم گھر آ کہ مسلسل زوھان سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ہر دفعہ یا تو کوئی نہ کوئی آجاتا یا زوھان کو کوئی کام آجاتا تھا۔۔اب بھی وہ زوھان سے بات کرنے لگی تھی تو طالیہ آگئی تھی

زوھان مجھے کچھ کام ہے پلیز میرے ساتھ چلو۔۔

طالیہ اسکا بازو تھام کہ بولی

ہاں تم چلو میں انعم کی بات سن کہ آتا ہوں۔۔

زوھان اپنا ہاتھ چھڑا کہ بولا

نہیں تم ابھی چلو اس سے بعد میں بات کر لینا۔۔

طالیہ اپنی ضد پہ اڑی رہی۔۔

اچھا چلو، میں آتا ہوں۔۔۔

زوھان انعم کو کہتا طالیہ کہ ساتھ چلا گیا

اور انعم بس اسکو آوازیں دیتی رہ گئ

اب اسکو رونے کہ ساتھ ساتھ اپنی بے بسی پہ غصہ آرہا تھا۔۔

وہ کچھ نہیں کر پارہی تھی۔۔

پھر وہ جیا کہ پاس گئ انعم نے جیا کو سب بتانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

مگر جیا بھی وہاں نہ تھی

جی بتائیے مجھے اس ٹائم یہاں کیوں بلایا۔۔۔

جیا نے ارد گرد چھت پہ دیکھ کہ کہا

اپنے کمرے میں بلاتا تب بھی تمہیں مسئلہ ہوتا۔۔

فواد نے مسکرا کہ کہا، تو جیا بھی مسکرا دی

اسکی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔اس کی آنکھیں جیا کو بہت پسند تھیں۔۔

جو چمکتی تھیں، یا جیا کو دیکھ کہ چمک جاتی تھیں

فواد اس سے بچپن سے محبت کرتا تھا۔۔اور اس کی محبت کی بدولت ہی جیا نے بھی محبت کی سیڑھی پہ قدم رکھ لیا تھا۔۔

اس میں پاسورڈ ڈالو۔۔فواد نے عائشہ کا موبائل اس کو دیا

جیا نے ڈرتے ڈرتے اس میں پاسورڈ ڈالا اور موبائل واپس اس کی جانب بڑھایا تھا

فواد نے ایک نظر اس کو دیکھ کہ موبائل چیک کرنا شروع کیا۔۔اور اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔۔وہ ضبط کرتا عائشہ کہ کمرے کی جانب بھاگا تھا۔۔

اور جیا بھی اس کہ پیچھے بھاگی تھی

وہ آنے والے طوفان سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔

اس میں پاسورڈ ڈالو۔۔فواد نے عائشہ کا موبائل اس کو دیا

جیا نے ڈرتے ڈرتے اس میں پاسورڈ ڈالا اور موبائل واپس اس کی جانب بڑھایا تھا

فواد نے ایک نظر اس کو دیکھ کہ موبائل چیک کرنا شروع کیا۔۔اور اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔۔وہ ضبط کرتا عائشہ کہ کمرے کی جانب بھاگا تھا۔۔

اور جیا بھی اس کہ پیچھے بھاگی تھی

وہ آنے والے طوفان سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔

فواد۔۔فواد بھائی رک جائیں، بات تو سنیں۔۔

جیا اس کہ پیچھے بھاگتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

خبردار جیا۔۔، خبردار۔۔۔

فواد نے رک کر اسے وارن کیا تھا، پھر تیزی سے عائشہ کہ کمرے میں داخل ہوا تھا

کیا ہوا ہے۔۔۔ عائشہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

اسے خطرے کی بو سی محسوس ہوئی تھی

اس میں پاسورڈ ڈالو عائشہ۔۔۔ فواد نے موبائل اس کو تھمایا

پیچھے ہی جیا بھی اس کہ کمرے میں داخل ہوئی تھی

عائشہ کا پل میں فق ہوا تھا۔۔ اسنے کانپتے ہاتھوں سے موبائل تھاما

کک۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔۔ اسنے گھبرا کہ پوچھا

میں نے کہا اسے کھولو۔۔۔ فواد دھاڑا

شور سن کہ باقی سب بھی وہیں آگ ےئے تھے

کیا ہوا ہے فواد۔۔۔ فہیم صاحب نے پوچھا

بابا پوچھیں اس سے کیا کالے کارنامے کرتی پھر رہی ہے یہ۔۔۔ فواد نے جیا سے پاسورڈ

ڈلواکہ فہیم صاحب کہ سامنے موبائل کیا۔۔

اور زوھان نے عائشہ کو زناٹے دار تھپڑ لگایا تھا۔

زوھان چھوڑو اسے کیا کر رہے ہو۔۔انعم نے آگے بڑھ کہ اسے روکنا چاہا

باقی اس گھر میں کسی میں ہمت نہ تھی کہ مردوں کہ بیچ میں کچھ بول سکیں۔۔

میں اسے جان سے مار دونگا۔۔زوھان پھر اسکی جانب بڑھنے لگا تھا

رک جاؤ یہ کوئی حل نہیں مسئلے کا۔۔۔شہزاد صاحب نے اسکا بازو پکڑا تھا

ہم نے تم پہ کتنا اعتبار کیا تھا تم نے کیا کیا ہمارے ساتھ۔۔ہما بیگم نے اسے پہ در پہ تھپڑ مارے

اور تم جو مجھے روک رہی تھیں، جانتی ہو اسنے کیا کیا ہے تمہارے ساتھ، ہر ایک کو تمہاری تصویر دی ہوئی ہے۔، جبھی وہ لڑکا منگنی والے دن عائشہ کہہ رہا تھا۔۔۔فواد نے جیا کو کہا اور جیا نے بے یقینی سے عائشہ کو دیکھا تھا۔۔باقی سب کہ سر پہ بھی بم گرا تھا۔۔

اور عائشہ مجرم کی طرح سر جھکائے رو رہی تھی،

یکدم اس کہ دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔

"بھائی میں نے نہیں۔۔ میرے موبائل سے جیا بات کر رہی تھی"

عائشہ نے خود کا دفاع کرنا چاہا

بکواس بند کرو، کتنا گرو گی۔۔۔ فواد نے ہاتھ اٹھایا تھا مگر وہ ہوا میں ہی رہ گیا تھا

باقی سب ہقا بقا سے خاموشی سے سب دیکھ رہے تھے

یہ تربیت کی ہے تم نے۔۔۔ فہیم صاحب ہما بیگم پہ چلائے تھے

اور انکا حال ایسا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائیں۔۔

آج کہ بعد نہ یہ کالج جائے گی اور نہ گھر سے نکلے گی۔۔ موبائل ادھر دو۔۔ زوھان نے فیصلہ سنایا اور موبائل لے کہ نکل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Poetry|Interviews

اور تم آج کہ بعد اس کہ ساتھ نظر آئی تو تمہاری ٹانگیں توڑ دونگا میں۔۔۔معیز نے جیا کو کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا کہ کمرے سے نکل گئ

ہم نے تمہیں اپنی بیٹی کی طرح سمجھا تھا اور تم نے ہماری ہی بیٹی کو استعمال کیا۔۔۔بہت افسوس ہوا۔۔شہزاد صاحب نے کہہ کہ انعم اور صدرہ بیگم کو بھی چلنے کا اشارہ کیا۔۔

کھانا کھالو زوھان۔۔۔انعم اس کہ کمرے میں کھانے کی ٹرے لے کہ داخل ہوئ تھی

مجھے نہیں کھانا لے جاؤ اسے۔۔۔زوھان بیڈ پہ لیٹا اپنی کنپٹیاں مسل رہا تھا

اٹھو نہ میں نے بھی نہیں کھایا۔۔۔انعمنے ٹرے بیڈ پہ رکھی تو وہ بھی اٹھ گیا

اسے ہر حال میں زوھان سے بات کرنی تھی مگر اب صورتحال ایسی تھی کہ وہ چاہ کہ بھی نہیں کر پا رہی تھی

تم نے کچھ بات کرنی تھی مجھ سے۔۔۔کھانے کہ بیچ زوھان نے پوچھا

ہاں وہ۔۔۔ابھی انعم نے کہا ہی تھا کہ اسکا موبائل بجنے لگا تھا۔۔ حسنین کی کال تھی

یہ مجھے تنگ کر رہا ہے۔۔۔اسنے میرے تصویریں۔۔،انعم نے اللہ کا نام لے کہ

زوھان کو سب بتادیا

اور تم مجھے اب بتا رہی ہو یہ سب کچھ۔۔۔زوھان تیز آواز میں بولا تو انعم سر جھکا گئ

جبھی حسنین کی کال دوبارہ آنے لگی

کال اٹھاؤ۔۔اور اسپیکر پہ کرو۔۔۔زوھان نے کہا

اب کیا مسئلہ ہے۔۔۔انعم نے کہا

کسی نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے شوہر کی بہن نے کیا گل کھلائے ہیں، میں سوچ رہا

ہوں تمہاری اور میری تصویریں تمہارے شوہر کو بھیج دوں کام ہو جائیگا۔۔۔ حسنین

نے بتایا

تم ان کو ایڈٹ کر کہ کچھ بھی بنالو زوھان تمہارا یقین نہیں کریگا۔۔۔انعم نے کہہ کہ

زوھان کو دیکھا جو بمشکل ضبط کر رہا تھا۔۔۔

چلو دیکھیں گے۔۔۔کال کٹ گئ

اسکا نمبر دو مجھے اور تم پریشان نہ ہو میں دیکھ لونگا۔۔۔زوھان اسکا گال تھپتھپا کہ گاڑی کی چابی لے کہ نکل گیا

اور پیچھے انعم نے سکھ کا سانس لیا کہ زوھان نے اس پہ بھروسہ کر لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے زوھان کو سب بتادیا ہے۔۔۔

انعم حرم کو بتانے لگی

پھر اسکا کیا ری-ایکشن تھا۔۔

حرم نے پریشانی سے پوچھا اور انعم اسے سب بتانے لگی

چلو شکر ہے۔۔۔ حرم نے کہا

ہاں یار مجھے بہت ٹینشن تھی۔۔۔

کس بات کی ٹینشن تھی۔۔۔

معیز کمرے میں داخل ہوا

ٹ۔۔ ٹیسٹ تھا کینسل ہو گیا اسکی۔۔۔

انعم نے بہانہ بنایا

یہ تم دونوں نکّمی نہیں ہوتی جا رہی۔۔

معیز بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولا

حرم بھائی تم کو نکّمی بول رہے ہیں لو بات کرو۔۔

انعم نے حرم کی سنے بغیر موبائل معیز کو تھمایا اور کمرے سے نکل گئی۔۔

ارے یار انعم سنو تو۔۔۔ حرم نے کہا

جی سنای ئے۔۔۔معیز نے کہا

اس کی آواز سن کہ حرم نے دل ہی دل میں انعم کو صلواتیں سنائیں تھیں۔۔۔

اسلام-و-علیکم۔۔۔حرم نے سلام کیا

وعلیکم اسلام کیا حال ہے منگیتر صاحبہ۔۔۔معیز نے شرارت سے پوچھا تو حرم مسکرانے لگی۔۔

ٹھیک ہوں۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔

ہم آپ سے بات کرکہ بلکل ٹھیک ہوگ ئے ہیں۔۔۔معیز نے کہا

حرم ہنس دی۔۔۔

زہے نصیب۔،زہے نصیب بہت بڑی ہستی میرے آشیانے میں تشریف لائ

ہیں۔۔میری محبوبہ کا شوہر آیا ہے۔۔۔۔۔

حسنین راکنگ چیئر پہ جھولتا سامنے سے زوھان کو آتے دیکھ کہ کہنے لگا

زبان سنبھال کہ ورنہ تجھے اور تیرے اس آشیانے کو دنیا ڈھونڈتی رہ جائیگی"۔۔"

زوھان نے اسے تنبیہہ کیا

ٹھنڈ رکھی ئے۔۔۔ تشریف رکھی ئے اور فرمائی ئے کیسے آنا ہوا۔۔۔

حسنین اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

انعم کو بھی لے آتے۔۔۔زوھان کہ بیٹھتے ہی حسنین پھر سے بولا

زوھان نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

کیا چاہتا ہے۔۔۔زوھان نے لگی لپٹی رکھے بغیر مدعے کی بات کی

انعم۔۔انعم چاہیے مجھے۔۔۔ حسنین نے سنجیدگی سے کہا

"بیوی ہے میری"

منکوحہ ہے بیوی نہیں"۔۔"

حسنین نے تصحیح کی

وہ میری ہے اور میں اسے کسی بھی قیمت پہ نہیں چھوڑوں گا۔۔بہتر ہے اپنا رستہ بدل لو۔۔۔

زوھان کہہ کہ کھڑا ہو گیا

"بیوہ جب ہو جائے گی تب تو میری ہو ہی جائے گی"

بے فکر رہو وہ بیوہ ہو کہ بھی تمہاری طرف نہیں آئے گی"۔۔اسکا اسٹینڈرڈ اتنا گرا ہوا" نہیں ہے۔۔۔

زوھان نے اسکا گریبان پکڑا تھا

تم اس لڑکی کو کیسے قبول کر لو گے جس نے تم سے چھپ کہ مجھ سے وفا نبھائی ہے۔۔۔ورنہ خود سوچو مجھے کیا پڑی ہے ایک نکاح شدہ لڑکی کہ پیچھے آؤں گا۔۔

ویسے مجھے اس سے سب کچھ مل چکا ہے اب مجھے اس کی ضرورت۔۔۔ حسنین کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی زوھان اس پہ جھپٹا تھا اور زوردار مکا اس ک منہ پہ جڑ دیا تھا۔۔

میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔ حسنین نے اپنے منہ سے خون صاف کر کہ کہا

اور زوھان نے ایک اور مکا اسے مارا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ جھوٹی تصویریں دکھائے گا تو مجھے "

"وہ سچ ہیں تیری بیوی نے میرے ساتھ وقت گزارا ہے"

حسنین نے خود کو بچاتے ہوئے کہا

اور زوھان نے اشتعال میں آکہ اسے اتنا مارا کہ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں آگیا تھا

ایک بات یاد رکھنا میں اسے کسی قیمت پہ نہیں چھوڑوں گا۔۔

زوھان نے جاتے جاتے پلٹ کہ کہا۔۔۔

تم بہت پچھتاؤ گے زوھان۔۔۔

انعم شہزاد احمد میں تمہیں اپنے پورے ہوش و ہواس میں طلاق دیتا ہوں۔۔۔

انعم نے خود کو گرنے سے بچانے کیلیئے کرسی کا سہارا لیا۔۔

"زوھان بھائی رک جائیں غلط کر رہے ہیں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیا نے اسے روکنا چاہا

سچ جاننے کہ بعد تم خود کو کبھی معاف نہیں کر سکو گے زوھان۔۔۔

انعم نے روتے ہوئے کہا

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔

زوھان نے دوسرا طلاق دیا

بولو زوھان میں سن رہی ہوں۔۔

انعم نے آنکھیں بند کیں

انعم شہزاد احمد میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔

زوھان نے آنکھیں بند کیں اور

انعم نے آنکھیں کھولیں ایک آنسو بے مول ہوا تھا

صدرہ بیگم زمین بوس ہوئی تھیں

سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے

اور زوھان لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

اور یکدم انعم کی آنکھ کھلی تھی۔۔

وہ پوری پسینے سے شرابور تھی۔۔

اف کیسے کیسے خواب آتے ہیں"۔۔۔انعم نے پانی پیا"

زوھان اب تک نہیں آیا۔۔وہ اٹھ کہ کھڑکی تک آئی تھی

پورچ میں جھانکا تو زوھان کی گاڑی ندارد تھی

واپس بیڈ تک آ کہ موبائل اٹھایا اور زوھان کو کال ملائی

بیل جاتی رہی مگر کسی نے کال ریسیو نہیں کی۔۔

پھر ایک کہ بعد اسنے کی کالز کر ڈالیں مگر جواب وہی رہا۔۔

اف زوھان اف۔۔۔کہاں رہ گیا۔۔یااللہ اسے اپنی حفظ وامان میں رکھنا۔۔۔

گھڑی پہ نظر دوڑائی تو دیڑھ کا ہندسہ بجا رہی تھی اور انعم تنگ آ کہ اسنے موبائل بیڈ پہ پٹخا اور دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیڈ پہ بیٹھ گئی

زوھان غصے میں ریش ڈرائیوِنگ کر رہا تھا

اس کے کانوں میں حسنین کہ الفاظ گونج رہے تھے

وہ بار بار سر جھٹکتا خود کو انعم کہ متعلق کچھ غلط سوچنے سے بعض رکھ رہا تھا

مگر ہم کبھی کبھی پوری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے اور غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور غلم فہمی اگر دل میں آجائے تو بدگمانی جنم لے لیتی ہے فاصلوں کا باعث بنتی ہے

اور رشتوں کی رسّی تب کمزور ہوتی ہے جب ہم غلط فہمی میں پیدا ہونے والے سوالوں کہ جواب بھی خود ہی بنالیتا ہے

اور یہی غلطی زوھان نے بھی کر دی تھی اسکا دماغ حسنین کی باتیں قبول کر رہا تھا۔۔اور دل بار بار انعم کی طرف متوجہ کر رہا تھا۔۔دل اور دماغ کی جنگ میں ہمیشہ دل کی سن

لینی چاہیے

مگر زوھان نے دل کو روند کہ دماغ کی باتیں قبول کرلیں

اسی دوران انعم کی کئ بار کال آتی رہی مگر وہ ان سنی کر کہ کار ڈرائیو کرتا رہا۔۔۔

!شک اور بے یقینی کی گرد ہر رشتے کی خوبصورتی دھندلا دیتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم لاؤنج میں ٹہل رہی تھی جب زوھان کی گاڑی پورچ میں آ کہ رکی

اسنے گھڑی پہ نظر دوڑائ تو تین بج رہے تھے

وہ بھاگتی ہوئ پورچ میں گئ، زوھان گاڑی سے نکلا اور انعم کو نظر انداز کرتا اپنی کمرے کی جانب بڑھ گیا

"اسے کیا ہوا اللہ سب ٹھیک ہو، زوھان رکو"

انعم بڑبڑاتی اس کہ پیچھے بھاگی

کیا ہوا تم کہاں تھے میں کب سے تمہارا انت۔۔۔۔

کیوں کیا۔۔۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔

اس کی بات پوری ہونے سے قبل ہی زوھان نے اسے کندھوں سے تھامے جھنجھوڑا

کک۔۔ کیا مطلب کیا کہ رہے ہو۔۔۔

انعم نے ڈرتے ڈرتے پوچھا اس کہ دل میں وسوسے آنے لگے اور وہی ہوا زوھان کی اگلی بات اسے لگ کسی نے اس کہ پیروں تلے زمین کھینچ لی ہو۔۔

تم اتنا کیسے گر گئ۔۔۔کیسے، کیسے تم اتنی گھٹیا ہو گئ۔ چلو میرا نہ سہی تمہیں اپنے باپ بھائ کی عزت کا بھی خیال نہیں آیا تمہیں۔۔۔۔وہ دھاڑا

کیا بکواس کر رہے ہو زوھان"۔۔۔انعم بھی چلائ تھی"

اور جواب میں زوھان کا ہاتھ اٹھا تھا جو اس کہ چہرے پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔۔

انعم نے گال ہ ہاتھ رکھے بہی آنکھوں سے زوھان کو بے یقینی سے دیکھا تھا

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"

وہ ایک دفعہ پھر دھاڑا

تف ہے تم پہ زوھان فہیم احمد بس یہیں تک تھی تمہارے بھروسے کی حد۔۔میری ہی غلطی ہے جو تم پہ بھروسہ کیا میری غلطی ہے جو میں یہ سمجھی کہ تم مجھ پہ بھروسہ کروگے،میں کیسے بھول گی کہ تم ایک مرد ہو،اور مرد تو کبھی عورت پہ بھروسہ نہیں کرتا۔۔۔

انعم روتے ہوئے بولی

"میں نے تم پہ بھروسہ کیا تھا مگر تم نے میرے ساتھ کیا کیا"

غلط مرد کبھی عورت پہ بھروسہ نہیں کرتا وہ صرف بھروسہ کرنے کا دکھاوا کرتا ہے،اور واقعی میں تمہیں صفائ دینے کیلیے میرے پاس کچھ نہیں،اپنے اور میرے ساتھ غلط کرنے والے تم خود ہو۔۔۔

انعم نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

"نکلو یہاں سے"

زوھان نے انعم کا ہاتھ پکڑ کہ اسے دروازے کہ باہر لا کھڑا کیا

"تمہاری جگہ یہیں ہے"

اور دروازہ بند کر دیا

انعم نے ڈبڈبائی آنکھوں سے دروازے کو دیکھا اور افسوس سے سر ہلاتی وہاں سے پلٹ گی کہ اب وہ دروازہ اس کیلیئے بند ہو چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کچھ سنتا تو میں کہتا،"

مجھے کچھ اور کہنا تھا

وہ پل بھر کو جو رک جاتا،

مجھے کچھ اور کہنا تھا

غلم فہمی نے باتوں کو بڑھا ڈالا

یونہی ورنہ کہا کچھ تھا، وہ سمجھا کچھ

"مجھے کچھ اور کہنا تھا

انعم۔۔۔انعم آنکھیں کھولو یہاں کیوں پڑی ہو"۔۔۔"

جیا نے بیڈ کی پائنتی سے لگ کہ سوتی ہوئی انعم کہ گال تھپتھپائے۔۔

ہاں کیا ہوا"۔۔۔۔"

وہ آنکھیں مسل کہ بولی

یہ تو تم بتاؤ کیا ہوا، ایسے یہاں کیوں سو رہی تھی"۔۔"

جیا نے پوچھا تو انعم کہ ہاتھ بال باندھتے ہوئے ایک پل کو تھمے، وہ سانس ہوا کہ سپرد کرتی بیڈ پہ آ گئی

"ساری رات روتی رہی ہو"

جیا نے اس کی لال اور سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کہ پوچھا

"،ن۔۔ نہیں تو"

انعم نے سر نفی میں ہلایا

"جھوٹ نہیں بولو بتاؤ کیا ہوا ہے"

انعم سر جھکائے بیٹھی آنسو روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

"اب تم مجھے پریشان کر رہی ہو بتاؤ کیا ہوا"

جیا نے انعم کہ ہاتھ تھامے

تو وہ سر نفی میں ہلانے لگے

آنکھوں سے بہتے آنسو تیزی سے بہنے لگے

"ٹھیک ہے مت بتاؤ"

اس کی خاموشی پہ جیا اکتا کہ اٹھ کھڑی ہوئی

"جج۔۔جاؤ یہاں سے ابھی"

انعم کہ کہنے پہ جیا پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی

"بھائی یہ ڈیل کہ پیپرز پہ سائن۔۔۔بھائی"

فواد بولتے ہوئے زوھان کہ کمرے میں داخل ہوا

اسے لگا وہ جاگ رہا ہوگا، مگر توقع کہ بر خلاف وہ بیڈ پہ آڑا تر چھا پڑا سو رہا تھا

"ابھی تک سو رہے ہیں، بھائی گیارہ بج رہے ہیں"

فواد نے زوھان کا بازو ہلا کہ کہا

"ہمم ہاں آ رہا ہوں"

زوھان نے اٹھ کہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگایا

"آپ ٹھیک ہیں نہ اتنی دیر تک آپ سوتے نہیں ہیں"

فواد بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ کہ بولا

"ہاں تو اب جان سے مارو گے کیا"

زوھان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کل کہ متعلق سوچنے لگا

وہ انعم کہ جانے کہ بعد سے ہی ملال میں گھرا ہوا تھا

اسنے طیش میں آکہ انعم پہ ہاتھ اٹھادیا تھا اور اب وہ پچھتا رہا تھا

زوھان نے ہاتھ کو زور سے بیڈ پہ مارا،

فواد خاموشی سے اسکی ہر کاروائی دیکھتا رہا

اتنے میں جیا دروازہ کھٹکھٹا کہ اندر داخل ہوئی تھی

فواد اور زوھان نے بیک وقت اسے دیکھا تھا

اور جیا کڑے تیور لیئے جا کہ زوھان کہ سر پہ کھڑی ہو گئ

جبکہ اسکی حرکت پہ فواد کہ چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئ تھی

"کیا ہوا ہے"

زوھان نے پوچھا

"یہ تو میرا سوال بنتا ہے نہ"

جیانے طنزیہ کہا

"کیا مطلب"

کیا مطلب کا کیا مطلب اسنے وہاں ساری رات زمین پہ بیٹھ کہ گزار دی ہے، آنکھیں اور منہ سوجا پڑا ہے، آپ ابھی تک بستر پہ پڑے ہیں، اس سے پوچھا ہے وہ خود رونے

"میں مشغول ہے، آپ بتانا پسند کرینگے کیا ہوا ہے

جیا ہاتھ گھما گھما کہ بولی،

فواد نے اپنی مسکراہٹ روکی اور زوھان کو اور شرمندگی نے آن گھیرا

"اب کچھ بولیں گے بھی یا چپ رہنے پہ ٹیکس لگا ہے"

جیا اب کی بار تھوڑا غصے سے بولی

"اپنی بہن سے پوچھ لو جا کہ "

"میں آپ سے پوچھ رہی ہوں"

جیا نے ایک نظر فواد کو دیکھ کہ زوھان سے کہا

زوھان نے ایک گہرا سانس لیا،اور سب بتاتا چلا گیا

اس کی بات سن کہ فواد کا دل چاہا اپنا سر دیوار سے پیٹ لے،

اور جیا کا دل چاہا زوھان کا سر دیوار سے مار دے

آپ نے کیسے ہاتھ اٹھالیا، شرم نہیں آئ آپکو،آپ کا نکاح ہوا ہے ہم نے بیچی نہیں ہے اپنی بہن آپکو"۔

جیا چیخی، فواد جلدی سے اٹھ کہ اس کی طرف آیا

"بھائ یہ آپ نے کیا کیا"

فواد نے نرمی سے پوچھا جس پہ جیا کو آگ لگ گئ

پھولوں کہ ہار پہناؤ اپے بھائ کو مردانگی دکھاہی دی انہوں نے اپنی۔

۔سخت نفرت ہے مجھے کانوں کہ کچے لوگوں سے،

آپ کو ایک پل کو بھی نہیں لگا کہ آپ غلط کر رہے ہیں

اسنے آپ کو پہلے ہی سچ بتادیا تھا تب بھی،شکر ہے ابھی اتنی دیر نہیں ہوئ،آپ کی

اصلیت معلوم ہو گئی، آپ تو زندگی کہ کسی مقام پہ اسکا بھروسہ نہیں کرینگے، اور میں اسکو یہی مشورہ دو نگی کہ وہ اچھی طرح سوچ لے، بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے ابھی رولے، اور جو وہ فیصلہ کریگی وہی ٹھیک ہو گا"

جیا بولی تو بولتی ہی چلی گئی، اپنی سنا کہ ان کی سنے بغیر وہ کمرے سے نکل گئی۔۔

فواد بھی چپ چاپ چلا گیا

رب سے آپکی خوشی مانگتے ہیں"

دعاؤں میں آپکی خوشی مانگتے ہیں

سوچتے ہیں کیا مانگیں

"چلو عمر بھر کی محبت مانگتے ہیں

انعم اوندھے منہ لیٹی تھی جب اسے حسنین کا میسج موصول ہوا

اسکا دل شدت سے چاہا تھا کہ حسنین ابھی اس کہ سامنے ہوتا

"کاش حسنین ابھی تم میرے سامنے ہوتے کتّے چھوڑ دیتی میں تم پہ"

انعم نے تلخی سے سوچا پھر کچھ دیر ایسی لیٹے رہتے اسنے حسنین کو جواب دیا

"دوسروں کی زندگی جہنم بنا کر سجدوں میں جنّت مانگنا چھوڑ دو"

اور اسکا جواب آنے سے پہلے ہی اسے بلاک کر دیا

"یہاں کیا کر رہی ہو"

رات کہ پہر زوھان نے انعم کو سیڑھیوں پہ بیٹھا دیکھ کہ پوچھا

"حسنین کا انتظار"

انعم نے تڑخ کہ جواب دیا

آج وہ تین دن بعد ہمکلام ہوئے تھے تین دن سے نہ تو انعم اس کہ سامنے آئی تھی

اور نہ ہی زوھان نے بات کرنے کی کوشش کی تھی

بظاہر سب کہ سامنے ہر چیز ٹھیک تھی، مگر شاید وہ خود میں ہمّت پیدا کر رہا تھا اپنی غلطی قبول کرنے کی،

انعم کا سامنا کرنے کی،

اور اس سے پہلے خود سے سچ بولنے کی۔۔

انعم اٹھ کہ جانے لگی تو زوھان نے اسکا ہاتھ پکڑ کہ واپس بٹا دیا۔۔۔

"ہمیں بات کرنی ہے"

"بات کرنے کیلیے اب کچھ باقی نہیں ہے"

انعم نے جواب دیا

"میں شرمندہ ہوں"

زوھان فرش کو دیکھتے ہوئے بولا

"تمہاری شرمندگی سے بات تو نہیں بنتی"

"کیا تم معاف نہیں کر سکتی"

"کس بات کی معافی مانگ رہے ہو"

انعم نے ہنس کہ پوچھا آواز میں نمی گھل گئ تھی

زوھان نے سر اٹھا کہ انعم کو دیکھا تو انعم اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو ابھی تک زوھان کہ ہاتھ میں تھا

"ہر بات کی معافی مانگ رہا ہوں"

میں معاف نہیں کرتی، میرا اتنا ظرف نہیں ہے، چھوڑ دیتی ہوں، تمہیں تو نہیں چھوڑا اب بھی ہم ساتھ ہیں ہاتھ میں ہاتھ لیے، جب محبت کہ ہاتھ میں نرمی اپنائیت، لہجے میں محبت نہ رہے تو قدموں کہ ساتھ چلنے سے محبت تو باقی نہیں رہتی، بتایا تو تھا میں معاف نہیں کرتی، لاپرواہ ہو جاتی ہوں، محبت کا احساس باقی نہیں رہتا، اسلیۓ بہتر ہے "کہ آنے والی زندگی کہ لیۓ ابھی ہی اچھی طرح سوچ لیا جاۓ

انعم نے کہہ کہ اپنا ہاتھ زوھان کہ ہاتھ سے نکالا اور اٹھ کہ چلی گئ۔۔۔

تم کسی کام کہ نہیں ہو ایک کام نہیں ہوا تم سے۔۔

طالیہ غصے میں بولتی ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹہل رہی تھی

تم مجھے مت سکھاؤ، مجھے معلوم ہے مجھے کیا کرنا ہے، اور میں نے اپنا کام پورا صحیح سے کیا ہے۔۔

حسنین نے جواب دیا

کیا خاک کام کیا ہے تم نے، ابھی دیکھ کہ آرہی ہوں دونوں ہاتھ پکڑے سیڑھیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طالیہ نے تپ کہ کہا

ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔۔

حسنین حیران ہوا

ایسا ہو رہا ہے، اب جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسا کرو

طالیہ نے اپنا پلان سمجھایا

ہاں ٹھیک پھر کل ملتے ہیں۔۔۔

حسنین نے ہنس کہ کہا

مجھے کچھ بات کرنی ہے۔۔

ہما بیگم صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولیں

جی بولیں۔۔۔فواد نے کہا

وہ سب اس وقت ہما بیگم کہ کمرے میں موجود تھے

میں طالیہ کہ گھر والوں سے بات کرنا چاہ رہی ہوں"۔۔"

"کیا مطلب کس سلسلے میں"

زوھان نے پوچھا

فواد کیلئے۔۔۔ہما بیگم نے کہا

"کیا کہہ رہی ہیں امی آپ"

فواد کرنٹ کھا کہ اٹھا

"اس میں کیا مسئلہ ہے"

ہما بیگم نے اچھنبے سے پوچھا

"میں کبھی بھی اس سے شادی نہیں کرونگا"

فواد نے دوٹوک کہا

"پھر کس سے کرنی ہے"

فہیم صاحب نے پوچھا

"جیا۔۔جیا سے"

فواد نے کہا

زوھان چپ چاپ سنتا رہا۔۔

اپنے بھائی کی پسند سے تو وہ شروع سے ہی واقف تھا

ہائے میرے خدا، بس یہ دن دیکھنا باقی تھا، میں کبھی اس سے شادی نہیں کرونگی، دونوں بہنیں ناگنیں بن کہ سوار ہو گئیں ہیں ہم پہ۔۔۔

ہما بیگم نخوت سے بولیں

"اور میں اس کہ علاوہ کسی اور سے شادی کرونگا ہی نہیں"

فواد کہہ کہ کمرے سے نکل گیا

"جیا سے کیا مسئلہ ہے گھر کی ہے، فواد کی پسند ہے"

"ہاں ہاں تم تو بولو گے ہی، تمہاری بیوی کی بہن جو ہے"

ہما بیگم تپی ہوئی بولیں

"تمہاری بیٹی سے تو اچھی ہے گھر کی عزت کا خیال تو ہے اسکو"

فہیم صاحب غصے سے بولے

زوھان سر ہلاتا وہاں سے اٹھ گیا

امی میں حرم کی طرف جا رہی ہوں۔۔ جلدی آجاؤں گی

انعم نے کچن میں جھانک کہ کہا

اچھا بیٹا دیہان سے جانا۔۔

صدرہ بیگم نے کہا

جی امی۔۔۔جیا کو ساتھ لے جا رہی ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم نے سر ہلایا

وہ لاؤنج کی طرف گئی تو سامنے سے آتے زوھان سے سامنا ہوا

ایک نظر بھی اس پہ ڈالے بغیر وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔۔

زوھان نے اسے پلٹ کہ دیکھا تھا

اس دن کہ بعد سے ان دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

یا یوں کہہ لو کہ دونوں میں سے کسی نے کوشش نہیں کی دوبارہ بات کرنے کی

"انعم تم سے کوئی ملنے آیا ہے"

وہ سب رات کا کھانا کھانے کیلی ئے میز پہ موجود تھے

جب طالیہ نے کہا

"کک۔۔کون، کون آیا ہے"

انعم نے پوچھا

"میں آیا ہوں"

سامنے سے حسنین چلتا ہوا آیا

انعم کا رنگ پل میں اڑا تھا، زوھان نے ضبط سے ٹھیاں بھینچی تھیں۔، باقی سب حیرانی سے دیکھ رہے تھے

"کون ہو بھئی تم"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے پہلے معیز اس کہ سامنے گیا

"یہ میری کال نہیں اٹھا رہی تھی، اسلیئے اسے دیکھنے آگیا"

حسنین نے مسکرا کہ جواب دیا

"کیوں بھئی تم کون ہوتے ہو اس کی خیر خبر لینے والے"

طالیہ نے بات کو طول دیا

"میں نہیں رکھونگا تو کون رکھے گا"

"کیا بکواس کر رہے ہو تم"

شہزاد صاحب دھاڑے

انعم نے پلٹ کہ زوھان کو دیکھا مگر وہ اس سب سے لاتعلق بنا کھڑا رہا

"انعم کیا تم جانتی ہو اسے"

معیز انعم کی طرف آیا

"یو۔۔یونی میں پڑھتا ہے"

انعم نے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری

"اس کہ علاوہ باقی سب کون بتائے گا"

حسنین نے پوچھا

"کیا فضول بکواس ہے یہ سب"

ہما بیگم بولیں

"انعم یہ سب کیا ہے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صدرہ بیگم نے پوچھا

"امی امی یرا یقین کریں، میں نے کچھ نہیں کیا یہ فضول پیچھے پڑا ہوا ہے"

انعم صدرہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر بولی

"اوہ کم آن انعم ہم کب تک ڈریں گے ایک نہ ایک دن تو سچ پتا چل جائے گا نہ سب کو"

حسنین نے مسکرا کہ کہا

صحیح کہہ رہے ہو ایک نہ ایک دن سچ پتہ چل ہی جائے گا سب کو۔۔۔زوھان بھائی آپ"

"سب جانتے ہیں پھر کیوں چپ ہیں

جیا نے زوھان کہ آگے ہاتھ جوڑے

"میں نہیں جانتا کون سچ کہہ رہا ہے کون جھوٹ"

زوھان نے جواب دیا، انعم کہ آنسوؤں میں روانی آ گئی

"میں سچ ساتھ لا یا ہوں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

حسنین نے تصویریں معیز کی جانب بڑھائیں

اور انہیں دیکھنے کہ بعد معیز نے حسنین پے پہ در پہ تھپڑوں، لاتوں اور گھوسوں کی

برسات کی اور اسے نکال باہر کیا

"آپ تو کچھ بولیں"

جیا نے فواد سے کہا مگر جواباً وہ بھی چپ رہا

"اللہ اللہ کیسی گری ہوئی لڑکی ہو تم، نہ بابا نہ، ایسی لڑکی میری بہو نہیں بن سکتی"

ہما بیگم ہاتھ اٹھا کہ بولیں

"اپنی بیٹی کو بھی دیکھ لیں تائی،اور میری بہن ایسی نہیں ہے آپ کو نہیں کرنی شادی نہ کریں"

معیز نے جواب دیا

"ارے تمہاری بہن تو منہ کالا کروا"۔۔

بس بھابھی اب اور نہیں۔۔مجھے اپنی بیٹی اور اپنی تربیت پہ پورا بھروسہ ہے۔۔شہزاد صاحب نے آگے بڑھ کہ انعم کو خود سے لگایا۔

"مجھے معاف کیجیے گا بھائی صاحب، مگر بہتر ہے اس رشتے کہ بارے میں دوبارہ سوچ لیا جائے،اور اب ہم یہاں نہیں رہیں گے"

شہزاد صاحب نے فیصلہ سنایا

"چلو اندر"

معیز انعم اور جیا کو لے کہ اندر کی جانب بڑھ گیا

انعم نے ایک نظر زوھان کو دیکھا اور نخوت سے چہرہ موڑ لیا

وقت آنے پہ جواب دونگا سب کو"

"لہجے سب کہ یاد ہیں مجھے

کچھ تو کھالو۔۔۔

جیا دوسری دفعہ کھانا لائی تھی، مگر انعم کب سے سر گھٹنوں میں دیئے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی

اب تک نہیں کھایا۔۔۔کیوں بھئی"۔۔۔"

معیز کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا

"کب سے اٹھا رہی ہوں"

جیا نے بتایا

"اچھا تم جاؤ میں دیکھتا ہوں"

"اوئے اٹھو ذرا تم"

معیز انعم کہ برابر میں آ کہ بیٹھتے ہوئے بولا

انعم نے سر اٹھایا تو چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

معیز نے آگے بڑھ کہ اسے خود سے لگایا

تو وہ ہچکیوں سے رو دی

شش۔۔۔بس چپ کیوں رو رہی ہو۔۔۔ہمیں پتہ ہو تم غلط نہیں ہو۔۔۔میری انعم کچھ غلط کر ہی نہیں سکتی۔۔۔۔

معیز نے انعم کہ آنسو پونچھے

"تائی امی نے کتنا کچھ کہہ دیا، زوھان اسے سب پتہ تھا اسنے کتنی بے اعتباری کی نہ"

وہ کہتے ہوئے پھر رونے لگی

"ارے چھوڑو ان کو تم، اور زوھان وہ کم ظرف ہے جانے دو اسے"

معیز کہ کہنے پہ انعم نے سر اٹھا کہ دیکھا تھا

"چلو اب کھالو"

وہ اس کہ گال تھپکتا اٹھ گیا

مجھ سے میری مرضی پوچھے بغیر میرا نکاح کر دیا،"

اب جب وہ دل کا بھی محرم بن گیا ہے تو کہہ دیا اسے جانے دو۔۔۔اور وہ خود اتنا کانوں کا

"کچا نکلا کہ کسی کی کہی ہوئی دو پل کی باتوں سے تین سال کہ نکاح کا بھی خیال نہیں کیا

انعم نے سوچتے ہوئے آنسو صاف کی ئے

سنگ دل میری وفاؤں کا تو قائل نہ ہوا"

"زخم ہر بار نیا تو نے لگا کر دیکھا

"سامان پیک کر لو"

شہزاد صاحب نے کہا

"ہم کہاں جائیں گے بابا"

جیا نے پوچھا

"مری مگر یہ بات کسی کہ منہ سے نہ نکلے کہ ہم کہاں جارہے ہیں"

شہزاد صاحب نے کہہ کہ اپنا ہاتھ جیا کہ سر پہ رکھا تو اسنے سر ہلادیا

"جاؤ امی کہ ساتھ سامان پیک کرواؤ"

معیز نے کہا تو وہ اٹھ گئ

جیا کمرے سے نکلی تو لاؤنج میں صوفے پہ فواد اور زوھان بیٹھے تھے

انہیں نظر انداز کرتی وہ جانے لگی جب زوھان نے اسے روکا

"کہاں جارہے ہو تم لوگ"

آپ ہمیشہ سے میرے آئیڈیئل تھے، مگر آج مجھے اپنے نظری ئے پہ بے حد افسوس

ہوا"

جیا نے زوھان کو جواب دے کہ فواد کو دیکھ کہ کہا

"آج مجھے واقعی بہت افسوس ہوا"

جیا اوپر جاؤ" معیز نے پیچھے سے آکہ کہا"

تو وہ چلی گئ

اب ہم کہاں جارہے ہیں اس سے تمہارا کوئ تعلق نہیں

حسنین کہ خلاف ایف آئ آر کٹوادی ہے میں نے اتنے پکے کیس ڈلوائے ہیں اس پہ کہ

"دس بارہ سال آرام سے جیل میں گزارے گا

معیز نے کہہ کہ فواد کہ کندھے پہ ہاتھ رکھا اور پھر چلا گیا

"آپ ایسے روئیں گی تو کیسے چلے گا"

جیا نے عشرت بیگم کہ آنسو صاف کی ئے

"میرے بچے تو جا رہے ہیں نہ"

"ارے دادو پھر آپ ہمارے ساتھ چلیں"

انعم نے حل پیش کیا

"کاش میرا بچہ میں چل سکتی"

انہوں نے انعم کی پیشانی چومی

پھر وعدہ کریں آپ اپنا بہت خیال رکھیں گی"

"اور سب دوائیاں ٹائم پہ لیں گی

معیز نے انکا ہاتھ تھام کہ کہا تو انہوں نے سر ہلا دیا

"ہم آپکو روزانہ فون کیا کرینگے پکا"

جیا نے کہا

"میں انتظار کروں گی"

پھر جیا کو دادو کہ پاس ہی بٹھا کہ وہ دونوں وہاں سے اٹھ گئے

"حرم کہ پاس چلیں"

کمرے سے باہر آکہ معیز نے کہا

"ہاں چلیں میں آرہی ہوں"

انعم کہتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف گئی

وہ موبائل لے کہ کمرے سے نکلی تو اسی وقت زوھان بھی اپنے کمرے سے نکلا

انعم نے ایک پل کو رک کہ اسے دیکھا پھر مڑ گئی

اس کہ مڑنے پہ زوھان نے زور سے آنکھیں میچی تھیں۔۔پھر دوڑ کہ اس کہ پیچھے گیا تھا

"انعم سنو"

وہ رک گئی مگر پلٹی نہیں

ہاں میں ایک بری لڑکی ہوں زوھان۔۔میں ہر روز جینا مرنا نہیں چاہتی، مجھے ایک " ایسے مقام پر جانا ہے، جہاں مجھے کسی کی آواز بھی نہ آسکے بس میں کھو جاؤں، جہاں کوئی نہ آسکے اور نا جا سکے، بس سننے والوں کو یہی سننے کو ملے وہ لڑکی اب کسی کو نہیں دکھتی

"شاید وہ مر گئی شاید وہ کھو گئی سب سے دور مٹی تلے دفن ہوئی وہ لڑکی اب کھو گئی

کہہ کہ پلٹے بغیر ہی سیڑھیاں اتر گئی

زندگی بہت بکھری لگ رہی ہے"

کچھ چھوٹ گیا جیسے

میری خاموشی بھی

"تیری وہ ہنسی بھی

اگلے دن شام میں وہ لوگ جانے کیلیئے تیار کھڑے تھے

عشرت بیگم بار باران تینوں کو گلے لگاتی تو کبھی چومتیں۔۔

شہزاد صاحب آگے بڑھ کہ ان سے ملے پھر فہیم صاحب سے، معیز بھی عشرت بیگم سے ملا پھر جا کہ فواد سے گلے ملا عائشہ کہ سر پہ ہاتھ رکھا اور سامان لے کہ باہر نکل گیا۔۔

جیااور انعم کافی دیر عشرت بیگم سے لگی رہیں پھر آگے بڑھ کہ فہیم صاحب سے ملیں اور جیااور صدرہ بیگم باہر نکل گئیں۔۔

انعم فواد کہ پاس گئ تو اسنے سر جھکا دیا۔۔پھر اسے خدا حافظ کہہ کہ باہر نکل گئ۔۔ پیچھے زوھان اسے دیکھتا رہ گیا۔۔وہ اس سے ملے بغیر چلی گئ۔۔

رات کا اندھیرا بڑھتا سا گیا"

وقت کہ پہیہ چلتا سا گیا

ہم بیٹھے رہ گۓ اسکی راہ دیکھتے

اور انتظار کافی لمبا ہو گیا

ہمیں تو ان سے ملنا تھا ایک بار

وہ خفا تھے یا نہیں پتہ نہیں

جو وہ آ نہ سکے ایک بار

"ہمیں تو بس تھا انکا انتظار

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ فری ہیں"

حارب نے پوچھا

"کیوں کوئی کام تھا آپکو"

انعم نے پوچھا

"لنچ پہ چلتے ہیں ایک بہت اچھی جگہ ملی ہے"

"ڈاکٹر حارب ابھی مجھے ایمرجنسی وارڈ میں جانا ہے"

انعم نے بتایا

ٹھیک ہے تب تک میں آپکا انتظار کر رہا ہوں، فری ہو کہ میرے کیبن میں آجائیے گا"

"ڈاکٹر انعم

حارب ہاتھ ہلاتا چلا گیا

اور انعم سر جھٹک کہ کام میں مصروف ہو گئ

"ہمم کھانا بہت ٹیسٹی ہے نہ"

حارب نے پوچھا

وہ دونوں اس وقت ایک ریسٹورنٹ کی اوپری منزل پہ موجود تھے جہاں سے ہر منظر صاف نظر آرہا تھا

"ہمم اچھا ہے"

انعم نے تائید کی

"جیا کیسی ہے"

حارب نے پوچھا

"ہاں ٹھیک ہے آپکا پوچھ رہی تھی"

"ٹائم نہیں ملا سنڈے کو لگاؤں گا چکّر"

حارب نے کہا تو انعم نے سر ہلا دیا

وہ دونوں چار سال سے گہرے دوست تھے، انعم پہ بیتی ہر بات سے حارب واقف تھا، اس کہ گھر آنا جانا بھی تھا، یا یوں کہہ لو کہ اب وہ اس گھر کا ہی فرد تھا

"چلو چلیں"

حارب ٹیبل پہ پیسے رکھ کا اٹھا تو انعم بھی اٹھ گئ

"میں دے دیتی ہوں پیسے"

"جب اکیلے آؤ گی تو دے دینا مجھے معلوم ہے بہت پیسے ہیں تمہارے پاس"

حارب شرارت سے بولا تو انعم ہنس دی

"اللہ کا شکر ہے بہت پیسے ہیں"

"جی جی آپ ڈاکٹر جو ٹھہریں"

حارب ہنسا، باتیں کرتے کرتے وہ دونوں پارکنگ تک آگ ۓ تھے

"تو کل ملتے ہیں"

حارب نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا

"ضرور"

انعم نے مسکرا کہ ہاتھ ملایا

پھر وہ دونوں اپنی اپنی کار کی جانب بڑھ گ ئے

تمہیں پھول بہت پسند ہیں نہ۔۔۔۔

انعم لان میں کھڑی غصے سے منہ پھلائے پودوں کو پانی دے رہی تھی۔۔

جب زوھان اس کہ برابر میں آ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ خاموش رہی۔۔

میں کسی دن تمہیں پھول ماروں گا مگر گملے کہ ساتھ تا کہ بچپن میں گرنے سے جو تمہارا دماغ الٹ گیا ہوا ہو وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔وہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ لی ئے بولا۔۔۔جانتا جو تھا اس وقت اس کی مسکراہٹ جلتی پہ تیل کا کام کر رہی ہو گی۔۔۔

کیوں میں نے کونسی تمہاری باجی چھیڑ دی ہے۔۔۔۔

انعم نے تنک کہ جواب دیا۔۔۔

جب تمہیں پتا ہے کہ میں نے نہیں جانے دینا تھا پھر اس غصے کی وجہ۔۔۔زوھان اسکی ناک دبا کہ بولا

زوھان جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ غصہ ضبط کر کہ بولی۔۔

میں تو نہیں جا رہا۔۔وہ کندھے اچکا کہ بولا۔۔۔

"بھائی آپکی چائے"

عائشہ نے چائے دی تو زوھان چونک کہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا

"اور کچھ چاہیے"

عائشہ نے پوچھا

"نہیں تھینکس"

زوھان چائے کہ سپ لینے لگا

نظر ایک بار پھر لان میں لگے ان پھولوں پہ گئی جنہیں دیکھ کہ ہمیشہ "وہ" یاد آجاتی تھی

اسے گنوا کر اسطرح زندہ ہوں"

"جسطرح تیز ہوا میں چراغ جلتا ہے

"بھائی آپ آج آفس نہیں آئے"

فواد اس کہ سامنے والی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا

"تم نے سب دیکھ تو لیا"

"جی مگر بابا غصہ کر رہے تھے"

فواد نے بتایا

"یار میرا دل نہیں چاہتا"

زوھان کہ لہجے میں بیزاریت تھی

اب کس بات کا روگ ہے بھائی، جب بولنا تھا تب بول لیتے آپ تو آج اسے کھو دینے"

"کا پچھتاوا تو نہیں ہوتا نہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فواد کہ کہنے پہ زوھان نے اسے دیکھا

"تم نے بھی تو خاموش رہ کہ جیا کو خود سے بد ظن کر لیا"

زوھان نے جتایا تو فواد ہنسا

"میں نے اسے بے اعتباری کی مار نہیں مارا ان لوگوں کو گ ۓ پانچ سال ہونے کو ہیں

شاید میرے حصے کی سزا پوری ہو چکی ہے کیوں کہ کسی کا دل دکھانے کہ بعد اپنی باری کا

بھی انتظار ہونا چاہیے "

فواد مسکرا کہ کہتا اٹھ گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسی ہے میری بچّی"

"میں ٹھیک ہوں دادو آپ کیسی ہیں"

انعم کار ڈرائیو کرتے ہوۓ بولی

"بس بیٹا اب تو موت کا انتظار ہے"

عشرت بیگم دکھ بھرے لہجے میں بولیں

"ایسے نہیں بولیں دادو ابھی تو آپ نے ہم سب کی خوشیاں بھی دیکھنی ہیں"

انعم نے کہا

کیسے دیکھوں گی تم لوگ تو جو گئے ہو کبھی پلٹے ہی نہیں ہو پانچ سال ہونے والے "

ہیں"

وہ ناراض ہوتے ہوئے بولیں

"اللہ نے چاہا تو جلد ہی"

انعم مسکرائی

"وہ پاگل تجھے بہت یاد کرتا ہے"

انعم کہ مسکراتے ہونٹ سکڑے

"اب کیا فائدہ دادو"

"اتنا وقت ہو گیا معاف کر دے اسے"

"میں نے سب کچھ اللہ پہ چھوڑ دیا ہے دادو میرے دل میں کچھ نہیں ہے"

انعم نے کہا

"وہ تجھ سے بہت محبت کرتا ہے"

میں نے بھی کی تھی مگر اب سمجھ آیا زیادہ محبت اور پرواہ کرنے والوں کہ ہاتھ کچھ نہیں آتا، نہ رشتوں کی مٹھاس، نہ ان کا احساس، نہ ہی انکی قدر کی جاتی ہے، بس ایک ذہنی فریب سا رہتا ہے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ ویسے ہی ہیں، جیسے کہ ہم، لیکن حقیقت بہت دلخراش ہوتی ہے"

"دادو کتنا خوش ہو نگی نہ ہمیں دیکھ کہ"

جیا نے کہا

"ہاں آپ نے کس کس کو بتایا ہے ہمارے آنے کا"

معیز نے پوچھا

صرف بھائی صاحب کو اور انہیں منع بھی کر دیا ہے کسی کو نہ بتائیں ورنہ امی کو پتہ چل"

"جائے گا

شہزاد صاحب نے بتایا

"بھئی تیاری ہو گئی تم لوگوں کی"

شہزاد صاحب صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولے

"پیکنگ ساری ہو گئی ہے شادی کی شاپنگ کراچی سے ہی کریں گے"

جیا پر جوش سی بولی

"حرم اور بھائی سے زیادہ یا ایکسائٹڈ ہے شادی کیلی ئے"

انعم ہنس کہ بولی

"ہاں تو میرا ایک ہی ایک بھائی ہے"

جیا معیز کہ گلے میں بازو ڈال کہ لاڈ سے بولی

تو وہ سب مسکرانے لگے

"ہاں بھئی حارب کو بولو اپنے سارے کام ختم کر لے شادی پہ وہ بھی چلے گا"

"ابھی بیس پچیس دن ہیں مما"

انعم نے صدرہ بیگم کہ کہنے پہ بتایا

"ہاں تو وہ بھی چلیں گے بھئی"

جیا نے مداخلت کی

"اچھا میں کہہ دنگی اسے بابا ٹکٹس کب کی ہیں"

انعم نے پوچھا

"بس کل رات کی ہیں اب اپنے سارے کام جلدی جلدی نبٹالو"

شہزاد صاحب نے بتایا

"ٹھیک ہے ویسے بھی سیمینار ہے کراچی میں ہمارا"

"ہاں بھئی ڈاکٹر جو ٹھہرے"

جیا نے شرارت سے کہا

"ہاں لیکن آج تک تمہارا علاج نہ کر سکی"

انعم نے بھی ہنستے ہوئے اس کہ سر پہ چپت لگائی

"بابا دیکھیں یہ مجھے بے علاج کہہ رہی ہے"

جیا نے منہ بسورا

"جی نہیں اسنے تمہیں لاعلاج کہا ہے"

معیز نے ہنس کہ کہا

"بلکل صحیح"

انعم نے کہہ کہ دوڑ لگادی

جیا بھی اس کہ پیچھے بھاگی تھی

اور وہ سب ہنس دی ئے تھے

کچن سے آتی صدرہ بیگم نے ان سب کہ قہقہے سن کہ بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|...

"نروس ہو"

جیا نے انعم کو خاموش دیکھ کہ پوچھا

"کس بات کیلیئے"

"کراچی جانے سے"

"نہیں تو"

"جھوٹ نہ بولو"

جیا نے کہا

"کراچی جانے پہ نروس نہیں ہوں"

انعم نے کہا

"اس گھر میں جانے سے ہو"

جیا نے پوچھا

اس گھر سے میری بہت حسین یادیں وابستہ ہیں جیا اس گھر کہ لوگوں نے میرا اپنوں پہ"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سے اعتبار ختم کر دیا ہے،ان کہ لہجے مجھے بھولتے نہیں ہیں

انعم نے کہا تو جیا نے سر ہلا دیا

"پانچ سال کافی نہیں کیا ایک دوسرے کو سزا دینے کیلیے"

جیا نے پوچھا

اسنے ایک دفعہ بھی مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی جیا دل سے اتر گیا وہ"

"میرے

انعم نے سر جھٹک کہ کہا

"تم آج بھی ان سے اتنی ہی محبت کرتی ہو،ب محبت پہ ضد اور غصہ غالب آرہا ہے"

جیا نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا

"فواد سے ملنے کی ایکسائٹمنٹ ہے نہ تمہیں"

انعم نے پر شوق نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

اور جیا اسے دیکھ کہ مسکرانے لگی جو بہت مہارت سے بات بدلنے کی کوشش کرنے لگی

"بہت بدگمانیاں آ گئی ہیں نہ"

جیا نے پھر کہا

"فاصلوں اور بدگمانیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے فاصلے بڑھتے ہیں تو بدگمانیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں، فاصلہ اتنا ہی بڑھاؤ کہ وہ آپ کو آواز دے سکیں اور آپ ان کی آواز سن سکیں، اگر فاصلہ بڑھتا چلا جائے تو آوازوں کا گلا گھٹ جاتا ہے، اور بدگمانیوں کا شور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وفا کی فریاد آہیں اور سسکیاں بھی اس میں دب جاتی ہیں"

انعم نے کہہ کہ آنکھ کا گوشہ صاف کیا جو نمکین پانی سے بھر گیا تھا

اور جیا اس کا ہاتھ تھپک کہ اٹھ گئی

انعم کھڑکی میں کھڑی پرانا وقت یاد کر رہی تھی جب اس کا موبائل بجنے لگا دیکھا تو حارب کی کال تھی

وہ جی بھر کہ بدمزہ ہوئی

وہ ہمیشہ اسے ماضی سے باہر نکال لیتا تھا۔،بن کہے ہم قدم ہو جاتا تھا،بن کہے جان لیتا تھا کہ اس کہ دل میں کیا چل رہا ہے،انعم کہ ہاں اور نہ میں چھپی اس کی مرضی پہچان لیتا تھا وہ یہ دعوی کرتا تھا کہ وہ انعم کو انعم سے زیادہ جانتا ہے،جو انعم مانتی بھی تھی وہ دونوں بہت گہرے دوست تھے اور وقت کہ ساتھ انکی دوستی گہری ہوتی جا رہی تھی

"چین نہیں ہے نہ تمہیں"

انعم نے کہا تو وہ ہنسنے لگا

"بلکل نہیں ہے یار میں بور ہو رہا ہوں چلو کہیں چلتے ہیں"

حارب نے کہا

"اپنی منگیتر کو لے کہ جاؤ میں نہیں جا رہی"

انعم نے صاف انکار کر دیا

"ہائے کاش وہ ظالم حسینہ یہاں ہوتی"

حارب آہیں بھرتا ہوا بولا تو انعم ہنس ہنس کہ دوہری ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تیار ہو جاؤ مسٹر کل آپ بھی کراچی چل رہے ہیں پھر وہاں اس ظالم حسینہ سے بھی"

"مل لینا

انعم نے کہا

"نہیں یار کل نہیں سیمینار سے ایک دن پہلے آؤنگا پھر شادی تک رکونگا"

حسنین نے کہا

پکا؟

انعم نے پوچھا

"ہاں بھئی پکا"

"پھر ٹھیک ہے"

"چلو اب فون رکھو تم تو چل نہیں رہی کسی اور کو ڈھونڈنا پڑیگا"

حارب نے مصنوعی خفگی سے کہا

"اچھا ٹھیک ہے پاگل"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم نے ہنس کہ کہا اور لائن منقطع ہو گئ

وہ لوگ ایئرپورٹ سے باہر نکلے تو سامنے ہی فہیم صاحب اور فواد انکا انتظار میں کھڑے نظر آئے

ان کو دیکھ کہ انہی لوگوں کی طرف بڑھے اور شہزاد صاحب کہ گلے لگ گئے۔۔

وہ دونوں کافی دیر ایک دوسرے سے لگے گلے شکوے کہ ساتھ آنسو بہاتے رہے تھے

آخر بھائ تھے،ایک خون تھے،اتنے عرصے کی دوری تھی

فواد آگے بڑھ کہ معیز سے ملا تھا

پھر صدرہ بیگم سے،جیاان سب کو اگنور کرتی انعم کو موبائل میں کچھ دکھانے لگی

اور اسکی اس حرکت پہ انعم کھلکھلا کہ ہنسی تھی

"میری بیٹیاں آئ ہیں"

فہیم صاحب نے آگے بڑھ کہ ان کہ سر پہ ہاتھ رکھے

"کیسے ہیں آپ"

ان دونوں نے پوچھا

بس تمہاری تائی کہ ہاتھ کا کھانا کھا کھا کہ تھک گیا ہوں اب تم لوگ مجھے مزے "

"مزے کہ کھانے پکا کہ کھلاؤ گے

فہیم صاحب مصنوعی بیچارگی سے بولے تو وہ سب ہنس دی ئے۔۔

"کیسی ہو"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فواد نے ہاتھ بڑھایا

"ٹھیک ہوں"

انعم نے مسکرا کہ ہاتھ ملایا

ابھی وہ جیا کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اسکا فون بجنے لگا وہ سائیڈ میں جا کہ بات کرنے لگی

فواد نے اسے بھرپور نظروں سے دیکھا تھا

وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئ تھی، یا اسے لگ رہی تھی وہ سمجھ نہ سکا۔۔اسکی آنکھ کہ پاس تل اور زیادہ واضح ہو گیا تھا۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو سب سے پہلے سامنا عائشہ سے ہوا تھا۔۔وہ لان میں پودوں کو پانی دے رہی تھی۔۔

عائشہ خوشی سے چیخیں مارتی آکہ یا سے لپٹ گئ تھی۔۔

جو بھی تھا وہ دونوں بچپن کی ساتھی تھیں، کرائم پارٹنرز تھیں، ہر شرارت و مستی ان دونوں نے ایک ساتھ مل کہ کی تھیں۔۔۔

اس کی چیخ سن کہ ہما بیگم بھاگی بھاگی آئ تھیں

ان سب کو دیکھ کہ ہما بیگم کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔وہ مجبوراً آکہ ان سب سے ملی تھیں انعم جیا اور معیز نے انہیں صرف دور سے ہی سلام کیا۔۔۔

"چلو دادو کہ پاس"

جیا انعم کا ہاتھ پکڑ کہ بولیں

وہ دونوں اندر کو بھاگی تھیں معیز بھی ساتھ ساتھ تھا

"دادو"

وہ دونوں بولتی ہوئی عشرت بیگم کہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔زوھان ان کو دوائی کھلا رہا تھا

عشرت بیگم اور زوھان نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا تھا

جیا اور انعم بھاگ کہ عشرت بیگم سے لپٹ گئی تھیں

باقی سب بھی اندر داخل ہوئے تھے

ملنے ملانے کہ بعد کافی دیر تک وہ لوگ عشرت بیگم کہ ساتھ بیٹھے رہے جیا عائشہ انعم معیز فواد زوھان عشرت بیگم کہ پاس بیٹھے رہے وہ بار بار ان تینوں کو خوشی سے چومتیں تو وہ لوگ ہنس دیتے

"کتنے دن کیلیے آئے ہو"

عشرت بیگم نے پوچھا

"آپ بے فکر رہیں دادو بھائی کی شادی کر کہ جائینگے"

جیا نے بتایا

"ابھی ہم ہیں کچھ وقت یہاں پہ مگر انعم کا آنا جانا لگا رہے گا"

معیز نے بتایا

"کیوں"

عائشہ نے پوچھا

"ارے ڈاکٹر جو ٹھہری"

جیا نے ہنس کہ کہا

تبھی انعم کا موبائل بجنے لگا تھا

حارب کی کال تھی

جیا نے اسکرین کو دیکھ کہ مصنوعی سا گلا کھنکھارا تھا

انعم نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں اور معیز ہنسنے لگا تھا

"کس کا فون تھا"

انعم فون پہ بات کر کہ واپس آئی تو عشرت بیگم نے پوچھا

"آپ کہ بیٹے نے ایک اور بیٹا ایڈاپٹ کر لیا ہے اور اسے ڈھونڈا انعم نے ہے"

جیا نے جواب دیا تو معیز نے اس کہ سر پہ چپت لگائی

"پاگل ہے یہ دادو کچھ بھی بولتی ہے"

معیز نے آنکھیں دکھائیں

"اچھا اب جاؤ اپنے اپنے کمروں میں آرام کرلو"

عشرت بیگم نے کہا تو وہ سب اٹھ گئے

"میں بھی چلوں"

عائشہ نے پوچھا

"آجاؤ"

انعم نے مسکرا کہ کہا تو وہ بھی ان کہ پیچھے چلدی

"دیہان سے رہنا یہ دونوں جنگلی بلّیاں بن جاتی ہیں اور کاٹتی ہیں بہت"

معیز نے شرارت سے کہا

انعم نے ایک سیب اٹھا کہ معیز کو مارا

جسے اسنے بخوبی کیچ کر لیا

"روزانہ کا ایک سیب ڈاکٹر سے دور رکھے"

معیز نے ہانک لگائی

"کیا سوچ رہے ہیں"

زوھان خاموشی سے بیٹھا ایک غیر مرئی نقطے کو تک رہا تھا تو فواد نے پوچھا

وہ مل کہ نہیں گئی تھی، اور نہ ہی آ کہ ملی، اسنے ایک دفعہ بھی میری طرف نہیں

دیکھا"

زوھان نے کہا

شکر کریں کہ وہ آگئی ہے، منالیں اسے ورنہ اب اگر وہ گئی تو ہمیشہ کیلیے چلی جائے "گی"

فواد نے کہا تو زوھان نے سر ہلا دیا

"طالیہ آنے کا کہہ رہی تھی دوبارہ، کوشش کریں کہ نہ آئے ورنہ تو ہو گیا کام"

فواد کہہ کہ کمرے سے نکل گیا

انعم اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو بہت سے منظر آنکھوں کہ سامنے گھوم گئے

کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔زوھان نے دوبارہ پوچھا"

"کشمیر آزاد کرانے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔انعم نے تپ کہ جواب دیا۔

نکلو یہاں سے چلو۔۔۔انعم دروازے کہ پاس کھڑی ہو کہ بولی"

اور نہ جاؤں تو۔۔۔زوھان قدم قدم چلتا اس کہ قریب آ کھڑا ہوا

کیسے نہیں جاؤ گے۔۔۔انعم بازو چڑھا کہ بولی

نکال کہ دکھا دو مجھے۔۔۔زوھان نے اس کہ پیچھے سے دروازہ بند کر کہ دونوں ہاتھ دروازے پہ دراز کی ئے۔۔۔انعم زوھان اور دروازے کہ درمیان حائل تھی۔۔۔اور حیرانی سے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔انعم نے اپنے ہاتھ اس کہ سینے پہ رکھ کہ اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی جس میں ناکام رہی۔۔۔

میں نے ابھی تک کوئی بے ہودگی نہیں کی۔۔۔زوھان اس کہ اور قریب ہوا۔۔۔

کوئی نشہ تو نہیں کر آئے ہو۔۔۔انعم نے ایک بار پھر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر پھر ناکام رہی۔۔

کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو میں جاؤں نگا اپنی مرضی سے ہی۔۔۔زوھان اس کی آنکھوں میں دیکھ کہ بولا۔۔جبکہ انعم اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔۔زوھان نے آگے ہو کہ اس کہ ماتھے پہ مہر ثبت کی۔۔۔اور انعم نے حیرانی سے اسے دیکھا

"کل ہم باہر چلیں گے۔۔۔وہ اسکا گال تھپتھپا کہ کہتا باہر چلا گیا

خیالوں کی دنیا سے باہر آئی تو خود ہی ہنس دی

پھر موبائل نکال کہ حرم کو کال کی

اب انکی گھنٹوں باتیں ہونی تھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوے ٹڈّی۔۔

جیا کو جاتے دیکھ کہ فواد نے آواز دی

وہ ان سنی کر کہ آگے بڑھ گئ

"تمہیں بلا رہا ہوں یار"

فواد نے سامنے آ کہ اسکا راستہ روکا

"میرا نام جیا ہے"

وہ جواب دے کہ جانے لگی

تو فواد پھر سامنے آ کہ بولا

"کافی ایٹیٹیوڈ نہیں دکھا رہی تم"

ایک لڑکی کو اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ خود بخود اسکا مقام ایسا تعین ہو جائے کہ کوئی بھی"

لڑکا اسے مخاطب کرے تو سوچ سمجھ کہ کرے اور احتیاط میں بہتری ہے یہ نہ ہو کل کو

"کوئی مجھ پہ الزام لگا دے آپ کا کیا ہے نام تو میرا خراب ہو گا

جیا نے کہہ کہ ایک ہی بار میں سارے حساب برابر کی ئے

اور چلی گئ

"کتنا عجیب لگ رہا ہے نہ"

جیا اطراف میں دیکھتی ہوئ بولی

"ہم تم تو کافی خوش تھی یہاں آنے کیلی ئے، ابھی تو بس چار دن ہوئے ہیں ہمیں آئے

ہوئے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں شام کہ وقت لان میں بیٹھی چائے پی رہیں تھیں

"زوھان بھائی سے بات ہوئی"

جیا نے پوچھا

"بات کرنے کیلیے اب کچھ نہیں"

"ہمم اچھا حارب بھائی کو کال ملاؤ"

"ہیلو لیڈیز"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں تھے آپ"

جیا نے معیز سے پوچھا جواب مزے سے اسکی چائے پی رہا تھا

"بس سائیٹ تک گ ئے تھے"

زوھان نے جواب دیا جیا نے بس سر ہلا دیا

"تمہارا سیمینار کب ہے"

معیز نے انعم سے پوچھا

"پرسوں ہے"

"یہاں کراچی میں ہے"

فواد نے پوچھا

"ہاں"

انعم نے سر ہلایا

"ہم بھی چلیں گے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فواد نے کہا

"او جا بھئی ایسا بورنگ ہوتا ہے"

معیز نے بتایا

"تو وہ ڈاکٹرز کا ہوتا ہے آپ لوگوں کا وہاں کوئی کام ہے بھی نہیں"

انعم نے کہا

"حارب آرہا ہے"

معیز نے پوچھا

"اگلے سیمینار پہ آئے گا"

انعم نے بتایا

"یہ کون ہے"

فواد نے پوچھا

"کومن فرینڈ ہے اس کہ ساتھ ہسپتال میں ہی ہوتا ہے ڈاکٹر ہے"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Inte

معیز نے بتایا

"کل کہیں چلیں"

عائشہ بھی وہیں آ کہ بولی

"کہاں چلنا ہے"

زوھان نے پوچھا

"بھائی آپکو بخار ہے کیا"

عائشہ نے حیرت سے کہا

"کیوں"

"اتنی جلدی مان گ ۓ"

"ٹھیک ہے پھر نہیں جاتے"

"نہیں نہیں نہیں مزاق تھا"

عائشہ ہاتھ اٹھا کہ بولا

"سمندر چلتے ہیں"

معیز نے کہا

"حرم بھابھی کو بھی بلالینگے"

جیا نے کہا

"معیز بھائ لے آئینگے اسکو"

انعم کہہ کہ اٹھ گی اور جانے کیلی ۓ پلٹ گیٔ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

"انعم رکو"

زوھان نے آواز دی

وہ حیرت سے پلٹی

"باہر چلیں"

"کیوں"

"ہاں ہاں جاؤ"

معیز نے کہا تو انعم نے اسے گھورا

"ارے جاؤنہ"

جیا نے بھی کہا تو ناچار اسے جانا پڑا

"چلو"

وہ کہہ کہ گیٹ کی طرف بڑھ گئ

"آؤ کچھ دیر اندر چلتے ہیں"

زوھان نے ایک پارک کہ باہر کار روکی

وہ ویران گوشے میں ایک بینچ پہ جا کہ بیٹھ گئ

وہاں لوگ نہیں تھے صرف خاموشی تھی،ہوا تھی،سبزہ تھا اور وہ دونوں اس بھرپور شام کا حصہ بنے بیٹھے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ کھاؤ گی"

زوھان نے پوچھا

اسنے نفی میں سر ہلادیا وہ سارے راستے خاموش رہی تھی ابھی بھی بس سر ہلا دیا

"یوں خاموشی سے کیا ہو گا جو کہنا ہے کہہ دو"

وہ پھر بولا

"کیا سننا چاہتے ہو"

انعم نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تو زوھان نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ اسنے اپنے چپ رہنے کا روزہ توڑا تو سہی۔۔

"جو تم کہنا چاہو"

"ہمارے بیچ اب کہنے سننے کو کچھ باقی نہیں ہے"

"کیا تم بھول نہیں سکتی"

"میں سب کچھ بھلا چکی ہوں، ہر چیز اور ہر ایک کو"

انعم نے صاف گوئی سے کہا

ایسے نہیں بولو میں جانتا ہوں مجھے تمہارا بھروسہ کرنا چاہیے تھا، مجھے تمہارے ساتھ" رہنا چاہیے تھا اس مشکل وقت میں، مگر میں نہیں ہوا جس کیلیۓ میں آج تک پچھتا رہا "ہوں

زوھان نے اس کہ سامنے ہاتھ جوڑ کہ کہا

انعم کا دل پگھلنے لگا

انعم بے بسی سے گویا ہوئی

ایسے پچھتاتے ہیں حیرت ہے ویسے اس سب میں تمہاری نہیں میری ہی غلطی ہے" کیونکہ تم تو ٹھہرے مرد اعتبار کرا تو تم لوگوں نے سیکھا ہی نہیں ہوتا میں نے تم "سے امید کی یہ غلطی ہے میری

"میں اپنی غلطی مان تو رہا ہوں یار"

اس وقت تمہیں ایک بار بھی نہیں لگا کہ تم غلط کر رہے ہو، اگر میں غلط ہوتی تو کیوں" "تمہیں سب بتاتی زوھان مگر تم نے کیا کیا میرے ساتھ

انعم کی آنکھوں سے آنسو نکلا جسے اسنے بے دردی سے صاف کر دیا

"کیا ہم سب کچھ بھول کر ایک نئی شروعات نہیں کر سکتے"

"اس وقت میں یاد رکھنے کیلیۓ کچھ ہے بھی نہیں"

انعم نے جواب

"میں وعدہ کرتا ہوں اب کبھی ایسا نہیں ہو گا میں ہمیشہ تمہارا یقین کرونگا پلیز"

زوھان نے اسکا بازو پکڑ کہ اسکا رخ اپنی جانب موڑا

"کل کو کوئی اور آ کہ پھر کچھ بول دے گا تم پھر یہی کرو گے"

تمہیں میں ایسا لگتا ہوں انعم میں نے اس وقت کچھ کہا نہیں تھا،اس کا یہ مطلب نہیں"

"میں نے اسکا یقین کر لیا تھا

"پھر اسکا کیا مطلب تھا زوھان فہیم احمد،میں جاننا چاہتی ہوں"

زوھان خاموش ہو گیا

"کیا ہوا نہیں ہے نہ اب کوئی جواب"

انعم ہنس کہ بولی

انعم میں۔۔"

"بس کرو اور اب گھر چلو"

انعم نے ہاتھ اٹھا کہ اسے بولنے سے روکا

"چلو"

"جی امی جان آپ نے ہمیں بلایا"

شہزاد صاحب اور مدرہ بیگم عشرت بیگم کہ کمرے میں داخل ہوئے جہاں پہلے سے ہی ہما بیگم اور فہیم صاحب موجود تھے۔۔

"ہاں آؤ بیٹھو"

عشرت بیگم بولیں

"جی کہیے"

"بھئی اب انعم اور زوھان کی رخصتی کردو جو گزر گیا اسے گزر جانے دو اور آگے بڑھو"

"ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے"

فہیم صاحب بولے

"ہاں بھئی اور تم لوگ بتاؤ"

عشرت بیگم نے شہزاد صاحب سے پوچھا

معاف کیجیے گا یہ زندگی ان بچّوں نے گزارنی ہے اور میں انعم سے پوچھے بغیر اس کی "مرضی کہ بغیر کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا"

شہزاد صاحب نے بتایا

"ٹھیک ہے، میں اپنے فواد کیلیے جیا کا بھی ہاتھ مانگ رہا ہوں شہزاد"

اسی اثناء میں شہزاد صاحب کا فون بجا تھا

انعم کی کال تھی

"ہیلو"

"جی ہیلو ہم سٹی ہسپتال سے بول رہے ہیں"

"جج۔جی کہی ئے اور میری بیٹی کا موبائل آپ کہ پاس کیسے"

جی یہاں ایکسیڈنٹ کہ دو پیسنٹ لائے گ ئے ہیں ان کہ پاس یہ موبائل تھا آپ پلیز"

"سٹی ہسپتال آجائیں

دوسری جانب سے لڑکی بولی

"جی ٹھیک ہے میں آرہا ہوں"

"جی شکریہ"

کال کٹ گئ

وہ دونوں گاڑی میں آ کہ بیٹھے توزوھان نے اسے دیکھا جو باہر کی جانب دیکھ رہی تھی

"سامنے دیکھو اور گھر چلو"

انعم باہر ہی دیکھتی ہوئ بولی

توزوھان مسکرانے لگا کیسے وہ دیکھے بغیر جان گئ تھی کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے

"اب پاگلوں کی طرح مسکرانا بند کرو اور چلو بھی"

کہہ کہ انعم نے پلٹ کہ اسے مسکراتی آنکھوں سے دیکھا

زوھان نے اسکا ہاتھ تھاما،

"کیا تم نے مجھے معاف کر دیا"

"ویسے کرنا تو نہیں چاہیے مگر کیا یاد کرو گے کس سخی سے پالا پڑا ہے تمہارا"

انعم نے ہاتھ اٹھا کہ شاہانہ انداز میں بول کہ زوھان کو دیکھا اور پھر دونوں ہنسنے لگے

"اب چلو گھر،ساری رات یہاں رکنا ہے کیا"

"ہاں چلو"

زوھان نے کار اسٹارٹ کی

راستے بھر وہ لوگ باتیں کرتے ہوئے آرہے تھے

"ارے روکو روکووووووو"

انعم چلائی تو زوھان نے بریک لگائی

"کیا ہو گیا"

"جاؤ وہ وہاں سے آئسکریم لے کہ آؤ"

انعم نے ایک بیکری کی جانب اشارہ کر کہ کہا

"کوئی نہیں گھر چل کہ کھانا کھاؤ"

"میں نے سر پھاڑ دینا ہے تمہارا جا کہ لے کہ آؤ"

"جا رہا ہوں نہ"

زوھان آئسکریم لینے چلا گیا

انعم نے مسکراتے ہوئے سر سیٹ سے ٹکا کہ آنکھیں موند لیں، زوھان کو معاف کر کہ وہ خود بھی پر سکون ہو گئ تھی

انا رکھنے کا کیا فائدہ تھا اس میں دونوں کا ہی نقصان تھا، اب اگر وہ معافی مانگ رہا تھا تو انعم کا بھی فرض بنتا تھا کہ وہ اسے معاف کر دیتی۔۔

"او ہیلو میڈم کہاں گم ہو"

زوھان نے اسے ہلایا تو وہ چونک کہ سیدھی ہوئ

"ہاہ آئسکریم تھینک یو"

انعم نے مسکراتے ہوئے اس سے آئسکریم لی

"اکیلے نہیں کھانا"

زوھان کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا

"اپنے لیے بھی لے آتے نہ"

انعم نے آئسکریم اس کی جانب بڑھائی

زوھان نے جھک کہ اسی کہ ہاتھ سے آئسکریم کھائی

اور یہی اس سے غلطی ہوگئی، کار سامنے سے گزرتی ہوئی ویگن سے جا ٹکرائی۔۔۔

فہیم صاحب، فواد اور شہزاد جلد از جلد سٹی ہسپتال پہنچے تھے ریسیپشن پہ پتا کر کہ بتائے گئے روم کی جانب بھاگے

زوھان روم کہ باہر ہی بیٹھا تھا

ہاتھ پہ پٹی بندھی ہوئی تھی،

"زوھان بیٹا"

فہیم صاحب اس کی جانب بڑھے

"کیا ہوا یہ سب"

"بابا کچھ نہیں ہوا بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہے ہم ٹھیک ہیں"

"انعم کہاں ہے"

فہیم صاحب نے پوچھا

"ٹھیک ہے اندر بینڈج کروا رہی ہے"

زوھان نے بتایا سب نے ان دونوں کو ٹھیک دیکھ کہ شکرادا کیا، سکھ کا سانس لیا

انعم سے مل کہ ہسپتال کی فار میلیٹیز پوری کر کہ وہ سب گھر واپس آگ ئے

سب نے انہیں ٹھیک دیکھ کہ شکر ادا کیا

"امی میرا بیگ کہاں ہے"

انعم نے پوچھا

"تم کہیں نہیں جارہی گھر پہ بیٹھو"

معیز نے کہا

"پاگل ہو گئے ہو کیا میرا سیمینار ہے"

انعم نے کہا

"جانا ضروری ہے تمہارا"

صدرہ بیگم نے پوچھا

"بہت زیادہ"

انعم کہہ کہ اپنے کمرے میں بھاگی

"زوھان انعم کو لے جاؤ"

عشرت بیگم نے کہا

"جی دادو لے جاتا ہوں"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم گھر پہ ٹک کہ نہیں رہ سکتی"

ڈرائیو کرتے ہوئے زوھان بولا

"منہ بند کر کہ چلو مجھے صحیح سلامت پہنچنا ہے"

انعم نے کہہ کہ موبائل نکالا

زوھان نے منہ بنا کہ ڈرائیونگ پہ دیہان مرکوز کیا

"کب آرہے ہو تم"

انعم نے حارب کو کال ملائی

"بس کچھ دنوں میں"

حارب نے بتایا

وہ دونوں سارے راستے باتیں کرتے ہوئے جارہے تھے

اور زوھان برے برے سے منہ بناتا اور دل ہی دل میں حارب کو گالیاں دیتا ڈرائیو کر رہا تھا۔۔

تنگ آ کہ زوھان نے انعم کہ ہاتھ سے موبائل چھین کہ کال کٹ کر دی

"ارے یہ کیا"

انعم نے حیرت سے دیکھا

"تم میرے ساتھ کیوں آئی ہو"

زوھان نے غصے سے پوچھا

"کیا مطلب کیا بول رہے ہو"

"کچھ نہیں تم کرو بات"

زوھان نے فون ڈیش بورڈ پہ رکھا

"اووووہ میلے بے بی کو غشّشہ آ رہا ہے"

انعم اس کہ گال کھینچ کہ بولی

"ایسا مت کرو"

زوھان نے نروٹھے پن سے اس کہ ہاتھ ہٹائے

"میلے بچّہ نالاض ہو گیا"

انعم پھر سے بولی زوھان نے اسے گھور کہ دیکھا

تو انعم ہنسنے لگی اور ہنس ہنس کہ دوہری ہو گئ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی بابا آپ نے بلایا"

جیا کمرے میں داخل ہوئ

"ہاں یہاں آؤ بیٹھو"

شہزاد صاحب نے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

"ہم نے تمہارا رشتہ فواد سے طے کر دیا ہے"

جیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھا

"بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں"

"کیوں کوئی مسئلہ ہے"

شہزاد صاحب نے پوچھا

"نن۔۔ نہیں کک۔۔ کوئی مسئلہ نہیں"

"ہاں معیز کہ ولیمے والے دن تم دونوں کا نکاح ہو گا"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیا کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا

"مگر بابا اتنی جلدی"

"کوئی جلدی نہیں ہے اب جاؤ اپنے کمرے میں"

صدرہ بیگم بولیں

"جی جا رہی ہوں"

جیا پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی

اگلے پندرہ بیس دن ان سب کی شاپنگ پہ گزرے تھے

وہ چاروں روز کسی نہ کسی مال کیلیۓ نکل جاتیں

دو دن بعد حارب بھی آرہا تھا،اس کہ اگلے دن انکا سیمینار تھا۔اور دو دن بعد معیز کی بارات تھی

ابھی بھی وہ چاروں بیڈ پہ بیٹھی ایک ڈریس پہ بحث کر رہی تھیں۔۔

"اسکا کلر نہیں اچھا"

عائشہ نے کہا

"عورتوں والا لگ رہا ہے"

حرم نے کہا

"صحیح تو ہے بھئی"

انعم جھنجھلا کہ بولی

"میں جا رہی ہوں چائے بنانے"

جیا اٹھی تو عائشہ بھی اس کہ پیچھے گئ

جبکہ حرم اور انعم باتوں میں مصروف ہو گئیں

"ارے بیٹا اور لو نہ"

عشرت بیگم حارب سے بولیں

اور حارب بیچارگی سے کبھی انعم کو دیکھتا اور کبھی اپنے سامنے پڑی ٹیبل کو جس پہ ڈھیر سارا لذیذ تیل والا کھانا موجود تھا

اور عشرت بیگم اسے کھلائے جا رہی تھیں

"نہیں آنٹی بہت شکریہ میں کھا چکا"

ارے ایسے کیسے ہمارے پنجاب میں تو دیسی گھی میں کھانا بنتا ہے، یہاں تو کچھ بھی دیسی"

"نہیں ہوتا اب

عشرت بیگم اس کیلئے پلیٹ میں حلوہ ڈالتے ہوئے بولیں

اور حارب کی شکل رو دینے والی ہو گئی تھی

"ارے دادو ابھی یہ یہیں ہے ابھی کیلئے بس کریں بعد میں کھلائیگا"

معیز اس پہ ترس کھا کہ بولا

"ہاں اور آپ چلیں آپ کی دوائی کا ٹائم ہو رہا ہے"

انعم انہیں وہاں سے لے جاتے ہوئے بولی

"لو ابھی اسنے کھایا ہی کتنا ہے اتنا کمزور سا تو ہے"

وہ جاتے جاتے بولیں

"ہاشش شکر ہے ورنہ مجھے لگ رہا تھا آج انہوں نے مجھے کھلا کھلا کہ ہی مار دینا تھا"

عشرت بیگم کہ جاتے ہی حارب نے سکھ کا سانس لیا

جس پہ معیز ہنسنے لگا۔۔

"کافی تھکا دینے والا دن تھا یار"

حارب صوفے پہ ڈھے گیا

"سیمینار کم مجھے کوچنگ کلاسس لگتی ہیں اتنا پڑھاتے ہیں"

انعم پانی پیتے ہوئے بولی

"آپکو امی بلا رہی تھیں"

عائشہ نے آکہ انعم کو کہا

"تائی امی نے مجھے کیوں"

انعم نے پوچھا

"پتہ نہیں آپ خود جاکہ دیکھ لیں"

"اچھا کہاں پہ ہیں"

انعم نے اٹھتے ہوئے پوچھا

"اپنے کمرے میں"

عائشہ کہہ کہ چلی گئ

"لا-حول-ولا-قوۃ-ۃلا-باللہ پڑھتے ہوئے جاؤ اور جاتے ہی ان پہ پھونک دینا"

حارب شرارت سے بولا

ooh shut up

انعم نے کشن اسے اٹھا کہ مارا

اور لاؤنج میں حارب کا قہقہہ گونجا تھا

"جی تائی امی آپ نے بلایا"

انعم کمرے میں داخل ہو کہ بولی

"ہاں آؤ یہاں بیٹھو میرے پاس"

وہ پیار سے بولیں

وہ جی کہہ کہ بیٹھ گئ

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو"

ہما بیگم نے پوچھا

"نن۔ نہیں تو"

انعم اپنی حیرت پہ قابو پاتے ہوئے بولی

NEW ERA MAGAZINE .com

مجھے معلوم ہے تم ہو مگر کیا تم اپنی تائ امی کو معاف نہیں کر سکتی، میں بھول گئ تھی کہ "

میں ایک بیٹے کہ ساتھ ساتھ بیٹی کی بھی ماں ہوں، اگر میں تم پہ جھوٹا الزام لگاؤں گی تو

"خدانخواستہ کل کو مکافات عمل کہ طور پہ میری بیٹی کو بھی بھگتنا پڑ سکتا ہے

ہما بیگم روتی ہوئ بولیں

نہیں تائ امی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں عائشہ میرے لیے بلکل جیا جیسی ہے میں "

"ایسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتی

انعم ان کہ ہاتھ تھام کہ بولی

اب دیکھو نہ جیل میں حسنین میں خود کشی کر لی ہے اسکی جنونیت کیا رنگ لائی"

ہے، میں یہ بھی جانتی ہوں کہ اس کہ ساتھ طالیہ بھی شامل تھی دیکھو خدا نے اس سے

کیسا انصاف کیا ہے کہ ایک چھوٹے سے ایکسیڈنٹ سے وہ ساری عمر کیلی ئے لنگڑی ہو گئ

"ہے، مجھے اللہ سے خوف آتا ہے تم مجھے معاف کر دو

ہما بیگم نے اس کہ سامنے ہاتھ پھیلائے

وہ چپ رہی۔۔۔ یہ سب اسے زوھان بھی بتا چکا تھا

اور بے شک اللہ بہترین انصاف کرنے والا ہے

تم ایک بار کہہ دو تم نے سچّے دل سے مجھے معاف کر دیا مجھے سکون مل جائیگا، میں بہت"

بے سکون ہوں، میرا سکون غارت ہو گیا ہے، خدا کیلی ئے مجھے میرا سکون لوٹا دو مجھے

"معاف کر دو

"میں نے آپکو معاف کیا"

انعم مسکرا کہ بولی تو ہما بیگم نے آگے بڑھ کہ اسے گلے سے لگا لیا

اللہ نے انہیں ہدایت دے دی تھی، وہ بڑی ہو کہ اپنے کی ئے کی معافی مانگ رہی

تھیں، تو چھوٹی ہو کہ اسکا بھی فرض تھا کہ وہ انہیں معاف کر دیتی

اور اللہ جب جسے ہدایت دے

"کیا یار میری سینڈل نہیں مل رہی"

جیا ادھر ادھر بھاگتے ہوئے بولی

"ایک جگہ ٹک کہ ڈھونڈو گی تو مل جائے گی"

انعم جلدی جلدی چوڑیاں پہنتے ہوئے بولی

"جلدی کرو چاچی ڈانٹ رہی ہیں"

عائشہ آ کہ بولی

"یار ہم لڑکے والے ہیں تھوڑی سی دیر تو بنتی ہے"

جیا مزے سے سینڈل پہنتی ہوئی بولی

ہم پہلے ہی ایک گھنٹہ لیٹ ہیں ہونے والی بیگم اب جلدی کرو نہیں تو اٹھا کہ لے کہ "
جاؤنگا "

باہر سے گزرتے ہوئے فواد اس کی بات کہ جواب میں بولا

"بے شرم"

جیا شرم سے سرخ ہوتی ہوئی بولی

جبکہ انعم اور عائشہ اس کی حالت دیکھ کہ ہنسنے لگیں

وہ سب دھوم دھام سے برات لے کہ گ ئے تھے۔۔ حرم پہ دلہن بن کہ خوب روپ
آیا تھا۔۔ معیز اور حرم آج سچ میں محفل کی جان ورونق بنے ہوئے تھے

نکاح کہ بعد حرم کو اسٹیج پہ لا کہ معیز کہ برابر میں بٹھایا گیا تھا۔۔ فوٹو سیشن کہ ساتھ ہی
کھانا کھل گیا تھا

باقی سب رسموں سے فارغ ہو کہ رخصتی کا وقت ہوا تھا

حرم اپنے گھر والوں سے مل کہ خوب روئی تھی

"بس کرو بہن ہم تمہیں دوسرے سیارے پہ نہیں لے جا رہے "

انعم نے اس کہ آنسو پونچھے تو باقی سب ہنس دی ئے۔۔

"چلو تم یہاں بیٹھو معیز بھائ بس آ رہے ہیں"

انعم نے حرم کو بٹھا کہ کہا، جانے لگی تو حرم نے اس کہ ہاتھ پکڑ لی ئے

انعم نے محسوس کیا کہ اس کہ ہاتھ ٹھنڈے یخ ہو رہے تھے

"ڈرو نہیں بھائ کھا نہیں جائیں گے تمہیں"

انعم ہنس کہ بولی

اتنے میں زوھان کی کال آ گئ

"ہاں بولو"

"شرم کرو تم جا کہ ہی بیٹھ گئ ہو باہر آؤ تمہارا بے چین ہو رہا ہے"

انعم ہنس کہ اٹھ کھڑی ہوئ

"چلو بھئی میرا بلاوا آگیا ہے صبح ملتے ہیں"

انعم کہہ کہ کمرے سے نکل گئ

چار سال بعد

"یار یہ کیا ہے"

انعم جھنجھلا کہ بولی

"تمہارے بچوں کا کارنامہ"

زوھان ہنس کہ اپنے ٹوئن بیٹوں کو دیکھ کہ بولا

جو تین سال کہ تھے، مگر حد سے زیادہ شرارتی تھے

ابھی بھی وہ دونوں (سبحان اور سلمان) جیا اور فواد کی دو سال کی بیٹی (ابیہا) کہ ساتھ مل

کہ پورا کمرا پھیلا چکے تھے۔۔

زوھان میں کیا کیا کروں شام میں عائشہ کہ سسرال والے آرہے ہیں شادی کی تاریخ"

"پکی کرنے اتنے کام ہیں اور یہ لوگ ہیں کہ بس

انعم روہانسی ہو کہ بولی

"ارے یار سب ہو جائے گا مجھے معلوم ہے تم کر لو گی"

زوھان اسے بازوؤں کہ حصار میں لیتا ہوا بولا

"ہاں ابھی وہ حوریہ (معیز اور حرم کی بیٹی) بھی آجائے گی پھر گھر کا حشر دیکھنا تم"

انعم بول کہ کمرا سمیٹنے لگی جبکہ زوھان سر پیٹ کہ رہ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جیا میری وہ بلیو فائل کہاں ہے"

فواد نے پوچھا

"مجھے کیا پتہ"

جیا نے کندھے اچکا کہ کہا

"ہاں تمہیں کیسے کچھ پتہ ہو گا،میری بیٹی کہاں ہے"

"ہماری بیٹی"

جیا نے جملے کی تصحیح کی

"ہاں بھئی ہماری بیٹی"

فواد نے ہنس کہ اسکا ہاتھ تھاما

اتنے میں انعم ابیہا کو لے کمرے میں داخل ہوئی

"اوپس سوری،کمرے کا دروازہ بند کیا کرو نا"

انعم نے کہا

"تم بھی تو ہر جگہ نازل ہو جاتی ہو"

فواد ابیہا کو لیتے ہوئے بولا

"نیچے آجاؤ مہمان آگئے ہیں"

انعم کہہ کہ کمرے سے نکل گئی

"میری بیٹی بابا کی جان"

فواد نے ایہا کہ گال چومے

جیا نے اسے گھورا

"ہماری بیٹی"

فواد نے جملہ صحیح کہ جیا کا گال چوما تو وہ کمرے سے نکل گئ

جبکہ فواد خود کو قہقہہ لگانے سے روک نہ سکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews